دعوتی نصابِ تربیت

www.KitaboSunnat.com

ادارت و تقدیم

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

Dar-ul-Andlus

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

5-72

دعوتی

نصابِ تربیت

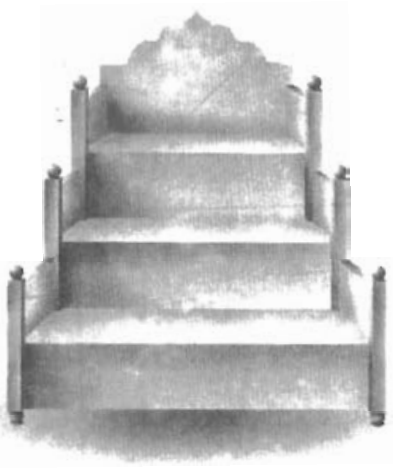

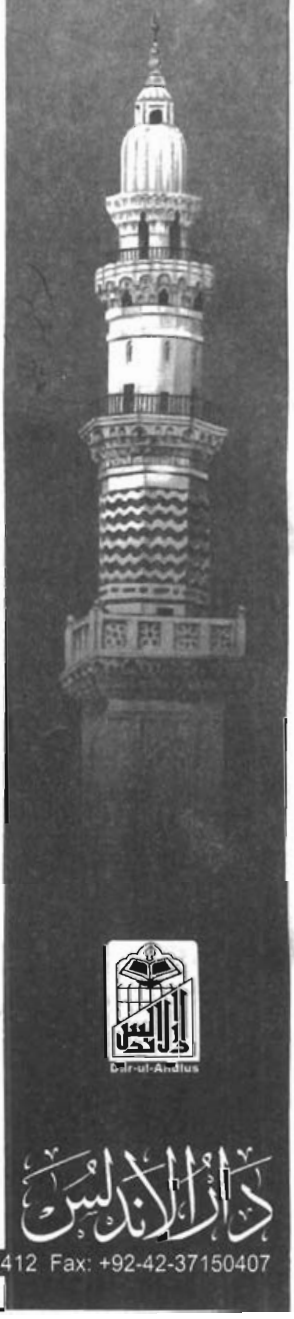

ادارت وتقدیم

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور
+92-42-37230549

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
+92-42-37242314

دار الاندلس

Dar-ul-Andlus

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407

E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب دعوت نصاب تربیت

ادارت وتقدیم ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

مصنفین

① الشیخ محمد بن جمیل زینو ② الشیخ عبدالسلام بن محمد

③ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی ④ الشیخ سعید بن علی بن وھف القحطانی

⑤ ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

کمپوزنگ ..... عبد القدوس

اشاعت اول ..... اگست 2001ء

اشاعت دوم ..... اکتوبر 2001ء

ناشر ..... دارالاندلس

قیمت 60روپے

www.KitaboSunnat.com

دار الاندلس 4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549 | غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407

E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ مسنونہ

« إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّآتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔

﴿ يَأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ولا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَO يَأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًاO يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُو اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًاسَدِيْدًاO يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًاO ﴾

أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ »

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

اللہ رب العالمین نے امت محمدیہ کی فضیلت و برتری کا راز ہی یہ بتایا ہے: ''تَأمُرُونَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.'' جماعة الدعوة اللہ کے فضل وکرم سے جہاں میدان جہاد میں آگے آگے ہے۔ (جس کا اقرار خود دشمن کر رہا ہے) وہاں دعوتی میدان میں بھی دورہ صفہ کروا کر بے شمار داعی إلی اللہ تیار کر چکی ہے جو لوگوں کو دین' توحید' سنت اور جہاد کی طرف راغب کرنے کا اور عریانی' فحاشی' ٹی۔وی' وی۔سی۔آر' رشوت ستانی اور دیگر منکرات سے روکنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

بھائی ابو یحیی محمد زکریا زاہد حفظه الله نے دورہ صفہ (جو صرف پندرہ دن کی تعلیم اور ایک ہفتہ دعوتی میدان میں کام کرنے کا کام ہے۔) کے لئے بڑی محنت ولگن سے '' دعوتی نصاب تربیت'' کے نام سے کتاب مرتب کی ہے۔ حقیقت میں انہوں نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ محترم موصوف نے ابتدائی داعی کے لئے ضروری علم اور معلومات جمع کر دی ہیں۔

یہ کتاب نہ صرف دورہ صفہ کے لئے مفید ہے بلکہ عام مسلمانوں کے لئے بہت ضروری اور نفع بخش ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بھائی موصوف کی اور جن بھائیوں نے اس کتاب کو تیاری کے مراحل تک پہنچایا' کی محنت کو شرف قبولیت بخش کر ان کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور مسلمانوں کو استفادۂ عام کی توفیق دے۔ آمین

محمد رمضان اثری

مسئول دار الاندلس

www.KitaboSunnat.com

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدّمہ

اللہ رب العالمین ہی وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کو ایسے کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما دیتا ہے جن کی وہ قدرت و استطاعت نہیں رکھتے۔ پوری دنیا میں سب سے سچی اور ٹھوس حقائق پر مبنی اللہ کی کتاب قرآن حکیم، معتبر تاریخی مصادر اور آثار صحیحہ کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ابتدائے آفرینش سے کچھ ہی مدت بعد بنی نوع انسان ''نظریۂ توحید و شرک اور حق و باطل'' کی بنیاد پر دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ﴾ [سورۃ التغابن: ۲] ''وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ چنانچہ تم میں سے کوئی کافر (یعنی شرک و کفر اور بطلان پر قائم) ہے اور کوئی مومن۔'' اور ﴿ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ ﴾ [سورۃ النساء: ۷۶] ''جو مومن (مسلمان) ہیں وہ تو اللہ کیلئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت (باطل نظاموں) کے لئے لڑتے ہیں۔'' کے مصداق ہر دو متضاد نظریات رکھنے والے ہر دور میں اپنے اپنے قانون اور دین کی تنفیذ کے لئے کوشاں رہے۔ نظریۂ دین اور منہج و مسلک کوئی سا بھی ہو اپنے نفاذ کے مرحلہ تک پہنچنے کے لئے اسے کئی ادوار سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر انسانوں کی طرف سے ہو تو پہلا دور ''اسے وضع کرنے'' کا ہوتا ہے اور اگر اللہ رب العالمین کی طرف سے ہو تو اس کا پہلا مرحلہ بذریعہ وحی انبیاء تک پہنچانے کا ہوتا ہے۔ دوسرا مرحلہ اس کی افادیت سے آگاہ کرنے کے لئے انسانوں

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان اس کی تشہیر اور دعوت کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کام میں مذکورہ بالا ہر دو متخالف و متحارب گروہوں میں سے جس نے بھی اخلاص و لگن اور جہد مسلسل کے ساتھ انتھک محنت کر لی اس کے لئے اگلی منزل آسان ہوگئی ورنہ وہ ناکام ہوا اور دوسرا گروہ اس پر غالب آ گیا۔ تیسرا مرحلہ اس نظریہ اور دین کے عملی نفاذ کا ہے اور تب ممکن ہوتا ہے جب اس منہج و نظریہ کی حامل ایک ایسی مضبوط جماعت تیار ہو جائے جو اپنی تمام صلاحیتوں اور توانائیوں کے ساتھ اس عمل میں ہر اقدام کے لئے ہمہ وقت تیار ہو۔ چاہے انہیں اس راہ میں جانیں بھی کیوں نہ دینی پڑیں وہ اس سے بھی گریز نہ کریں۔

محترم بھائیو! اس وقت پوری دنیا میں اللہ رب العالمین کے دین حق کے مقابلے میں (کہ جو ایک سچا سچا اور سب انسانوں کے لئے مکمل فلاح و کامرانی والا دین ہے) تباہ کن نظریات والا طاغوتی نظام اور اللہ ذوالجلال کی صریح نافرمانی اور بغاوت والا مذہب جمہوریت اپنے اربہا دلدادوں کے ہاں کس قدر محبوب اور دلنشیں ہو چکا ہے کہ غیر تو غیر اپنے بھی اس فتنے سے محفوظ نہ رہ سکے۔ دین اللہ کے مقابلے میں شیطانی نظام باطل کی تشہیر و دعوت اور نفاذ میں دور حاضر کے فرعونوں نے اسے ''ورڈ آرڈر'' قرار دے کر اللہ رب العالمین کی شریعت کو اور حاملین قرآن و سنت' اہل ایمان و اسلام کو دنیا سے نیست و نابود کرنے کے لئے جو منصوبہ بنایا ہے۔ (اور اس پر وہ پوری قوت و شدت کے ساتھ عمل پیرا بھی ہیں) اگر '' حزب الرحمن'' نے ''حزب الشیطن'' کے اس تنفیذی مرحلے کے سامنے بند نہ باندھا تو یاد رکھئے

''تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں''

امام مالک رحمہ اللہ کے اس قول کہ: ''امت اسلامیہ کے آخر والے لوگ تب تک ہرگز فلاح نہ پا سکیں گے جب تک وہ اس امت کے پہلے والے لوگوں کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے۔ فرقہ بندی سے بالکل پاک' خالصتاً قرآن و سنت پر مبنی جب جماعۃ الدعوۃ پاکستان نے مسلمانوں میں دین کی دعوت پیش کی اور طاغوتی نظاموں کو توڑنے کیلئے انہیں جہاد کے میدان میں نکلنے کی ترغیب دلا کر ان کی تدریب کا سامان کیا تو ہزارہا نوجوان اپنے رب کے وقار کو دنیا میں بلند کرنے کیلئے دعوت و جہاد کے میدان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل پڑے۔ والحمد للّٰہ علی ذالک۔

جہاں تک دعوتی میدان میں بذریعہ تعلیم وتربیت ایک ایسی جماعت کے قیام کا تعلق ہے جو مسلم معاشرے میں ایسا کردار ادا کرنے کی اپنے اندر پوری صلاحیت اور قوت رکھتی ہو کہ اللہ کے دین کو مکمل طور پر ہر شعبہ زندگی میں نافذ کر سکے۔ بہرطور اس میدان میں کام بہت زیادہ ہے اور باصلاحیت افراد کی کمی پوری نہیں ہو پا رہی۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ. البتہ خوش آئند بات یہ ہے کہ اس جماعت حقہ کی بیدار مغز قیادت اپنے فرض سے غافل نہیں ہے اور رات دن اسی تگ ودو میں ہے کہ پوری مملکت خداداد میں مذکورہ بالا مضبوط ومربوط اور ایک صالح سلفی جماعت' دعوت واصلاح کی بہت بڑی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے اپنے اوصاف عالیہ کے ساتھ فی سبیل اللہ کھڑی ہو جائے کہ شاید اللہ رب العالمین اس ملک کی تقدیر بدل دے اور اسے ظلم واستبداد کے گہرے اندھیروں سے نکال کر صراط مستقیم کی روشن ڈگر پر چلا دے کہ جس سے یہ امت دنیا وآخرت کی کامرانیوں سے سرفراز ہو سکے۔

رسول اللہ ﷺ کے اسالیب دعوت میں سے ''لوگوں کے پاس خود جا کر انہیں اللہ کے دین کی دعوت دینے والا عمل'' اس امت نے چونکہ عرصۂ دراز سے چھوڑ رکھا ہے اور اس کی کی وجہ سے بھی گمراہی بہت زیادہ پھیل رہی ہے۔ جماعۃ الدعوۃ کی مرکزی امارت نے کچھ عرصہ پہلے فیصلہ کیا کہ اس سنت کو زندہ کرنے کے لئے طلبہ' علماء اور عام ساتھیوں کی دعوتی تربیت کے لئے باقاعدہ طور پر ماہانہ ایک دورہ رکھا جائے کہ جس میں وہ دعوت کا کام سیکھ کر باہر نکلیں اور لوگوں کے پاس بازاروں' کارخانوں' تعلیمی وحکومتی اداروں' لاری اڈوں' ریلوے سٹیشنوں' کھیل کود کے میدانوں اور تمام رش والے مقامات پر جا جا کر انہیں عقیدۂ توحید' سنت کی اہمیت وفرضیت اور جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دیں۔ امر بالمعروف والے ان بنیادی کاموں کے ساتھ ساتھ وہ بدعات وخرافات' بے حیائی' فحاشی وعریانی' رشوت ستانی' حرام خوری اور شرک باللہ جیسے تباہ کن کاموں کے ذریعے اللہ کی ناراضگی سے قوم کو خبردار کرنے والے نہی عن المنکر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے اہم فریضہ کو بھی ادا کر سکیں۔

اس عظیم خیر العمل کے لئے چار سال قبل لاہور میں منعقدہ علماء کے ایک اجلاس —— کہ جس میں امیر جماعۃ الدعوۃ محترم حافظ محمد سعید حفظہ اللہ سمیت اکثر قیادت موجود تھی ایک ''دعوتی تربیتی دورے'' کا خاکہ راقم نے تفصیلاً پیش کیا جسے مشاورت کے بعد اتفاق رائے سے قبول کرتے ہوئے ماہانہ ''دورہ صُفّہ'' کو منظور کیا گیا۔ پھر جب اس دورے کا آغاز ہونا تھا۔ امیر محترم نے یہ کام میرے ذمے ہی لگا دیا۔ چنانچہ آغاز کے دو دورے پورے ذوق اور دلجمعی سے کروائے تھے کہ تیسرے ماہ کسی اور ذمہ داری پر منتقل ہونا پڑا۔ اور یہ دورہ دوسرے بھائیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں برکت ڈالی اور تھوڑے ہی عرصے میں لوگ سینکڑوں کے حساب سے ہر ماہ '' دورہ صُفّہ'' کے لئے مرکز طیبہ مرید کے پہنچنے لگے کہ جہاں انہیں پہلے دو ہفتے باقاعدہ اسباق پڑھائے جاتے ہیں' دعوت کا طریقہ کار سمجھایا جاتا ہے اور تیسرے ہفتے دعوت کے لئے دُور دراز تک علاقوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

بحمد اللہ العزیز اب تلک پانچ ہزار سے زیادہ افراد اس دورے کے ذریعے اپنا عقیدہ' عمل اور منہج پختہ کر کے اللہ کی راہ میں نکل چکے ہیں کہ جن میں سے بہت بڑی اکثریت اپنے جہادی تربیت کے دورہ جاتِ خاصہ مکمل کر کے جماعت سلفیہ جماعۃ الدعوۃ کا حصہ بن چکی ہے اور باقی اعلیٰ نصیبے والے میدان قتال میں اتر کے غزوہ وشہادت کے مراتب پر فائز ہو کر اپنے رب کی جنتوں کے حقدار بن چکے ہیں۔ (ان شاء اللہ) مگر جو پیچھے ہیں؟ قرآن حکیم کے اس فرمان کے مصداق: ﴿ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ ﴾ [سورۃ الاحزاب ۲۳] دعوتی میدان میں کام کرتے ہوئے بھی ان میں سے ہر ایک جہادی وادیوں میں اترنے کا منتظر اور شائق رہتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ان صفوی بھائیوں کی دعوت پر بے شمار لوگوں نے اپنے عقیدے' عمل درست کر لئے اور اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ جنوری 2001ء سے دوبارہ پھر اس بڑے کام کا بوجھ اٹھانے کے لئے امیر محترم نے ذمہ داری لگا دی اور مرکزی ذمہ داران و

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائدین اور اُمراء کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ '' دورہ صُفّہ'' کی افادیت کے پیش نظر کیوں نہ اسے ملک کے مختلف مقامات پر شروع کر دیا جائے؟ چنانچہ کئی ایک مقامات پر اس دورے کو شروع کرنے کا باقاعدہ خطہ تیار ہو چکا ہے اور اس پر عمل جاری ہے۔ واللّٰہ الموفق و ھُوالمُعین.

'' دورہ صُفّہ'' جیسے کسی بھی تربیتی عمل کے لئے معلّم و مربیّ ایک انتہائی اہم رول ادا کرتا ہے اور ایک تجربہ کار، منجھا ہوا، محنتی اور مخلص استاذ بھی تب ہی اس ضمن میں اپنا اعلیٰ کردار ادا کر سکتا ہے جب اس کے پاس پڑھانے کو ایک جاندار نصاب موجود ہو۔ قبل ازیں قرآن و حدیث اور آثار صحیحہ پر مشتمل ہمارے پاس ایک بکھرا ہوا نصاب تھا کہ جس سے کام چلایا جا رہا تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اسے مرتب کر کے ایک ہی جلد میں جمع کر دیا جائے تا کہ متدرّب کے لئے آسانی ہو کہ جو کچھ اسے ''اس اکیس روزہ'' مدت میں سیکھنا ہے وہ سب کچھ کیا ہے؟ اور عام لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اس ''دعوتی نصاب تربیت'' کے کل نو ابواب ہیں۔ جن میں سے ہر باب ایک مکمل سبق کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر ہر باب کی آگے مختلف فصلیں ہیں تا کہ ہر سبق کو بآسانی سمجھا اور یاد کیا جا سکے۔ یہ نصاب ایک عام ناخواندہ آدمی سے لے کر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی تک کے افراد کو مدِ نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے تا کہ سب کے لئے اسے یاد کرنا آسان ہو۔ گویا اس نصاب کی مثال مشک عنبر کی سی ہے کہ جس قدر اسے رگڑا جائے خوشبو زیادہ دیتا اور پھیلاتا ہے۔

اس نصاب کو اللہ ذوالجلال کے قرآن، رسول اللہ (ﷺ) کے فرمان، امام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، فضیلۃ الشیخ/ عبد العزیز بن عبد اللّٰہ بن باز، فضیلۃ الشیخ/ سعید بن علی بن وھف القحطانی رحمھم اللّٰہ، محترم حافظ عبد السلام بن محمد اور محترم ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظھما اللّٰہ کی تصانیف سے مرتب کیا گیا ہے۔ ترتیب و تجمیع اور ادارت میں کہیں نقص واقع ہوا ہو تو اس سے آگاہ ضرور کیجئے گا۔ یہ امت کی امانت تھی کہیں سہواً غلطی نہ رہ گئی ہو اور آپ کا اس سے اعراض

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ممدوح نہ ہوگا۔

آخر میں اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہ امت کی اصلاح میں انہوں نے رات دن' پوری زندگی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے ——— استدعا کروں گا کہ اپنا سبق پڑھانے سے پہلے خود اس کا مطالعہ ضرور کریں۔ کیونکہ بغیر مطالعہ کے سبق پڑھانے والے کی مثال اس صحرائی مسافر کی سی ہے کہ جس نے ایک لق ودق صحرا کا سفر سیاہ اندھیری رات میں بغیر راہنمائی کے شروع کر دیا ہو وہ کسی بھی وقت سیدھی راہ سے بھٹک سکتا ہے۔

اے اللہ! ہماری اس کاوش کو خالصتاً اپنے لئے کرتے ہوئے اسے ہماری آخرت کے لئے توشہ اور خلائق کے لئے منفعت کا ذریعہ بنا دے۔ (اللھم آمین)

ابو یحییٰ محمد زکریا زاھد

مدیر دورہ جات صفہ

جماعۃ الدعوۃ پاکستان

منگل 10/ جولائی 2001. لاہور

www.KitaboSunnat.com

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من القرآن المجید

سورۃ الحجرات

برائے ترجمہ وتفسیر

پہلا باب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّاَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝ وَلَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ ۝ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ؕ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَکَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۝ۙ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعۡمَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ
حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ O اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ
الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ O يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ O يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ
اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌO قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ O قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ O يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ
اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ O اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ معانی

اَلَّذِیْنَ	لوگ جو کہ	تَحْبَطَ	غارت ہو جائیں۔ضائع ہو جائیں
آمَنُوْا	ایمان لائے	اَنْتُمْ	تم
لَا تُقَدِّمُوْا	مت آگے بڑھو	لَا تَشْعُرُوْنَ	تم نہ سمجھتے ہو۔
بَیْنَ	درمیان	یَغُضُّوْنَ	پست رکھتے ہیں،نیچی رکھتے ہیں
یَدَیِ اللّٰہِ	اللہ کے سامنے	عِنْدَ	پاس
وَاتَّقُوْا	اور ڈر جاؤ	اُولٰٓئِکَ	یہ وہ ہیں
اِنَّ	بے شک	اِمْتَحَنَ	آزمالیا ہے
سَمِیْعٌ	سننے والا	قُلُوْبَھُمْ	ان کے دلوں کو
عَلِیْمٌ	جاننے والا	لِلتَّقْوٰی	پرہیزگاری کے لئے
لَا تَرْفَعُوْا	نہ بلند کرو	مَغْفِرَةٌ	بخشش
اَصْوَاتَکُمْ	اپنی آوازوں کو	اَجْرٌ	ثواب۔بدلہ
فَوْقَ	اوپر	عَظِیْمٌ	بہت بڑا
لَا تَجْھَرُوْا	نہ بلند کرو	یُنَادُوْنَکَ	آپ کو پکارتے ہیں
لَہٗ	اس سے	وَرَآءِ	باہر،پرے،دور
بِالْقَوْلِ	بات کو	الْحُجُرَاتِ	کمرے(واحد۔الحجرۃ)
کَجَھْرِ	جیسے بلند کرنا ہے	اَکْثَرُھُمْ	ان میں سے اکثر
بَعْضِکُمْ	بعض تمہارے کا	لَا یَعْقِلُوْنَ	عقل نہیں رکھتے
لِبَعْضٍ	بعض کے لئے	وَلَوْ	اور اگر
اَنْ	ایسا نہ ہو کہ	صَبَرُوْا	وہ صبر کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی	یہاں تک کہ	لَعَنِتُّمْ	ضرور تم مشکل میں پڑ جاؤ
تَخْرُجَ	تو نکلتا	وَلٰکِنَّ	اور لیکن
لَکَانَ	ضرور ہوتا	حَبَّبَ	اس نے پسند کیا ہے۔ محبت دی ہے
خَیْرًا	بہتر	زَیَّنَهٗ	اسے مزین کر دیا ہے زینت دی ہے اسے
غَفُوْرٌ	بخشنے والا	کَرَّهَ	ناپسند کیا ہے
رَحِیْمٌ	مہربان	الْفُسُوْقَ	نافرمانی، فسق
اِنْ	اگر	اَلْعِصْیَانَ	گناہ، نافرمانی
جَاءَکُمْ	تمہارے پاس آئے	اَلرَّاشِدُوْنَ	بھلائی پانے والے
فَاسِقٌ	فاسق، بدکار، مجرم	فَضْلًا	فضل کے طور پر
بِنَبَاءٍ	کوئی خبر لے کر	نِعْمَةً	نعمت کے طور پر
فَتَبَیَّنُوْا	پس تحقیق کر لیا کرو	عَلِیْمٌ	جاننے والا
تُصِیْبُوْا	تم ایذا پہنچاؤ	حَکِیْمٌ	حکمت والا
بِجَهَالَةٍ	اَن جانے میں	طَائِفَتَانِ	دو جماعتیں
فَتُصْبِحُوْا	تو تم ہو جاؤ	الْمُؤْمِنِیْنَ	اہل ایمان، مسلمانوں کی
عَلٰی	پر	اِقْتَتَلُوْا	آپس میں لڑ پڑیں
مَا	جو	فَاَصْلِحُوْا	تو صلح کروا دو
فَعَلْتُمْ	تم نے کیا تھا	بَیْنَهُمَا	ان دونوں کے درمیان
نَادِمِیْنَ	پشیمان، ندامت اٹھانے والے	بَغَتْ	سرکشی کرے
وَاعْلَمُوْا	اور جان لو	اِحْدٰهُمَا	ان دونوں میں سے کوئی ایک
لَوْ یُطِیْعُکُمْ	اگر وہ کہا مانا کرے تمہارا	اَلْاُخْرٰی	دوسری
اَلْاَمْرِ	معاملہ	فَقَاتِلُوْا	پس لڑو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَّتِیْ	جو کہ	لَا تَنَابَزُوْا	مت بدنام کرو
تَبْغِیْ	سرکشی کرے	بِالْاَلْقَابِ	برے القاب کے ساتھ
تَفِیْءَ	پھر آئے (مستقبل میں)	بِئْسَ	برا ہے
فَاءَتْ	پھر آئے (ماضی میں)	الْاِسْمُ	نام
بِالْعَدْلِ	عدل کے ساتھ	مَنْ	جو۔جس نے
اِقْسِطُوْا	انصاف کرو	لَمْ یَتُبْ	تائب نہ ہوا۔توبہ نہ کی
یُحِبُّ	محبت رکھتا ہے۔پسند کرتا ہے	اَلظَّالِمُوْنَ	ظالم ہیں ظلم کرنے والے ہیں
اَلْمُقْسِطِیْنَ	انصاف کرنے والے	اجْتَنِبُوْا	بچو
اِنَّمَا	نہیں سوائے اس کے کہ	اَلظَّنِّ	گمان
اِخْوَةٌ	بھائی بھائی	اِثْمٌ	گناہ
اَخَوَیْکُمْ	اپنے دو بھائیوں کے	لَا تَجَسَّسُوْا	جاسوسی نہ کرو۔کھوج نہ لگاؤ
لَعَلَّکُمْ	شاید کہ تم	لَا یَغْتَبْ	چغلی نہ کھائے غیبت نہ کرے
تُرْحَمُوْنَ	تم رحم کئے جاؤ	اَ	کیا؟
لَا یَسْخَرْ	نہ ٹھٹھا کرے	اَحَدُکُمْ	تم میں سے کوئی ایک
عَسٰی	شاید کہ	یَاْکُلَ	کھائے
یَکُوْنُوْا	وہ ہوں	لَحْمَ	گوشت
نِسَاءٌ	عورتیں بیبیاں	اَخِیْهِ	اپنے بھائی کا
یَکُنَّ	ہوں	مَیْتًا	مردے کا
مِنْهُنَّ	ان سے	فَکَرِهْتُمُوْهُ	تم اسے ناپسند کرو گے۔گھن
لَا تَلْمِزُوْا	مت عیب لگاؤ	ؕ	کھاؤ گے اس سے
اَنْفُسَکُمْ	آپس میں اپنے آپ کو	تَوَّابٌ	توبہ قبول کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلنَّاس	لوگ	اِنْ تُطِیْعُوا	اگر فرمانبرداری کرو تم
إِنَّا	بے شک ہم نے	لَا یَلِتْکُمْ	وہ کچھ کم نہ دے گا تمہیں
خَلَقْنَاکُمْ	تمہیں ہم نے پیدا کیا ہے	بِاللّٰہِ	اللہ پر
ذَکَرٍ	ایک مرد	لَمْ یَرْتَابُوا	وہ شک میں نہ پڑے وہ
أُنْثٰی	ایک عورت	؎	شک نہ لائے
جَعَلْنَاکُمْ	ہم نے کیا ہے تم کو	جَاھَدُوْا	انہوں نے جہاد کیا
شُعُوْبًا	کنبے۔ذاتیں۔قومیں	بِأَمْوَالِھِمْ	اپنے مالوں کے ساتھ
قَبَائِلَ	برادریاں قبائل	أَنْفُسِھِمْ	اپنی جانوں کے ساتھ
لِتَعَارَفُوْا	تاکہ تم پہچانو ایک دوسرے کو	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	اللہ کی راہ میں
أَکْرَمَکُمْ	تم سے زیادہ معزز	اَلصَّادِقُوْنَ	سچ بولنے والے۔سچے
أَتْقَاکُمْ	تم سے زیادہ پرہیزگار	أَتُعَلِّمُوْنَ	کیا تم سکھاتے ہو؟
خَبِیْرٌ	خبردار	بِدِیْنِکُمْ	تم اپنا دین
قَالَتْ	کہا	یَعْلَمُ	وہ جانتا ہے
اَلْاَعْرَابُ	گنواروں نے	السَّمٰوٰتِ	آسمانوں کے
آمَنَّا	ہم ایمان لائے ہیں	یَمُنُّوْنَ	وہ احسان جتلاتے ہیں
قُلْ	کہہ دیجئے	عَلَیْکَ	تم پر
لَمْ تُؤْمِنُوْا	تم ایمان نہیں لائے	أَسْلَمُوْا	وہ مسلمان ہوئے
وَ لٰکِنْ	اور لیکن	لَا تَمُنُّوا	احسان مت جتلاؤ
قُوْلُوْا	تم سب کہو	ھَدَاکُمْ	ہدایت دی تم کو
أَسْلَمْنَا	ہم مسلمان ہو گئے ہیں	لِلْإِیْمَانِ	ایمان کی طرف
لَمَّا یَدْخُلْ	ابھی تک داخل نہیں ہوا	غَیْبَ	غیب کی باتیں۔پوشیدہ چیزیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصّہ برائے تحفیظ

سُورَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَاتُھَا(۱۹) رُکُوعُھَا(۱)

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝٥
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ
مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢
ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ
اَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝١٩

سُورَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَاتُھَا(۲۶) رُکُوعُھَا(۱)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ
لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧
وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا
سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ
مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ
إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن
تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا
إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — آیاتُها (۳۰) رُکوعُها (۱)

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا
يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ
رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا
فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾
وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾
وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِايْٓءَ
يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ
الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ
اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٢٠) رُكُوْعُهَا (١)

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿٤﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ
عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿٦﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ
النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٩ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیاتُھا (١٥) رُکوعُھا (١)

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝١٠
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝١٤ فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٥ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٦

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیاتُھا (٢١) رُکوعُھا (١)

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝١ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝٢ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاُنْثٰٓى ﴿٣﴾ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿٥﴾
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْۢ
بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ اِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿١٣﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿١٩﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (١١) رُكُوْعُهَا (١)

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُورَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٨) رُكُوعُهَا (١)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿٢﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ
الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿٧﴾
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۧ﴿٨﴾

سُورَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٨) رُكُوعُهَا (١)

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿٣﴾
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۖ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ
سٰفِلِيْنَ ۙ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿٦﴾
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۧ﴿٨﴾

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (١٩) رُكُوعُهَا (١)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿٢﴾
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿٣﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا
لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿٥﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿٧﴾ اِنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿٨﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿١٠﴾
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿١٢﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ
لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾
سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا ۙ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ ۩

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٨) رُكُوْعُهَا (١)

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۚ ۸

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مَدَنِیَّة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَاتُهَا (۸) رُکُوْعُهَا (۱)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ ۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ ۲
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ ۳ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ ۴ بِاَنَّ
رَبَّكَ اَوْحٰی لَهَا ؕ ۵ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا
اَعْمَالَهُمْ ؕ ۶ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ؕ ۷ وَمَنْ
یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۚ ۸

سُوْرَةُ الْعٰدِیٰت مَکِّیَّة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَاتُهَا (۱۱) رُکُوْعُهَا (۱)

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ ۱ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ ۲ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ ۳
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ ۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ ۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ۚ ۶ وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ ۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ ۸
اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ ۹ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ ۱۰
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۚ ۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَة مَکِّیَّة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَاتُهَا (۱۱) رُکُوْعُهَا (۱)

اَلْقَارِعَةُ ۙ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۚ ۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ ۳

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٨) رُكُوْعُهَا (١)

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٣) رُكُوْعُهَا (١)

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَاتُهَا (٩) رُكُوْعُهَا (١)

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ اِلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ
كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٤) رُكُوْعُهَا (١)

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٧) رُكُوْعُهَا (١)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ وَ
لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٣) رُكُوْعُهَا (١)

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٦) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿٢﴾
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿٤﴾ وَ
لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۧ﴿٦﴾

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٣) رُكُوْعُهَا (١)

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۧ﴿٣﴾

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿١﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا
كَسَبَ ؕ﴿٢﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿٣﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ۚ﴿٤﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ﴿٥﴾

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٤) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ﴿٤﴾

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَاتُهَا (٥) رُكُوْعُهَا (١)

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝٥

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَاتُهَا (٦) رُكُوعُهَا (١)

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلٰهِ النَّاسِ ۝٣
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝٤ الْخَنَّاسِ ۝٥ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي
صُدُورِ النَّاسِ ۝٦ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٧

www.KitaboSunnat.com

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ «عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ مُرِىءٍ مَّا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

[رواه إماما المحدثين ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن إبراهيم البخارى وَ ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيرى النَّيْسَابُورِيُّ فِى صَحِيْحَيْهِمَا]

مشکل الفاظ کے معانی

عَنْ	سے	مَا	جو
سَمِعْتُ	میں نے سنا	نَوٰى	اس نے نیت کی
يَقُوْلُ	کہہ رہا تھا۔ فرما رہے تھے	كَانَتْ	ہوئی
إِنَّمَا	بے شک	هِجْرَتُهُ	اس کی ہجرت۔ اس کا گھر بار چھوڑنا
بِالنِّيَّاتِ	نیتوں کے ساتھ ہے	يُصِيْبُهَا	اسے وہ پالے گا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إمْرِیءٍ	آدمی	إمْرَأةٍ	کوئی ایک عورت (کسی عورت کیطرف)
یَنْکِحُهَا	اس سے وہ نکاح کرلے گا	إمَامَا المُحَدِّثِیْنَ	محدثین کے دونوں امام
هَاجَرَ	اس نے ہجرت کی	فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا	اپنی دونوں صحیح کتب میں

2۔ « عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَ حَجِّ الْبَیْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ » [رواهُ البُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ]

بُنِیَ	بنیاد رکھی گئی ہے	إقَامَ	قائم کرنا
خَمْسٍ	پانچ چیزوں پر	الصَّلَاةِ	نماز
شَهَادَةِ	گواہی دینا	إیْتَاءِ	ادکرنا
أنْ	یہ کہ	اَلْبَیْتِ	بیت اللہ
لَاإلٰهَ	نہیں ہے کوئی معبود	صَوْمِ	روزہ
إلَّا	مگر	رَوَاهُ	اسے روایت کیا ہے
أنَّ	بے شک		

3۔ « عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْدَثَ فِیْ أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ »

[رَوَاهُ البُخَارِیُّ وَ مُسْلِمٌ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))]

قَالَتْ	کہا اس نے (عائشہؓ نے)	أحْدَثَ	نئی بات داخل کی۔ نیا عمل
مَنْ	جس نے		جاری کیا
فَهُوَ	تو وہ	فِیْ أمْرِنَا هٰذَا	ہمارے اس دین (اسلام) میں
رَدٌّ	مردود ہے	لَیْسَ	نہیں
رِوَایَةٍ	ایک روایت	عَمِلَ	عمل کیا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔ « عَنْ أَبِیْ رُقَیَّةَ تَمِیْمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ ، قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَ لِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِم »[رواه مسلم، کتاب الإیمان ، رقم الحدیث: ١٩٦]

اَلنَّصِیْحَةُ	نصیحت ہے	أَئِمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ	مسلمانوں کے امام
قُلْنَا	ہم نے کہا (سوال کیا)	عَامَّتِهِمْ	ان کے عام لوگ
لِمَنْ	کس کے لئے (اس کا حق ہے؟)		

5۔ « عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَّ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ یُقِیْمُوا الصَّلَاةَ وَ یُؤْتُوا الزَّکَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّی دِمَاءَ هُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی » [رواه البخاری و مسلم]

أُمِرْتُ	میں حکم دیا گیا ہوں	یُقِیْمُوا	وہ قائم کریں
أُقَاتِلَ	میں قتال کروں	یُؤْتُوا	وہ ادا کریں
النَّاسَ	لوگوں سے	فَإِذَا	تو جب
حَتّٰی	یہاں تک کہ	فَعَلُوا	انہوں نے کرلیا
یَشْهَدُوا	وہ گواہی دیں	ذٰلِکَ	یہ
عَصَمُوا	انہوں نے بچالیا	أَمْوَالَهُمْ	اپنے مال
مِنِّی	مجھ سے	إِلَّا	مگر
دِمَاءَ هُمْ	اپنے خون	بِحَقِّ الْإِسْلَامِ	ساتھ حق اسلام کے

6۔ «عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهُ مَالَا یَعْنِیْهِ » [حَدِیْثٌ حَسَنٌ رواه الترمذی فی ابواب الزهد ،رقم الحدیث:٢٣١٧و غیره هکذا]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسْنِ	خوبی۔اچھائی	لَایَعْنِیْهِ	اس سے متعلق نہ ہو
اَلْمَرْءِ	آدمی	هٰکَذَا	اسی طرح
تَرْکُهٗ	اس کا چھوڑ دینا		

7۔ «عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ »[رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ مسلم]

لَا یُؤْمِنُ	نہیں ایمان والا ہوسکتا	یُحِبُّ	وہ پسند کرے
أَحَدُکُمْ	تم میں سے کوئی بھی	لِنَفْسِهٖ	اپنے آپ کے لئے

8۔ «عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِبْنِ جبلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : إِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَ أَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ »

[رَوَاهُ الترمذی فی کتاب البِرِّ والصِّلَةِ، رقم الحدیث:۱۹۸۷، وَ قَالَ حدیث حسن و فی بعض النسخ حسن صحیح]

إِتَّقِ	تو ڈر	تَمْحُهَا	اسے وہ مٹادے گی
حَیْثُمَا	جہاں کہیں بھی	خَالِقِ	اخلاص سے پیش آ
اَتْبِعِ	تو پیچھے لا	بِخُلُقٍ	ساتھ اخلاق کے
السَّیِّئَةَ	برائی کے	بَعْضِ	کچھ
الْحَسَنَةَ	نیکی کو	النُّسَخِ	نسخوں

9۔ «عَنْ أَبِیْ عَمْرٍو وَ قِیْلَ أَبِیْ عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قُلْ لِیْ فِی الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَیْرَکَ ، قَالَ : قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ »[رواه مسلم، کتاب الإیمان، باب جامع اوصاف الإسلام]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ لِيْ	مجھ سے فرمائیں	غَيْرَكَ	آپ کے سوا
قَوْلًا	ایک ایسی بات	آمَنْتُ	میں ایمان لایا ہوں
لَا أَسْأَلُ	نہ میں سوال کروں	ثُمَّ	پھر
أَحَدًا	کسی سے بھی	اسْتَقِمْ	تو استقامت اختیار کر

10۔ «عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللّٰهُ وَ أَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَ ازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ »[حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَ غيرُهُ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ]

جَاءَ	آیا	أَحَبَّنِيَ	مجھ سے محبت کرے
رَجُلٌ	ایک آدمی	إِزْهَدْ	بے رغبت ہو جا
إِلَى	کی طرف	يُحِبُّكَ	تجھ سے وہ محبت کرے گا
فَقَالَ	تو اس نے کہا	فِيمَا	اس چیز میں جو
دُلَّنِيْ	مجھے بتلائیے	عِنْدَ	پاس
إِذَا	جب	بِأَسَانِيدَ	سندوں کے ساتھ
عَمِلْتُهُ	اسے میں کروں	حَسَنَةٍ	اچھی

11۔ «عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : لَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَنَاجَشُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَ كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَ لَا يَحْقِرُهُ ، اَلتَّقْوَى هَهُنَا وَ يُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ ـ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَ مَالُهُ وَ عِرْضُهُ »[رواه مسلم، كتاب البر والصلة ، رقم الحديث: ٦٥٤١]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاتَحَاسَدُوْا	ایک دوسرے سے حسد نہ کرو	كُوْنُوا	بن جاؤ۔ ہو جاؤ
لَا تَنَاجَشُوْا	مال تجارت میں ایک دوسرے	عِبَادَ اللّٰهِ	اللہ کے بندے
؎	سے بڑھ کر بولی نہ دو	إِخْوَانًا	بھائی بھائی (جمع)
لَا تَبَاغَضُوا	ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو	اَلْمُسْلِمُ	مسلمان
لَا تَدَابَرُوْا	ایکدوسرے سے دشمنی نہ کرو	أَخُو	بھائی (واحد)
لَا يَبِعْ	نہ بیع کرے	لَا يَظْلِمُهُ	نہ اس پر ظلم کرے
عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ	بعض کی بیع پر	لَا يَخْذُلُهُ	نہ اسے ذلیل کرے
لَا يَحْقِرُهُ	نہ اس کو حقیر جانے	لَا يَكْذِبُهُ	نہ اسے جھوٹا جانے
هٰهُنَا	یہاں	امْرِءٍ	آدمی کی
يُشِيْرُ	اشارہ کیا (اشارہ کرتا ہے)	الشَّرِّ	برائی۔ شر
صَدْرِهٖ	اپنے سینے (کی طرف)	أَنْ	یہ کہ
ثَلَاثَ	تین	يَحْقِرَ	حقیر سمجھے
مَرَّاتٍ	مرتبہ۔ دفعہ۔ بار	دَمُهُ	اس کا خون
بِحَسْبِ	کافی ہے	عِرْضُهُ	اس کی عزت

12۔ «عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَ مَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَ مَا زَالَ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَ بَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ وَ يَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا وَ لَئِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِيَنَّهُ وَ لَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِيْذَنَّهُ وَ مَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَ أَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ »[رواه البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ	بے شک	أَحَبَّ	زیادہ محبوب (زیادہ پسندیدہ)
عَادَى	دشمنی کی	اِفْتَرَضْتُهُ	میں نے اسے فرض کیا ہے
لِيْ	میرے لئے	مَا زَالَ	ہمیشہ رہتا ہے
وَلِيًّا	دوست	يَتَقَرَّبُ	قرب حاصل کرتا ہے
آذَنْتُهُ	میں اسے اجازت دیتا ہوں	بِالنَّوَافِلِ	نفلوں کے ساتھ
ءٍ	(دعوت دیتا ہوں)	يَدَهُ	اس کا ہاتھ
بِالْحَرْبِ	لڑائی کی	يَبْطِشُ	وہ کام کرتا ہے
تَقَرَّبَ	اس نے قرب حاصل کیا	بِهِ	اس کے ساتھ
أُحْبَبْتُهُ	میں اس سے محبت کرنے لگوں	رِجْلَهُ	اس کا قدم
كُنْتُ	میں ہو جاتا ہوں	يَمْشِيْ	وہ چلتا ہے
سَمْعَهُ	اس کا کان (اس کی سماعت)	وَ لَئِنْ	اور ضرور اگر
اَلَّذِيْ	جو کہ	سَأَلَنِيْ	مجھ سے وہ مانگے
يَسْمَعُ بِهِ	اس کے ساتھ وہ سنتا ہے	لَأُعْطِيَنَّهُ	اسے میں ضرور عطا کروں
بَصَرَهُ	اس کی نظر	اِسْتَعَاذَنِيْ	وہ مجھ سے پناہ مانگے
يُبْصِرُ بِهِ	اس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے	لَأُعِيْذَنَّهُ	میں اسے ضرور پناہ دے دوں
يَدَهُ	اس کا ہاتھ	وَمَا تَرَدَّدْتُ	اور مجھے نہیں تردد ہوتا
يَبْطِشُ	وہ کام کرتا ہے	عَنْ شَيْءٍ	کسی چیز کے متعلق
بِهِ	اس کے ساتھ	أَنَا فَاعِلُهُ	میں اس کا کرنے والا ہوں
رِجْلَهُ	اس کا قدم	نَفْسِ	جان
يَمْشِيْ	وہ چلتا ہے	يَكْرَهُ	وہ ناپسند کرتا ہے
وَ لَئِنْ	اور ضرور اگر	أَكْرَهُ	میں ناپسند کرتا ہوں
عَبْدِي	میرا بندہ	مَسَاءَتَهُ	اسے تکلیف دینا
مِمَّا	اس چیز سے جو		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13۔ «عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : يَابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ مَا دَعَوتَنِي وَ رَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا أُبَالِي ، يَاابْنَ آدَمَ ! لَوْبَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِيْ ، يَابْنَ آدَمَ ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً »[رواه الترمذی فی کتاب الدعوات ، رقم الحدیث: ٣٥٤٠ و قَالَ حدیث حسن صحیحٌ]

يَابْنَ آدَمَ	اے آدم کے بیٹے	ذُنُوبُک	تیرے گناہ
مَا دَعَوْتَنِيْ	تو نے مجھے پکارا ہی نہیں	عَنَانَ	برابر (اونچائی اور پھیلاؤ کے)
رَجَوْتَنِيْ	تو نے مجھ سے امید رکھی	السَّمَآءِ	آسمان
غَفَرْتُ	میں معاف کر دیتا	إِسْتَغْفَرْتَنِيْ	تو مجھ سے معافی مانگتا
لَاأُبَالِيْ	مجھے پرواہ نہ ہوتی	غَفَرْتُ	میں معاف کر دیتا
لَوْ	اگر	أَتَيْتَنِيْ	تو میرے پاس آتا
بَلَغَتْ	پہنچ جاتے	بِقُرَابِ	برابر۔قریب (حجم میں)
الأَرْضِ	زمین	بِيْ	میرے ساتھ
خَطَايَا	غلطیاں۔گناہ	لَأَتَيْتُک	میں تیرے پاس ضرور آتا
لَقِيْتَنِيْ	تو مجھ سے ملتا	بِقُرَابَ	اس کے برابر
لَا تُشْرِكُ	تو شرک نہ کرتا	مَغْفِرَةً	بخشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: اللہ نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ ﴾ [الذاریات: ٥٦]

'' میں نے جنات اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔''

حدیثِ نبوی: ((حَقُّ اللّٰهِ عَلَى العِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَ لَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا)) [متفق علیہ]

''بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔''

س: عبادت کا کیا مطلب ہے؟

ج: عبادت ان تمام اقوال و افعال کا نام ہے جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ جیسے دعا' نماز' قربانی وغیرہ.....

فرمانِ الٰہی: ﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْيَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِيْنَ ﴾

[الانعام: ١٦٢]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہو! بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔''

حدیث نبوی: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ مَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَيْهِ))[صحیح البخاری]

''اللہ نے فرمایا: میرا بندہ نہیں قربت حاصل کرتا میری کسی چیز کے ذریعہ جو زیادہ محبوب ہو مجھ کو مگر ان چیزوں سے جن کو میں نے اس پر فرض کیا ہے۔''

س: ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کریں؟

ج: ہم اللہ کی عبادت اس طریقے سے کریں جس طرح اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾

[محمد: ٣٣]

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))[صحیح مسلم]

''جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔''

س: کیا ہم اللہ کی عبادت خوف و لالچ سے کرتے ہیں؟

ج: ہاں! ہم اللہ کی عبادت اسی طرح کرتے ہیں۔ مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فرمان الٰہی: ﴿ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾ [السجدة: ١٦]

''وہ اپنے رب کی عبادت خوف اور لالچ سے کرتے ہیں۔''

حدیث نبوی: ((اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ))[ابوداود]

''میں اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ چاہتا ہوں۔''

س: عبادت میں احسان کا کیا مطلب ہے؟

ج: احسان کہتے ہیں عبادت میں اللہ کی نگرانی کے کامل تصور کو۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی: ﴿ اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۝﴾

[الشعراء:۲۱۸،۲۱۹]

''وہ جو تجھے اس وقت دیکھتا ہے جب تو قیام کرتا ہے اور جو سجدہ کرنے والوں میں تیرے پھرنے کو دیکھتا ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ))

[مسلم]

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔''

توحید کی اقسام وفوائد

س: اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو کس لیے مبعوث کیا؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کی طرف دعوت دینے اور شرک کی نفی کرنے کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

[النحل:۳۶]

''اور تحقیق ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی پرستش سے بچو۔''

حدیث نبوی: ((وَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ ---------- وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ))[متفق علیہ]

''تمام انبیاء آپس میں بھائی ہیں.....اور ان کا دین ایک ہے۔''

س: توحید ربوبیت کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں ایک جاننا اور ماننا جیسے پیدا کرنا' تدبیر کرنا وغیرہ۔

فرمان الٰہی: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ [سورۃ الفاتحہ]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمام تعریف وشکر اللہ کیلئے ہے جو ساری کائنات کا پالنے والا ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)) [متفق علیہ]

''تو ہی تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔''

س: توحید الوہیت کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کیلئے جملہ عبادات کو خاص کر دینا جیسے دعا' قربانی' نذر وغیرہ

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ [البقرہ: ۱۶۳]

اور تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔''

حدیث نبوی: ((فَلْيَكُنْ اَوَّلُ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) [متفق علیہ]

''چاہئے کہ پہلی چیز جس کی طرف تم' لوگوں کو دعوت دو وہ اس بات کی شہادت ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

اور بخاری کی روایت میں ہے: ((اِلٰى اَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ))

(اس بات کی طرف دعوت دو) کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کریں۔''

س: توحید اسماء وصفات کا کیا مطلب ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں جو اپنی صفات بیان کی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں جو صفات اللہ تعالیٰ کی بیان کیے ہیں ان کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے ثابت ماننا۔ اس کی تاویل نہ کرنا اور نہ ہی اس سلسلہ میں تفویض وتمثیل اور تعلیل کا طریقہ اختیار کرنا۔ جیسے استواء' نزول' یدوغیرہ جو اللہ کے کمال کے لائق ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴾ [الشوریٰ: ۱۱]

''اللہ کے مشابہ کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

حدیث نبوی: ((يَنْزِلُ اللّٰهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا)) [صحیح مسلم]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔''

وہ نزول جو اللہ کے جلال کے شایانِ شان ہے' مخلوقات میں کسی کے مشابہ نہیں۔''

س: اللہ کہاں ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ آسمانوں سے اُوپر عرش پر ہے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ [سورة: طه: ٥]

''رحمٰن عرش پر مستوی ہوا۔''

مستوی ہونے کا مفہوم ہے بلند ہونا اور مرتفع ہونا جیسا کہ بخاری میں وارد ہے۔

حدیث نبوی: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا ..... فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ))[متفق علیه]

''بے شک اللہ نے ایک کتاب لکھی..... جو اس کے پاس عرش پر ہے۔''

س: کیا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ سننے' دیکھنے اور علم کے اعتبار سے ہمارے ساتھ ہے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾ [سورة طه: ٤٦] (جناب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو جب فرعون کی طرف بھیجا جا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے)

''کہا! مت ڈرو تم دونوں (اس سے) بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں' سنتا اور دیکھتا ہوں۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَ هُوَ مَعَكُمْ)) [صحیح مسلم]

''یقیناً تم ایک سننے والے قریب کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' (یعنی اپنے عرش پر ہونے کے باوجود وہ تمہارے ساتھ ہے اور معیت کی تاویل کئے بغیر اس کی کیفیت بس وہی جانتا ہے)''

س: توحید کا فائدہ کیا ہے؟

ج: توحید کا فائدہ ہے: آخرت میں عذاب الٰہی سے امن وامان' دنیا میں ہدایت اور گناہوں سے بخشش۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی: ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾ [الانعام: ۸۲]

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک سے نہیں ملایا وہی لوگ ہیں جن کیلئے امن ہے اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث نبوی: ((حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)) [متفق علیہ]

''اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

عمل کی قبولیت کی شرائط

س: عمل کے قبول ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج: اللہ کے ہاں عمل کے قبول ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(۱) اللہ پر ایمان لانا اور توحید پر قائم رہنا:

فرمان الٰہی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴾ [الکہف: ۱۰۷]

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے ان کیلئے فردوس کے باغات بطور مہمانی ہیں۔''

حدیث نبوی: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) [مسلم]

''کہو! میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر قائم رہو۔''

(۲) اخلاص:

یعنی عمل خالصتاً اللہ کے لئے ہو اس میں کسی طرح کی ریا، نمود نہ ہو

فرمان الٰہی: ﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ [الزمر: ۲]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کی ہی عبادت کرو۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) [متفق علیہ]

''بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔''

(۳) رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی موافقت:

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ [الحشر:۷]

''جو رسول دیں اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) [مسلم]

''جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔''

شرک اکبر

س: اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟

ج: سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾ [لقمان:۱۳]

(جناب لقمان نے کہا) ''اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَ هُوَ خَلَقَكَ))

[متفق علیہ]

''(صحابی نے پوچھا) کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔''

س: شرک اکبر کیا ہے؟

ج: غیر اللہ کی عبادت کو شرک اکبر کہتے ہیں۔ جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا' مردوں یا غائب زندوں سے فریاد کرنا۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی: ﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ﴾ [النساء: ٣٦]

''اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

حدیث نبوی: ((مِنْ اَكْبَرِ الكَبَائِرِ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ))

''سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔''

س: کیا اس امت میں بھی شرک موجود ہے؟

ج: ہاں موجود ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴾ [يوسف: ١٠٦]

''اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں پھر بھی شرک کرتے ہیں۔''

حدیث نبوی: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ حَتّٰى تَعْبُدَ الْاَوْثَانَ)) [صحيح رواه الترمذي]

''قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے جا ملیں گے اور بتوں کی عبادت کرنے لگیں۔''

س: مردوں اور غائب زندوں کو پکارنا کیسا ہے؟

ج: مردوں اور غائب زندوں کو پکارنا شرک اکبر ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ [يونس: ١٠٦]

''غیر اللہ کو نہ پکارو جو نہ تمہیں نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان اگر تم نے ایسا کیا تو بے شک تم ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو گے۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ)) [رواه البخاري]

''جو مرا اور اللہ کے علاوہ کسی شریک کو پکارتا تھا تو جہنم میں داخل ہوگا۔''

س: کیا دعا عبادت ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: ہاں دعا عبادت ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾[غافر: ٦٠]

''اور تمہارے رب نے کہا مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے گریز کرتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

حدیث نبوی:((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))[احمد ' وقال الترمذی حسن صحیح]

''دعا ہی عبادت ہے''

س: کیا مردے دعا کو سنتے ہیں؟

ج: نہیں سنتے۔

فرمان الٰہی:﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ﴾[النمل: ٨٠]

''بے شک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔''

فرمان الٰہی:﴿ وَمَآ أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴾[فاطر: ٢٣]

''اور نہیں سنا سکتے آپ ان کو جو قبروں میں ہیں۔''

شرک اکبر کی قسمیں

س: کیا ہم مردوں اور غائب زندوں سے فریاد کر سکتے ہیں؟

ج: ہم ان سے فریاد نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:(۱)﴿ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ ﴾

[النحل: ٢٠، ٢١]

''اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے ہوئے ہیں۔ مُردہ ہیں زندہ نہیں اور ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

(۲) ﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ﴾ [الانفال: ۹]

''جب تم اپنے مالک سے فریاد کرتے تھے اس نے تمہاری فریاد سن لی۔''

حدیث نبوی: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)) [حسن رواه الترمذی]

''اے حی و قیوم تیری رحمت کے واسطہ فریاد کرتا ہوں۔''

س: کیا غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے؟

ج: غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ [الفاتحه: ٤]

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

حدیث نبوی: ((اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ))

[حسن صحيح، رواه الترمذی]

''جب تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔''

س: کیا ہم زندوں سے مدد طلب کر سکتے ہیں؟

ج: ہاں ان اُمور میں مدد طلب کر سکتے ہیں جسکی ان کو قدرت ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ﴾ [المائده: ٢]

''نیکی اور تقوٰی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔''

حدیث نبوی: ((واللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ))[مسلم]

''اور اللہ بندے کی مدد میں تب تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔''

س: کیا غیر اللہ کے لئے نذر ماننا جائز ہے؟

ج: نذر صرف اللہ کے لئے جائز ہے اور کسی کے لئے نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا ﴾ [آل عمران: ٣٥]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے پروردگار! جو (بچہ) کہ میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں' اس لئے دنیا کے کاموں سے آزاد ہوگا۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ))

[رواه البخاری]

''جس نے یہ نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو چاہئے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

س: کیا غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا جائز ہے؟

ج: غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴾ [الکوثر : ۲]

''اپنے رب کیلئے نماز پڑھئے اور اسی کے لئے ذبح کیجئے۔''

حدیث نبوی: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ))[مسلم]

''اللہ لعنت کرے اس پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے۔''

س: کیا ہم تقرب حاصل کرنے کے لئے قبوں کا طواف کر سکتے ہیں؟

ج: خانہ کعبہ کے علاوہ کسی در کا طواف نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴾ [الحج : ۲۹]

''اور چاہئے کہ لوگ خانہ قدیم (بیت اللہ) کا طواف کریں۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ))

[صحیح' رواه ابن ماجه]

''جس نے خانہ کعبہ کے ساتھ چکر لگائے اور دو رکعت نماز پڑھی تو گویا اس نے ایک گردن آزاد کی۔''

س: جادو کا کیا حکم ہے؟

ج: جادو کفر ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی: ﴿ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ﴾ [البقرہ:۱۰۲]

''لیکن شیطانوں نے کفر کیا کیونکہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔''

حدیث نبوی: ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ .....)) [مسلم]

''سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو.....''

س: کیا ہم عرّاف اور کاہن کی تصدیق علم غیب کے سلسلہ میں کر سکتے ہیں؟(۱)

ج: ہم ان کی تصدیق نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

[النمل:٦٥]

''کہہ دیجئے زمین و آسمان میں جو بھی ہیں غیب نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ))[صحیح، رواہ احمد]

''جو عرّاف یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔''(۲)

س: کیا کسی کو غیب معلوم ہے؟

ج: کوئی بھی غیب کی چیزوں کو نہیں جانتا مگر انبیاء میں جن کو اللہ رب العالمین کچھ باتیں بتادے۔

فرمان الٰہی: ﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ﴾ [الجن: ٢٦،٢٧]

---

(۱) نجومی جس کو علم غیب کا دعوی ہو۔ یا جو چوری شدہ اور گم شدہ اشیاء وغیرہ کے متعلق خبر دے کہ وہ فلاں جگہ پر ہے۔(مترجم)

(۲) یہ تو تصدیق کرنے والے کے متعلق ہے اور اگر تصدیق نہیں کی صرف اس کے پاس جا کر سوال کیا ہے تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)) (مسلم)

''جو عراف کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو اسکی چالیس دن کی نماز قبول نہ کی جائے گی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ کسی کو غیب کی چیزوں پر مطلع نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس کو چاہے۔''

حدیث نبوی: ((لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ))[حسن، رواه الطبرانی]

''اللہ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا۔''

س: کیا ہم شفا حاصل کرنے کے لئے دھاگہ اور حلقہ پہن سکتے ہیں؟

ج: نہیں پہن سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ﴾[الانعام:١٧]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَمَا اِنَّها لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَ هْنًا اِنْبِذْهَا عَنْكَ فَاِنَّكَ لَوْمِتَّ مَا اَفْلَحْتَ اَبَدًا))

[صحيح، رواه الحاكم و صححه و وافقه الذهبی]

''یہ تو صرف تم کو کمزور ہی کرے گا اس کو نکال پھینکو۔ اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو کبھی بھی کامیاب نہ ہو گے۔''

س: کیا ہم پوتھ، کوڑی یا گھونگھا وغیرہ کو لٹکا سکتے ہیں؟

ج: ہم نظر بد سے بچنے کے لئے ان چیزوں کو نہیں لٹکا سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ﴾[الانعام:١٧]

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ))[صحيح، رواه احمد]

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

س: اسلام کے مخالف قوانین پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: جائز یا درست سمجھ کر ان قوانین پر عمل کرنا کفر ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾

[المائدہ: ٤٤]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ کافر ہیں۔''

حدیث نبوی: ((وَ مَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ يَتَخَيَّرُوا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ))[حسن' رواہ ابن ماجہ وغیرہ]

''جب تک حکام' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کو نہ اختیار کریں گے اللہ ان کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔''

س: شیطانی سوال: ''اللہ کو کس نے پیدا کیا؟'' کو کیسے رد کریں؟

ج: جب شیطان کسی کے اندر یہ وسوسہ پیدا کرے تو اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ﴾[فصلت:٣٦]

''اور اگر شیطان دل میں وسوسہ ڈالے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم شیطان کی چال کو رد کر دیں اور کہیں۔

حدیث نبوی: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ' اَللّٰهُ اَحَدٌ ' اَللّٰهُ الصَّمَدُ ' لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ))

''میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

پھر آپ نے یہ ترکیب بتائی:

((ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْيَسْتَعِذْ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلْيَنْتَهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَذْهَبُ عَنْهُ))[ملخصاعن البخاری و مسلم واحمد و ابی داؤد]

''پھر چاہئے کہ اپنی بائیں جانب تین بار تھکا رد ے اور شیطان سے پناہ چاہے۔(۱) اور اس طرح کے خیالات سے رک جائے۔ یہ عمل اس وسوسہ کو اس سے دور کر دے گا۔''

(۱) یعنی " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ " پڑھے۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: شرک اکبر کا نقصان کیا ہے؟

ج: شرک اکبر خلود فی النار کا سبب بنتا ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ اِنَّهٗ اِنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ [المائدہ:۷۲]

''بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس پر اللہ جنت کو حرام کر دیتا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں (مشرکوں) کا کوئی معاون نہیں۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ)) [مسلم]

''جو اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

س: کیا شرک کے ساتھ عمل فائدہ دے گا؟

ج: شرک کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [الانعام:۸۸]

''اگر وہ لوگ بھی شرک کرتے تو جو کچھ عمل کرتے تھے سب برباد ہو جاتا۔''

حدیث نبوی: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ مَعِيَ فِيهِ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَ شِرْكَهٗ)) [مسلم]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا تو میں نے اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیا۔''

8/7/012

شرک اصغر

س: شرک اصغر کا ہے؟

ج: ریاکاری شرک اصغر ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴾ [الکہف:۱۱۰]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صالح عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

حدیث نبوی:((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ: الرِّيَاءُ))

[صحیح' رواہ احمد]

''بے شک سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر یعنی ریا ہے۔''

اور شرک اصغر آدمی کا یہ کہنا بھی ہے: ''اگر اللہ نہ ہوتا اور آپ نہ ہوتے'' یا ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں۔''

حدیث نبوی:((لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ))[صحیح' رواہ ابوداود]

''یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے بلکہ کہو جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے۔''

س: کیا غیر اللہ کی قسم کھانی جائز ہے؟

ج: غیر اللہ کی قسم کھانی جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ﴾[التغابن : ۷]

''کہو کیوں نہیں' میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔''

حدیث نبوی:(۱) ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ))[صحیح' رواہ احمد]

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

(۲) ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ))[متفق علیہ]

''جس کو قسم کھانی ہو اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے''

وسیلہ اور طلب شفاعت

س: ہم اللہ کی طرف کن چیزوں سے وسیلہ پکڑیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: وسیلہ پکڑنا جائز بھی ہے اور ممنوع بھی۔

(۱) جائز اور مطلوب وسیلہ

یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات اور اپنے اعمال صالحہ کا وسیلہ پکڑے۔

فرمان الٰہی: (۱) ﴿ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ﴾ [الاعراف: ۱۸۰]

''سب سے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں تو انہی سے اس کو پکارو۔''

(۲) ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ﴾

[المائدہ: ۳۵]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ چاہو۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہے: اللہ کا تقرب چاہو۔ اس کی اطاعت اور ایسے عمل کے ذریعہ جو اس کو پسند ہو۔'' [ابن کثیر]

حدیث نبوی: ((اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ)) [صحیح، رواہ مسلم]

''اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے ساتھ جو تیرا ہے۔''

اور آپ ﷺ نے اس صحابی سے فرمایا جس نے آپ کی رفاقت جنت میں چاہی تھی۔

((اَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)) [مسلم]

''تم اپنے بارے میں میرا تعاون کرو کثرت سجود سے۔''

یعنی نماز سے ---------- اور نماز بھی عمل صالح ہے۔ اسی طرح غار والوں کا واقعہ جنہوں نے اپنے اعمال صالحہ کا وسیلہ لے کر دعا کی تھی تو اللہ نے ان کی مصیبت کو دور کر دیا تھا۔

چونکہ محبت بھی ایک عمل ہے لہٰذا انبیاء کرام اور اولیاء کے ساتھ اپنی محبت کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے اور اسی طرح محبت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لہٰذا انبیاء و اولیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کا وسیلہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔''

(۲) ممنوع اور ناجائز وسیلہ:

اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ انسان مُردوں کو پکارے اور ان سے حاجتیں طلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔یہ شرک اکبر ہے۔

فرمان الٰہی:﴿ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ [یونس: ۱۰۶]

''اور اللہ کے علاوہ ان کو مت پکارو جو نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو ایسی صورت میں تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔''

(۳) بدعت وسیلہ:

اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی کے جاہ وحشمت کا وسیلہ لیا جائے (اور اسی طرح انبیاء واولیاء کی ذات یا حق وحرمت اور برکت کا وسیلہ لیا جائے یا کسی کے وسیلہ سے اللہ پر قسم کھائی جائے) مثلاً کہا جائے کہ اے اللہ رسول اللہ ﷺ کے جاہ وحشمت کے وسیلہ میں ہمیں شفا دے۔تو یہ شکل بدعت کی ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب قحط سالی آئی اور استسقاء (اللہ سے بارش مانگنے) کیلئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا گیا تو اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی دعاؤں کا وسیلہ لیا جو کہ زندہ تھے اور رسول اللہ ﷺ سے وسیلہ نہیں پکڑا حالانکہ آپ کی قبر مدینہ میں موجود تھی۔[بخاری]

اگر یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کسی بشر کے واسطے کا محتاج ہے جس طرح امیر اور حاکم محتاج ہوتے ہیں۔تو وسیلہ کی یہ شکل شرک تک پہنچا دیتی ہے۔اس لئے کہ خالق ومخلوق کے درمیان کوئی مشابہت نہیں۔

س: کیا دعا میں کسی بشر کے واسطہ کی ضرورت ہے؟

ج: دعا میں کسی بشر کے واسطہ کی قطعاً ضرورت نہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ﴾[البقرہ:۱۸۶]

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ بتا دیں) کہ میں ان سے قریب ہوں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبوی:((اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَ هُوَ مَعَکُمْ))[مسلم]

''بے شک تم سننے والے قریب کو پکارتے ہو وہ (اپنے علم کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ ہیں۔''

س: کیا زندوں سے دعا کرانا جائز ہے؟

ج: ہاں۔ زندوں سے دعا کرانا جائز ہے مُردوں سے نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ﴾[محمد:۱۹]

''اور آپ اپنے لئے اور مومن مرد اور مومنہ عورتوں کے گناہوں کیلئے استغفار کیجئے۔''

حدیث نبوی:((اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَنِی .....))[ترمذی]

''ایک اندھا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں! اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے.....''

(لیکن آپ کی وفات کے بعد آپ سے کسی صحابہ نے دعا کا مطالبہ نہیں کیا لہٰذا فوت شدہ سے دعا طلب کرنا جائز نہیں۔[مترجم]

س: رسول اللہ ﷺ کس چیز کا واسطہ ہیں؟

ج: رسول اللہ ﷺ تبلیغ یعنی بندوں تک اللہ کا حکم پہنچانے کا واسطہ ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ﴾[المائدۃ:۶۷]

''اے رسول! تم پر تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس کو پہنچا دو۔''

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب کہا:((نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ))''ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے (اللہ کا دین ہم تک) پہنچا دیا ہے۔''

س: رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کس سے طلب کریں؟

ج: رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اللہ تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ﴾[الزمر:۴۴]

''کہہ دیجئے سفارش (شفاعت) سب کی سب اللہ ہی کے لئے ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو یہ دعا سکھائی تھی۔

((اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ))[حسن صحيح، رواه الترمذی]

''اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں شفاعت کرنے والا بنا دے۔''

حدیث نبوی:((اِنِّی اِخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) [مسلم]

''بے شک میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے ان افراد کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے جو اس حال میں مریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں۔''

س: کیا ہم زندوں سے شفاعت (سفارش) طلب کر سکتے ہیں؟

ج: جی ہاں! زندوں سے دنیاوی امور میں ہم شفاعت طلب کر سکتے ہیں۔

فرمان الٰہی:﴿ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ﴾[النساء: ٨٥]

''جو شخص اچھی بات کی سفارش کرے اس کو اس میں سے ایک حصہ ملے گا اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے اس کو ایک حصہ اس میں سے ملے گا۔''

حدیث نبوی:((اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوْا))[صحيح، رواه ابو داود]

''سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا۔'' حدیث سے بڑھنا، زیادتی کرنا

س: کیا ہم رسول اللہ ﷺ کی مدح وتعریف میں مبالغہ کر سکتے ہیں۔؟

ج: نہیں! آپ کی مدح وتعریف میں ہم مبالغہ نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی:﴿ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾

[الكهف: ١١٠]

''کہہ دیجئے کہ بے شک میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے۔''

حدیث نبوی:((لَا تُطْرُوْنِی كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُولُهُ))[رواه البخاری]

''تم میری مدح وتعریف میں حد سے نہ بڑھو جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی مدح وتعریف میں حد سے تجاوز کیا۔ بے شک میں ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

جہاد' ولاء اور حکم

س: اللہ کی راہ میں جہاد کا کیا حکم ہے؟

ج: اللہ کی راہ میں مال وجان' اور زبان کے ذریعہ جہاد کرنا واجب ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﴾[التوبة: ٤١]

''مسلمانو! ہلکے ہو یا بھاری نکل کھڑے ہو اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کرو۔'' (١)

حدیث نبوی: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ))

[صحیح' رواه ابو داؤد]

''تم مشرکین سے اپنے مالوں' جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔''

س: ''ولاء'' کس کو کہتے ہیں؟

ج: ولاء: محبت اور نصرت کو کہتے ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾[التوبة: ٧١]

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے لئے دوست ومعاون ہیں۔''

حدیث نبوی: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))[مسلم]

(١) یعنی تم خوش حال ہو یا تنگ دست' جوان ہو یا بوڑھے' تندرست ہو یا بیمار' مجرد ہو یا عیال دار' ہتھیار بند ہو یا بے ہتھیار ہر حال میں نکلو۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک مومن دوسرے مومن کیلئے اس عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے قوت حاصل کرتا ہے۔''

س: کیا کفار سے دوستی اور ان کی نصرت جائز ہے؟

ج: کفار سے موالات اور ان کی نصرت جائز نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ﴾[المائدہ: ٥١]

''تم میں سے جو ان (کافر) سے دوستی رکھے گا وہ ان میں سے ہے۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّ آلَ بَنِیْ فُلَانٍ لَیْسُوا بِاَوْلِیَائِی))[صحیح، رواہ احمد]

''بے شک فلاں خاندان والے میرے دوست نہیں۔''

س: ولی کس کو کہتے ہیں؟

ج: پرہیزگار مومن کو ولی کہتے ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝﴾[یونس: ٦٢، ٦٣]

''خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ خوف طاری ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

حدیث نبوی: ((اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ))[صحیح، رواہ احمد]

''میرے دوست تو صرف اللہ تعالیٰ اور صالح مومن ہیں۔''

س: مسلمانوں کو کس چیز کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے؟

ج: مسلمانوں کو قرآن مجید اور صحیح حدیث کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴾[المائدہ: ٤٩]

''آپ ان کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔''

حدیث نبوی: ((عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ))[مسلم]

''تو غائب و حاضر کا جاننے والا ہے۔ تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث پر عمل

س: قرآن کس لئے نازل کیا گیا؟

ج: قرآن اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ لوگ اس پر عمل کریں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اِتَّبِعُوا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾[الاعراف: ۳]

''اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔''

حدیث نبوی: ((اِقْرَءُ وْا الْقُرْاٰنَ وَ اعْمَلُوْابِهٖ وَ لَا تَأْكُلُوْا بِهٖ))[صحیح، رواہ احمد]

''قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اسے پیٹ بھرنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔''

س: صحیح حدیث پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: صحیح حدیث پر عمل کرنا واجب ہے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾[الحشر: ۷]

''رسول اللہ ﷺ جو تم کو دیں، لے لو۔ جس سے روک دیں (اس سے) رک جاؤ۔''

حدیث نبوی: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا))

[صحیح، رواہ احمد]

''تم اپنے اوپر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو۔''

س: کیا ہم قرآن لے کر حدیث سے بے نیاز ہو سکتے ہیں؟

ج: نہیں! ہم حدیث سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾[النحل: ٤٤]

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر نازل کیا تاکہ لوگوں سے کھول کر اس چیز کو بیان کر دو جو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔''

حدیث نبوی: ((اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ))[صحیح، رواہ ابو داؤد وغیرہ]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یاد رکھو! بے شک میں قرآن دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کی مثل۔ (یعنی حدیث)۔''

س: کیا اللہ اور اس کے رسول کے قول پر کسی کا قول مقدم کیا جا سکتا ہے؟

ج: اللہ اور اس کے رسول کے قول پر کسی کا قول مقدم نہیں کر سکتے۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾ [الحجرات: ١]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔''

حدیثِ نبوی: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الخَالِقِ)) [صحيح، رواه الطبرانی]

''خالق کی معصیت ہو رہی ہو تو کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔''

حدیثِ نبوی: ((يُوشَكُ اَنْ تَنْزِلَ عَلَيْكُمْ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ اَقُوْلُ لَكُمْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسِلَّمَ وَ تَقُوْلُوْنَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ))

[الحديث والمحدثون: ٣٤، تيسير العزيز الحميد: ٥٤٤]

''خوف ہے کہ کہیں تم پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں میں تم سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور تم ابوبکر و عمر کا قول پیش کرتے ہو۔''

س: جب آپس میں اختلاف پیدا ہو تو ہم کیا کریں؟

ج: جب اختلاف پیدا ہو جائے تو کتاب اللہ اور صحیح سنت کی طرف رجوع کریں۔

فرمانِ الٰہی: ﴿ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ﴾ [النساء: ٥٩]

''اگر تم آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بہتر ہے.....''

حدیثِ نبوی: ((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ تَمَسَّكُوا بِهَا))

[صحيح، رواه احمد]

''تم اپنے اوپر میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کس طرح محبت کرتے ہو؟

ج: ہم اللہ اور اس کے رسول سے ان کی اطاعت اور ان کے احکام کی اتباع کر کے محبت کرتے ہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾ [آل عمران: ۳۱]

''کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم کو محبوب رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔''

حدیث نبوی: ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) [متفق علیہ]

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

س: کیا ہم تقدیر پر سہارا کر کے عمل کو ترک کر دیں؟

ج: تقدیر پر بھروسہ کر کے ہم عمل کو ترک نہیں کر سکتے۔

فرمان الٰہی: ﴿ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ ﴾ [الیل: ۵-۷]

''جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور بھلائی کی تصدیق کی تو ہم آسانی سے اس کام میں لگا دیں گے جس سے اس کو آرام ملے گا۔''

حدیث نبوی: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ)) [بخاری]

''عمل کرو ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

سنت اور بدعت

س: دین میں بدعت کس کو کہتے ہیں؟

ج: دین میں بدعت یہ ہے کہ انسان اس کے اندر اضافہ یا کمی کرے، اور یہ مردود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان الٰہی: ﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾ [الشوریٰ:۲۱]

''کیا ان لوگوں نے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کو دین کا وہ راستہ بتاتے ہیں جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔''

حدیث نبوی: ((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ))[متفق علیه]

''جس کسی نے میرے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔''

س: کیا دین میں بدعت حسنہ ہے؟

ج: دین میں بدعت حسنہ نہیں۔

فرمان الٰہی: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدہ:۳]

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا ہے۔''

حدث نبوی: ((وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِيْ النَّارِ))[صحیح' رواہ احمد وغیرہ]

''اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

س: کیا اسلام میں سنت حسنہ ہے؟

ج: ہاں اسلام میں سنت حسنہ ہے۔

حدیث نبوی: ((مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ))[بخاری]

''جس نے اسلام میں کسی سنت حسنہ کو جاری کیا اس کو اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد جو اس پر عمل کریں گے ان کا بھی اسے ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں کسی طرح کی کمی آئے۔''

س: مسلمانوں کو غلبہ کب حاصل ہوگا؟

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: مسلمانوں کو اس وقت غلبہ حاصل ہوگا جب وہ اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نافذ کریں گے اور توحید کی اشاعت کریں گے اور شرک کی مختلف صورتوں سے بچیں گے اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے حتی المقدور تیاری کریں گے۔

فرمان الٰہی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾

[محمد:۷]

''اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم کردے گا۔''

﴿ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ﴾[النور: ۵۵]

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو زمین میں حکومت دے گا جس طرح اس نے اگلے لوگوں کو ان سے پہلے حکومت عطا کی تھی اور جس دین کو اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے اسے ان کے لئے مستحکم کردے گا اور خوف کے بعد انہیں امن عطا کرے گا۔ وہ میری عبادت کرتے رہیں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔''

دعاء مستجاب

« اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ ، وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَذَهَابَ هَمِّی)) [صحیح' رواہ احمد]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھ میں تیرا حکم جاری ہے' میرے بارے میں تیرا فیصلہ عادلانہ ہے' میں تجھ سے تیرے ہر اس نام سے مانگتا ہوں جو تیرے لئے ہے' جو نام تو نے خود اپنا رکھا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں کسی سے کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور بنا دے۔ میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب کسی بندے کو حزن وغم لاحق ہو تو وہ یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت سے اس کے غم اور دکھ کو دور کر دے گا۔ اور تنگی کی جگہ کشادگی عطا کرے گا۔'' (ان شاء اللہ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کا بیان

وضو شروع کرتے وقت کی دعا

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وضو کے وقت فرمایا: ((تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ))[عبد الزاق :۲۷۶/۱۱،مسند احمد:۱۶۵/۳،سنن النسائی(۷۸)] ''بسم اللہ کہتے ہوئے وضو شروع کرو۔''

❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا: ((بسم الله)) پھر کہا: ''اچھی طرح وضو کرو۔'' [مسند احمد :۲۹۲/۳، الدارمی ۲۱/۱] حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے البدایۃ والنہایۃ ۸۵/۶ میں اس کی سند کو جید کہا ہے) مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو کی ابتداء میں ((بسم الله)) پڑھنی چاہئے۔

وضو کا طریقہ

❁ حضرت حمران (جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے غلام تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھویا پھر تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرے کو تین بار دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں کو دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا' پھر فرمایا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے میری طرح وضو کیا پھر فرمایا: ''جس نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے نفس سے باتیں نہیں کیں اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

[موطا ۱/۵۱۔۵۲'صحیح البخاری(۱۵۹)]

- وضو کرتے وقت ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔

[ابوداؤد ۴۲' ترمذی۳۸'۳۹' ابن ماجه ۴۴۷]

- پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال چھوٹی انگلی سے کریں۔

[تقدمة الجرح والتعديل ص:۳۱' ابن ماجه ۴۴۶' ترمذی ۴۰' ابو داؤد ۱۴۸]

- داڑھی والا شخص اپنی داڑھی کا خلال کرے۔

[ترمذی۳۱' ابن ماجه: ۴۳۰' المنتقی لابن الجارود :۷۲]

نیز(صحیح البخاری کتاب الوضوء ۔ باب من مضمض واستنشق من غرفة واحدة(۱۹۱) میں عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ایک ہی چلو سے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر ہے۔

مسح کا طریقہ

- حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالا پھر سر کے اگلے حصے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو شروع کر کے پیچھے گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہاں دوبارہ اپنے ہاتھوں کو لوٹایا۔[موطا للامام مالك ۱/۳۹۔۴۰' صحیح مسلم (۱۸۵)] نیز گردن کے مسح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوں کا مسح

❁ کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔

[نسائی کتاب الطهارة باب مسح الاذنينمن الرّس (١٠٢) ابن ماجه بابما جاء فی مسح الذنين (٤٣٩) عن ابن عباس رضی الله عنهما]

❁ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا ضروری نہیں کیونکہ کانوں کا تعلق سر سے ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((الاذنان من الرأس)) ''کان سر سے ہیں'' [سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٦٠) نصب الرأية ١/١٩] اگر کانوں کے مسح کیلئے نیا پانی لے لیں تو یہ بھی درست ہے۔'' [بیهقی ۔ حاکم' اس حدیث کو امام بیہقی' امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔]

وضو سے فراغت کی دعا

❁ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اس دعا کو پڑھنے والے کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔[صحیح مسلم(٢٣٤) سنن ابی داؤد(١٦٩) سنن النسائی(١٤٨)]

❁ ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ))

''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کو مہر لگا کر اللہ کے عرش کی طرف اٹھا دیا جاتا ہے جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔[عمل اليوم والليلة (٨١-٨٣) مستدرك حاكم(١/٥٦٤)] یہی دعا کفارہ مجلس کیلئے بھی پڑھی جاتی ہے۔

نوٹ: وضو کرتے ہوئے ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنے کی کوئی اصل نہیں' اسی طرح وضو کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اور انگلی اٹھا کر دعا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

غسل کا طریقہ

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کرتے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے ان کے ذریعے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔''

[صحيح البخاري(٢٤٨)موطا للامام مالك(١/٦٥)]

اگر دوران غسل ہاتھ شرمگاہ کو لگ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))

[موطا للامام مالك' احمد ' ابو داؤد وغيرهم بحواله مشكواة (٣١٩)]

''جب تم میں سے کوئی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وضو کرے۔''

تیمّم کا طریقہ

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جان لو جو تم کہتے ہو اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک غسل نہ کرو' مگر راستہ عبور کرتے ہوئے اور اگر تم بیمار ہو یا تم سفر پر ہو تو تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے آئے یا عورتوں سے مباشرت کی ہو پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا تیمم کرو پس مسح کرو اپنے منہ اور ہاتھوں کا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخشنے والا ہے۔'' [سورۃ النساء: ۲۳]

یاد رہے کہ شراب ونشہ کی حرمت اللہ نے مکمل طور پر سورۃ المائدۃ آیت نمبر: ۹۰ میں کردی ہے۔

❁ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حالت سفر میں جنبی ہوگیا اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگا پھر میں نے نماز پڑھی اور واپس آ کر رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تجھے اس طرح ہی کافی تھا'' پھر آپ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر ایک بار مارا اور ان میں پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

[صحیح البخاری(۳۳۸)' صحیح مسلم(۳٦۸)]

یعنی بائیں ہتھیلی کے ساتھ دائیں ہاتھ کی پشت پر اور دائیں ہتھیلی کے ساتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کریں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمم کیلئے ایک ضرب ہی کافی ہے۔ چہرے پر مسح کیلئے دوبارہ ضرب کی ضرورت نہیں۔

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا اجر ہے تو پھر انکے لئے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہتا۔ وہ قرعہ اندازی سے کام لیتے۔''

[صحیح البخاری(۲٥٤)' صحیح مسلم (٤۳۷)]

اذان کے کلمات

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَر ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

[سنن ابی داؤد(٤٩٩]

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آ جاؤ' نماز کی طرف آ جاؤ۔ کامیابی کی طرف آ جاؤ' کامیابی کی طرف آ جاؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

دوہری اذان

- اذان میں شہادت کے چاروں کلمات کو پہلے آہستہ آواز سے کہنا پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا ''ترجیع'' کہلاتا ہے۔ یہ اذان آپ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھلائی۔

[ابو داؤد ٥٠٣' مسلم ٣٧٩]

- ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں انیس (١٩) اور اقامت میں سترہ (١٧) کلمات تھے۔

[ابوداؤد ٥٠٢' مسلم ٣٧٩]

یعنی دوہری اذان اور دوھری اقامت لیکن بعض افراد نے دوہری اقامت کو لے لیا مگر دوہری اذان کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح اکہری اقامت کو بھی ترک کر دیا ہے حالانکہ دونوں طرح صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یعنی دوہری اذان کے ساتھ دوہری اقامت اور اکہری اذان کے ساتھ اکہری اقامت۔

صبح کی اذان میں ((حَيَّ على الفَلَاحِ)) کے بعد مؤذن دومرتبہ کہے: ((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' [سنن ابی داؤد(٥٠٠) ' ابن خزیمة ٣٨٥۔ ٣٨٦] یہ نبی ﷺ کی سنت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایجاد نہیں جیسا کہ شیعہ حضرات کا خیال ہے۔ نیز شیعہ کی اذان میں جو

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ .....الخ)) والا اضافہ ہے یہ فقہ جعفری کی رو سے بھی درست نہیں۔[الفقیہ من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۱۸۸] تفصیل کے لئے دیکھیں (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۱۰۱ تا ۱۰۸)

اذان کا جواب

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب مؤذن ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہے تم بھی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہو پھر وہ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہے تو تم بھی ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہو پھر وہ ((اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُولُ اللّٰهِ)) کہے تو تم بھی ((اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُولُ اللّٰهِ)) کہو۔ جب وہ کہے ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ)) تو تم ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو پھر وہ ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کہے تو تم ((لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہو پھر وہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَر)) کہے تم بھی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ)) کہو پھر جب وہ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہے تم بھی ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہو جس نے دل سے یہ کلمات کہے جنت میں داخل ہو گیا۔'' [صحیح مسلم(۳۸۵)، سنن ابی داود(۵۲۷)]

اذان میں محمد ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اقامت کے کلمات

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))

''اللہ سب سے بڑا ہے' اللہ سب سے بڑا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ بے شک نماز کھڑی ہوگئی' بے شک نماز کھڑی ہوگئی' اللہ سب سے بڑا ہے'

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

((اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) کے جواب میں علیحدہ کلمات کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ ان کلمات کو اسی طرح دھرانا چاہئے اسی طرح ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) کے جواب میں ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا)) کہنا بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔''

اذان کے بعد درود

❁ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی مثل کلمات کہو پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے علاوہ کسی کے لائق نہیں اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کیلئے شفاعت حلال ہوگئی۔'' [صحیح مسلم (٣٨٤' سنن ابی داؤد(٥٢٣))]

اذان سے قبل درود پڑھنا ثابت نہیں اسی طرح اذان کے بعد مصنوعی درود کا بھی کوئی تصور نہیں' ہمیں درود وہی پڑھنا چاہئے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو اور وہ درود ابراہیمی ہے۔

اذان کے بعد کی دعا

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّه))

[صحیح البخاری (٦١٤) سنن ابی داؤد(٥٢٩)]

''اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں مقام محمود پر فائز کر دے جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

یہ دعا پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن نبی ﷺ کی شفاعت حلال ہو جائے گی۔ نیز اس دعا میں ((وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ)) اور ((وَ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) کا اضافہ کسی صحیح حدیث

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت نہیں ہے۔''

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِمَحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا))

[صحيح مسلم (٣٨٦)' سنن ابی داود(٥٢٥]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں۔''

اذان اور اقامت کے درمیان دعا

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی' پس تم دعا کرو۔''

[ابن خزيمة(٤٢٦-٤٢٧) شح السنة (١٣٦٥)' نيل المقصود(٥٢١]

نماز کا بیان

نماز کے اذکار اور طریقہ

❁ غسل اور وضو سے اچھی طرح مسنون طریقے سے فارغ ہو کر جس نماز کا پڑھنا مقصود ہو اس کی نیت (دل میں) کر کے قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ ((اَللّٰهُ اَكْبَر)) کہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔

نوٹ: زبان سے نیت کرنے کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

رفع الیدین

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ لرَّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ وَ كَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ السُّجُودِ))

[صحيح البخاری(۷۲۵)' صحيح مسلم(۳۹۰)]

''بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں تک رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کہتے اور سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

نماز اگر تین یا چار رکعات ہو تو دوسری رکعت سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا بھی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِيْ الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ ذَالِكَ كُلِّهِ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُهُ))[سنن النسائی(۱۱۸۱)' ابن خزيمة(۱/۳٤٤)]

''نبی کریم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ان تمام مقامات پر رفع الیدین کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔''

❁ یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام نافع نے بھی بیان کیا ہے [صحیح البخاری۷۳۹]

رفع الیدین کی احادیث متواتر ہیں ملاحظہ ہوں: (قطف الازهار المتناثرة للسيوطی ص:۹۵)' [نظم المتناثر من الحديث المتواتر لابی الفيض الكتانی ص:۵۸] رفع الیدین کا منسوخ ہونا ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: التحقيق السراسخ فی ان احاديث رفع اليدين ليس لها ناسخ نیز بغلوں میں بت چھپانے والا جو قصہ عوام میں مشہور ہے اسکا ذکر کسی حدیث یا تاریخ کی کتاب میں موجود نہیں اور عقلاً بھی محال ہے۔ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔ [ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داود (۷۵۳)، ترمذی (۲۳۹)] آپ ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ ہی خوب ملی ہوتیں۔[ابن خزیمہ بابن نشر الاصابع عند رفع الیدین فی الصلاۃ (٤٥٩)]

نماز میں ہاتھ باندھنا

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوة))[صحيح البخاری (٧٤٠)]

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر نماز میں باندھیں۔''

عربی زبان میں درمیانی انگلی سے لیکر کہنی تک کو ذراع کہتے ہیں اگر دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع یعنی بائیں کہنی تک پہنچایا جائے تو ہاتھ لامحالہ ناف سے اوپر یعنی سینے پر ہی آتے ہیں۔

❁ حضرت ھلب طائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَ عَنْ يَّسَارِهِ وَ رَأَيْتُهُ يَضَعُ هٰذِهِ عَلٰى صَدْرِهِ))[مسند احمد ٥/٢٢٦]

''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اپنی دائیں اور بائیں دونوں جانب سے (نماز سے) پھرتے تھے اور میں نے آپ کو دیکھا اس (ہاتھ) کو اپنے سینے پر رکھتے تھے۔''

❁ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ))[صحيح ابن خزيمة ١/٢٤٣، (٤٧٩)]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اوپر سینے پر رکھا۔''

نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں طرفین کے دلائل کا مطالعہ کرنے کے لئے ملاحظہ ہو راقم (ابوالحسن مبشر احمد ربانی) کی کتاب ''نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے استفتاح تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد سینہ پر ہاتھ باندھنا حرام ہو جاتی ہے

❁ اس کے بعد درج ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))

[صحيح البخاري، ٧٤٤۔ صحيح مسلم، ٥٩٨]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب میں کی ہے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے' اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''

❁ ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، إِنَّ صَلَاتِي ، وَ نُسُكِيْ ، وَ مَحْيَايَ ، وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَ أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ أَنْتَ رَبِّي وَ أَنَا عَبْدُكَ ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوبِي جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، وَ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ، لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ ۔، أَنَا بِكَ وَ إِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ ۔ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ)) [سنن أبي داود(٧٦٠)، صحيح مسلم (٧٧١)]

''میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی جانب سونپ دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو مسلمان ہو کر اور میں مشرکوں سے نہیں' یقیناً میری نماز' میری قربانی' میری زندگی'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری موت' اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیری سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ میرے سارے گناہ بخش دے تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ تو میری اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کر تیرے سوا اچھے اخلاق کی طرف راہنمائی کرنے والا کوئی نہیں' مجھ سے برے اخلاق پھیر دے' تیرے سوا برے اخلاق کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' تمام نیکیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائیوں کو تیری جانب منسوب نہیں کیا جاتا' میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف التجا کرتا ہوں' تو برکت والا اور بلندیوں والا ہے میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔''

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا))

[سنن ابی داود (۸۰۷)' مسند احمد(٤/٨٥)]

''اللہ سب سے بڑا ہے' بہت بڑا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کثرت کے ساتھ' صبح وشام ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔''

دعائے استفتاح کے بعد تَعَوُّذ پڑھیں

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَ نَفْثِهِ))[سنن ابی داود(۷۷۵) ' مصنف عبد الرزاق(۲/۷۵)]

''میں اللہ تعالیٰ سننے والے اور جاننے والے کی شیطان مردود سے اس کے وسوسے سے' تکبر کی ہوا اور جادو کی پھنکار سے پناہ مانگتا ہوں۔''

❁ اس کے بعد "بسم اللہ" سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّيْنِ ○ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرٰطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ○﴾

[الفاتحة ۱/۱-۷]

''اللہ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے' جو نہایت مہربان اور بڑا رحم کرنے والا ہے' قیامت کے دن کا مالک ہے' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں' ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ' ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان لوگوں کی راہ پر جو گمراہ ہوئے۔''

سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں

❁ سورہ فاتحہ کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

[صحيح البخاری (۷۵۶) ' صحيح مسلم (۳۹٤)]

''جس شخص نے نماز میں سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہے۔''

یہ حدیث عام ہے' نمازی امام ہو یا مقتدی' منفرد ہو یا مسبوق سب کو شامل ہے' اس کے بغیر کوئی نماز نہیں خواہ فرض ہو یا سنت' جنازہ ہو یا عیدین وغیرہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (جزء القرأة ' ص: ۱۰' رقم (۱۹) میں اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لئے دیکھیں: ((تحقيق الكلام)) اور ((توضيح الكلام)) مقتدی کو جہری نماز میں امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے جبکہ سری نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا آیت پڑھی جا سکتی ہے۔

سورۃ الفاتحہ کی قرأت کے بعد بآواز بلند ''آمین'' کہنا

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَامِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه))[صحیح البخاری(۷۸۰)'صحیح مسلم(٤١٠)]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ آمین اونچی کہنی چاہئے کیونکہ مقتدی کو امام کی آمین کا تبھی علم ہوگا جب وہ اونچی کہے گا' چنانچہ (صحیح البخاری= باب جهر الامام بالتامین) میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آمین کہی کہ مسجد گونج گئی۔ نیز دیکھیں۔[مصنف عبد الرزاق (۹٦/۲)' الاوسط لابن المنذر(۱۳۲/۳)]

یہودیوں کا ''آمین'' سے چڑنا

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلَى شَيءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ))

[الأدب المفرد (۹۸۸)' ابن ماجة (۸٥٦)'ابن خزيمة (۸۷٤'٥۷٥)]

''جس قدر یہودی تمہارے سلام اور آمین پر چڑتے ہیں اتنا کسی اور چیز پر نہیں چڑتے۔''

اور(بیهقی ۲/ ٥٦) میں ((عَلَى قَوْلِنَا خَلْفَ الإِمَامِ آمِيْنَ)) کے الفاظ ہیں یعنی امام کے پیچھے آمین کہنے پر یہودی جتنا حسد کرتے ہیں اتنا کسی چیز پر نہیں کرتے اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے دیکھیں کتاب:'' آمین بالجهر''

مسنون قرأت

❁ اس کے بعد قرآن مجید سے جو سورت یا آیات آسان معلوم ہوں انکی تلاوت کریں سورۃ فاتحہ کے بعد جتنی چاہے انسان قرأت کرسکتا ہے البتہ نبی ﷺ سے بعض مخصوص سورتوں کی قرأت مختلف نمازوں میں منقول ہے:

❁ فجر کی نماز میں:

❶ ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾[صحیح مسلم= کتاب الصلوة ۔ باب القرأة فی الصبح(٤٥٨)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ [صحیح مسلم= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب القرأۃ فی الصبح(٤٥٥)]

❸ ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴾ [صحیح مسلم= کتاب الصلوٰۃ۔ باب القرآفی الصبح (٤٥٥)]

❹ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾

[سنن النسائی(٢/١٥٨۔٢٥٣)]

❺ دونوں رکعتوں میں: ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ﴾

[سنن ابی داود۔ کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین ٨١٦]

❁ ظہر وعصر کی نماز میں:

❶ ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ [صحیح مسلم۔٤٥٠۔٤٦٠]

❷ ﴿ والسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ اور ﴿ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴾

[سنن ابی داود :باب قدر القرأۃ فی صلاۃ الظہر والعصر:٨٠٥]

❁ مغرب کی نماز میں:

❶ سورۂ طور:[صحیح البخاری=صفۃ الصلوٰۃ= باب الجہر فی المغرب (٧٦٥)]

❷ ﴿ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴾ [صحیح البخاری= باب القرأۃ فی المغرب ٧٦٣]

❸ سورۃ الاعراف ۔[سنن النسائی٢/١٧٠]

❁ عشاء کی نماز میں:

❶ ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾[صحیح البخاری= صفۃ الصلوٰۃ ۔باب القرأۃ فی العشاء(٧٦٩)]

❷ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آپ نے عشاء کی نماز میں ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴾ اور ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ﴾ پڑھنے کے لئے کہا۔

[صحیح البخاری =کتاب الجماعۃ والامامۃ(٧٠٥)]

❁ جمعہ کے دن نماز فجر میں: ﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْل ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ ﴾

[صحیح البخاری= کتاب الجمعۃ ۔ باب ما یقرأ فی صلوٰۃ الفجر یوم الجمعۃ (٨٩١)]

❁ نماز جمعہ اور عیدین میں:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❶ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ﴾

[صحیح مسلم = کتاب الجمعة۔ باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة (۸۷۸)]

❷ نماز جمعہ میں: سورۃ الجمعہ اور المنافقون

[صحیح مسلم= کتاب الجمعة ۔ باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة(۸۷۸)]

❸ عیدین میں: ﴿ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ﴾ اور ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾

[صحیح مسلم= صلوٰۃ العیدین ۔ باب ما یقرأ فی صلوٰۃ العیدین(۸۹۱)]

یاد رہے کہ ان سورتوں کی قرأت نماز میں مسنون ہے ضروری نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے بعد کی قرأت میں اختیار دیا ہے نیز سورتوں کو قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے پڑھنا بہتر ہے ضروری نہیں یعنی اگر کسی آدمی نے اپنی رکعات میں سورتوں کی ترتیب الٹ دی تو سجدہ سہو نہیں پڑتا۔ قرأت سے فارغ ہو کر "اللہ اکبر" کہیں اور رفع الدیدین کرتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ اللہ اکبر رکوع میں جھکنے کے ساتھ ہی کہیں۔

رکوع کا طریقہ

❁ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی ہو سر نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اونچا دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ [صحیح مسلم(۴۹۸)، صحیح البخاری= باب سنة الجلوس فی التشهد(۸۲۸)]

❁ ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں ہے، کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو جس نے نماز خراب کی تھی یہ حکم دیا کہ رکوع کی حالت میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرو۔

[صفة صلاة النبی ص: ۱۳۰]

❁ رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلوؤں سے دور ہوں۔ [جامع الترمذی(۲۶۰)، ابو داؤد (۷۳۰۔۷۳۱)]

❁ دونوں ہاتھوں کو تان کر رکھیں ذرا خم نہ ہو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور گھٹنوں کو مضبوط تھام لیں۔ [سنن ابی داؤد= کتاب الصلاة (۷۳۴)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع کی دعائیں

تین بار یہ دعا پڑھیں: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ وَ بِحَمْدِهٖ))

[سنن ابی داؤد (۸۷۰)، بیهقی (۸٦/۲)]

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ))[صحیح مسلم (۷۷۳)، سنن النسائی (۱٦٦۳)، مسند احمد (۳۸۲/٥)]

''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔'' اس دعا کو زیادہ بار تکرار کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ ایک رات آپ نے قیام اللیل میں سورۂ بقرہ، نساء اور آل عمران پڑھی پھر آپ نے اتنا ہی وقت رکوع میں لگایا اور بار بار مذکورہ دعا پڑھتے رہے۔

((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ ، وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ دَمِيْ وَ لَحْمِيْ وَ عَظْمِيْ وَ عَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))[سنن النسائی (۱۰٥۰)]

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر توکل کیا تو میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا خون، میرا گوشت، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اللہ کے لئے خشوع کرتے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔''

نیز یہ دعا بھی پڑھتے

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ))[صحیح البخاری (۷۹٤)]

''اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

اور یہ دعا بھی پڑھتے

((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ))[صحیح مسلم (۳٥۳/۱۰٤۸۷)]

''بہت پاکیزگی والا، بہت مقدس ہے فرشتوں اور روح کا رب۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں

❁ رکوع سے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہیں: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ''سن لی اللہ تعالیٰ نے اس کی بات جس نے اس کی حمد بیان کی۔'' اور اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں پھر ((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ)) یا ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہیں۔ [صفة صلاة النبی ﷺ، ص: ١٣٦] ''اے ہمارے رب! تعریف تیرے لئے ہے۔''

❁ یا یوں کہیں

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) [صحيح مسلم (٤٧٦)]

''اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی، پروردگار! حمد تیرے ہی لئے ہے اتنی کہ تمام آسمان بھر جائیں، تمام زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر وہ چیز بھر جائے جو تو چاہے۔''

❁ نیز یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَ كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [صحيح مسلم (٤٧٧)، سنن ابی داود (٨٤٧)، سنن النسائی (٢/١٩٨، ١٩٩٠)]

''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے لئے حمد اتنی ہے کہ آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ان کے بعد ہر چیز بھر جائے جو تو چاہے، اے ثناء اور بزرگی والے! جو کچھ تیرا بندہ کہہ رہا ہے وہ بالکل درست ہے اور ہم تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جو کچھ تو عطا کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں۔ کسی دولت والے کو اس کی دولت تیرے ہاں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی مکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا' ایک آدمی نے آپ کے پیچھے یہ کلمات کہے: ((رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) ''اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لئے تمام تعریف ہے' زیادہ اور پاکیزہ تعریف' جس میں برکت ڈال دی گئی۔'' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس آدمی نے کہا: ''میں'' آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زائد فرشتے دیکھے جو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرے۔''

[صحیح البخاری(۷۹۹)' سنن ابی داود(۷۷۰)' سنن النسائی (۱۰۶۱)]

سجدے کی کیفیت

1. اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اس طرح کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھیں' اسکے بعد گھٹنوں کو۔[سنن ابی داود(۸۴۰)' سنن النسائی (۱۰۹۰)] پہلے گھٹنے رکھنے والی روایت ضعیف ہے۔(تفصیل کے لئے دیکھیں ''آپ کے مسائل'' جلد۱' ص ۱۳۵ تا ۱۳۷)
2. سجدے میں ناک' پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے سرے زمین پر لگ جائیں۔[صحیح البخاری (۷۱۲)'صحیح مسلم (۴۹۰)]
3. سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔[ابن خزیمہ(۲۴۲)'مستدرک حاکم(۲۲۷/۱)]
4. سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں۔ [سنن ابن داود(۷۴۳-۷۲۶)]
5. اسی طرح سجدے میں ایڑیاں ملی ہوئی ہوں۔[مستدرک حاکم ۱/ ۲۲۸' ابن خزیمة(۶۵۴)]
6. سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ ہوں اور قدم کھڑے ہوں۔

[صحیح البخاری(۸۲۸)'سنن ابی داود(۷۳۲)]

7. سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں' سینہ' پیٹ' رانیں زمین سے اونچی ہوں۔ پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔ بحوالہ حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ

[سنن ابی داود(۷۳۰-۹۶۳)' ابن الجارود(۱۹۲)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❽ سجدے کی یہ کیفیت مرد وعورت کے لئے یکساں ہے۔عورت کے لئے علیحدہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سجدے کی دعائیں

❁ رکوع کی دعاؤں میں سے آخری دو دعائیں اسی طرح سجدے میں بھی پڑھنا ثابت ہے'اس کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں:

((اَللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ' لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ))

[صحيح مسلم(٤٨٦)]

''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیرے معاف کرنے کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' میں تیری تعریف کو شمار نہیں کرسکتا' تیری تعریف اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی۔''

یہ دعا قنوت نازلہ میں بھی پڑھی جاتی ہے:

❁ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ أَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوَرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ))

[صحيح مسلم(٧٧١)' دار قطني ١/٢٩٧)' ابو عوانه ٢/١٠٢)' طحاوی(١/١٦٠)]

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام قبول کیا۔تو میرا رب ہے' میرا چہرہ اس ذات کے آگے سجدہ ریز ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی اور اس کی شکل کو حسن بخشا اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ برکت والا ہے جو نہایت عمدہ تخلیق کرنے والا ہے۔''

نوٹ: ((وَ اَنْتَ رَبِّی)) کے الفاظ طحاوی میں اور ((فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ)) کے الفاظ دارقطنی اور ابوعوانہ میں ہیں۔

❁ ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی)) پاک ہے میرا سب سے اونچا رب''

[صحیح مسلم (۷۷۲)' سنن النسائی (۳/۳۲۶)' مسندا حمد (۵/۳۷۲)' ابن ماجة (۱/۳۸۷)]

یہ کم از کم تین بار پڑھیں۔[ابن ماجة (۸۸۸)]

❁ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَ جِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ وَ عَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ))

''اے اللہ! میرے چھوٹے' بڑے' پچھلے' ظاہری اور مخفی تمام گناہ بخش دے۔''

[صحیح مسلم (۴۸۳)' ابوداؤد (۸۷۸)]

دو سجدوں کے درمیان جلسہ اور دعا

❁ پھر ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہہ کہ پہلے سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اس طرح کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔

❁ اپنے قدموں اور ایڑیوں پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔[مسلم مع شرح نووی ۵/۱۷ (۵۳۶)]

❁ پھر یہ دعا پڑھیں: ((رَبِّ اغْفِرْلِی رَبِّ اغْفِرْلِی)) [سنن ابی داؤد: ۸۷۴] ''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے' اے میرے رب! مجھے معاف کر دے۔'' پھر اس کے بعد ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہہ کر دوسرا سجدہ کریں اور مذکورہ دعاؤں میں سے جونسی چاہیں دعا پڑھیں۔

❁ دوسرے سجدے کی دعاؤں سے فارغ ہو کر'' اللہ اکبر'' کہہ کر جلسہ استراحت کے لئے اسی طرح بیٹھ جائیں جیسے آپ پہلے سجدے سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔[صحیح البخاری (۸۲۳)] جلسہ استراحت کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کو اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔

[صحیح البخاری = باب کیف یعتمد علی الارض إذا قام من الرکعة (۸۲۴)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اسی طرح دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔[صحیح البخاری ' سنن النسائی]

دوسری رکعت کے اذکار'التحیات کا طریقہ اور دعائیں

❁ دوسری رکعت کے ابتداء میں ((تَعَوُّذ)) پڑھنا بہتر ہے اور یہ قرآن مجید کے عموم سے ثابت ہوتا ہے'ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ [سورۃ النحل:۹۸] ''جب بھی آپ قرآن مجید کی قرأت کریں تو اعوذ باللہ پڑھیں'' پھر اس کے بعد ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ سے لے کر سورۂ فاتحہ کے آخر تک پڑھیں اور اس کے بعد جو جی چاہے سورت یا آیت پڑھیں اسی طرح اپنی ساری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں دوسرے رکعت پر اس طرح بیٹھ جانے کو قعدہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

❁ دوسری رکعت میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔''

[بخاری ۸۲۷'۸۲۸]

❁ دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں۔[مسلم:۵۷۹]

❁ دایاں ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر بھی رکھ سکتے ہیں۔[مسلم ۵۷۹]

❁ جب آپ تشہد کے لئے بیٹھیں تو دائیں ہاتھ کی شکل اس طرح بنائیں کہ شہادت والی انگلی کھڑی ہو اور انگوٹھا درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بنائیں اور انگلی کے ساتھ اشارہ کریں اور ہلائیں۔

[مسلم ۵۷۹' نسائی ۸۸۸]

❁ تشہد میں شہادت کی انگلی میں تھوڑا سا خم کریں۔(اسے رفع سبابہ کہتے ہیں)

[ابو داؤد:۹۹۱' ابن خزیمہ ۷۱۶' ابن حبان ۱۱۹]

❁ ہاتھ کا حلقہ بنانا اور شہادت والی انگلی کو اٹھانا تشہد بیٹھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے اور جو لوگ ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ)) پر انگلی اٹھاتے اور ((اِلَّا اللّٰه)) پر رکھ دیتے ہیں' پھر حلقہ بھی چھوڑ دیتے ہیں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نماز اگر دو رکعت ہے تو تشہد' درود اور دعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر نماز تین یا چار رکعت ہے تو تشہد کی حالت میں سلام پھیرے بغیر ''اللہ اکبر'' کہیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے اٹھ جائیں پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں جیسے پہلے کیا تھا اور اگر سورۂ فاتحہ کے ساتھ مزید کوئی سورت یا آیات پڑھ لیں تو بھی درست ہے۔[صحیح مسلم= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب القرأۃ فی الظھر والعصر(٤٥٢)] پھر حسب سابق دو رکعت مکمل کر کے بیٹھ جائیں۔اور آخری قعدہ میں داہنا پاؤں قبلہ رخ کر کے کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکالا جائے اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھا جائے اس طرح بیٹھنے کو تَوَرُّک کہتے ہیں۔[بخاری ٨٢٧' ابو داود ٧٣٠' ابن حبان ١٨٢/٥' ١٨٤]

❁ دایاں پاؤں بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔[مسلم ٥٧٩]

❁ اس طرح بیٹھنے کے بعد یہ کلمات پڑھیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))

[صحیح البخاری (٨٣١' ٨٣٥) صحیح مسلم(٤٠٢)]

''تمام قولی' بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں سلامتی ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں' سلامتی ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

❁ پھر درود شریف پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

[صحیح البخاری (٣٣٧٠)' صحیح مسلم (٤٠٦)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح رحمت نازل کر جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے' اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر اس طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی' بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔''

❁ اور یہ درود پڑھنا بھی ثابت ہے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيدٌ))

[صحيح البخاری (٣٣٦٩-٦٣٦٠)صحيح مسلم(٤٠٧)]

''اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل کی اور محمد ﷺ اور آپ کی بیویوں اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت نازل کی بے شک تو تعریف و بزرگی والا ہے۔''

آخری تشہد میں سلام سے قبل دعا مانگنا

پھر مذکورہ دعاؤں سے جو جی چاہے دعا مانگ لیں' آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد چار چیزوں سے پناہ طلب کرنے کا حکم ہے

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے اور یوں دعا کرے:''

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ، وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ ، وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ))

[صحيح البخاری (١٣٧٧)' صحيح مسلم(٥٨٨)]

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب' قبر کے عذاب' زندگی و موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔''

نبی ﷺ اس طرح بھی دعا مانگتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِن فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ))[صحيح البخاری(٨٣٢)، صحيح مسلم(٥٨٩)]

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی وموت کے فتنہ سے اور گناہ وقرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

((اللّٰهُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

[صحيح البخاری (٨٣٤)، صحيح مسلم(٢٧٠٥)]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں تو مجھے بخش دے، بخشش تیرے پاس ہے اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَسْرَفْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ۔ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))[صحيح مسلم(٧٧١)، سنن ابی داؤد(٧٦٠)]

''اے اللہ! مجھے معاف کردے جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے پیچھے کیا اور جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔اَلْمَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَيُّومُ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُبِكَ مِنَ النَّارِ))

[مسند احمد (۳/۱۵۸)' سنن ابی داود(۱۴۹۵) ' ابن ماجة (۲/۴۳۶)' سنن نسائی(۱۲۹۹) ' کتاب التوحید لابن مندة (۲/۴۴)]

''اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' تو احسان کرنے والا ہے' اے آسمانوں اور زمین کے موجد اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے جنت کا طلبگار ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سلام پھیرنا

- اس کے بعد دائیں اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) کے الفاظ کے ساتھ سلام پھیر دیں۔
- دائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ)) اور بائیں طرف ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ)) بھی کہہ سکتے ہیں۔[سنن ابی داود(۹۹۷)]

سلام کے بعد کی دعائیں

- نبی ﷺ سے نماز کے بعد اونچی آواز سے ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہنا اور دیگر اذکار ثابت ہیں جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا مکمل ہونا تکبیر (یعنی ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) سے پہچان لیتا تھا۔[صحیح البخاری = کتاب صفة الصّلوة ۔ باب الذکر بعد الصلوة(۸۴۱۔۸۴۲)] یا در ہے کہ نماز کے بعد یا دیگر مواقع پر ((لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کی ضربیں لگانا' مصنوعی ذکر کے طریقے اور مروجہ اجتماعی دعا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
- تین مرتبہ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کے بعد ((اَللّٰهُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) پڑھیں۔[صحیح مسلم (۵۹۱)' سنن النسائی(۳/۶۸)] ''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے' اور سلامتی تجھ ہی سے ہے اے بزرگی وعزت والے تو برکت والا ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس دعا میں ((وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ أَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ)) کا اضافہ ثابت نہیں۔

۞ ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ))

[سنن ابی داود(۵۲۲)، سنن النسائی(۵۳/۳)]

''اے اللہ! اپنا ذکر کرنے اور شکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

۞ ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) [صحیح مسلم (۷۰۹)] ''اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' نیز یہ دعا رات سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے۔ (تین مرتبہ)

۞ ((اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةَ أَمْرِيْ ، وَ أَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَ أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))

[عمل الیوم واللیلة (۱۳۷) ، سنن النسائی(۷۳/۳)، ابن خزیمة (۷۴۵)]

''اے اللہ! میرے لئے میرا دین سنوار دے جس کو تو نے میرے لئے میرے کام کے بچاؤ کا سبب بنایا اور میرے لئے میری دنیا سنوار دے جس میں تو نے میری معیشت رکھی ہے۔ اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے پناہ پکڑتا ہوں اور تیری عافیت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ پکڑتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو عطا کر دے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو روک دے اسے دینے والا! (داتا) کوئی نہیں اور کسی دولت مند کو تجھ سے اس کی دولت مندی کوئی کام نہیں آئے گی۔''

۞ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ، وَ لَوْ كَرِهَ الكَافِرُوْنَ))

[صحيح مسلم(٥٩٤)'سنن ابی داود(١٥٠٦)]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے کوئی طاقت نقصان سے بچنے کی اور نہ فائدہ حاصل کرنے کی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرے اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لئے فضل ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہم اپنی عبادت اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں اگر چہ کافروں کو ناپسند لگے۔''

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) [صحيح البخاری (٨٤٤)' صحيح مسلم(٥٩٣)]

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کردے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت والے کو تیرے ہاں اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔''

۳۳ مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) اور سو پورا کرنے کے لئے ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) پڑھنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں گے تو معاف کردیئے جائیں گے۔[صحيح مسلم(٥٩٧)' مسند احمد (٢/٣٧١-٣٨٣)] یا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کو ۳۴ مرتبہ پڑھیں۔[مسلم ٥٩٦] یہ تسبیحات رات سونے کے وقت بھی پڑھی جاتی ہیں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ آخری دونوں سورتیں پڑھیں۔[ابو داود (۱۵۲۳)' سنن نسائی (۱۳۳۵)]

﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَب ○وَ مِنْ شَرِّ النَّفَّثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○﴾

[الفلق:۱۱۳/۱-۵]

''آپ کہہ دیں: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں' ہر اس چیز کی برائی سے جسے اس نے پیدا کیا ہے' اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے' اور گرہ لگا کر ان میں پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔''

❁ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○مَلِكِ النَّاسِ ○إِلٰهِ النَّاسِ ○مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○﴾[الناس ۱۱۴/۱-۶]

''آپ کہہ دیں: میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں' لوگوں کے مالک کی' لوگوں کے معبود کی' وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی برائی سے' جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' خواہ وہ جن ہو یا انسان۔''

❁ سورۃ الاخلاص پڑھیں۔[الترغیب والترھیب ۲/۴۵۳' مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۵]

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ○وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○﴾[الأخلاص ۱۱۲/۱-۴]

''کہہ دیجئے اللہ ایک ہے' اللہ بے پرواہ ہے' نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

❁ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھیں۔[عمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۱۰۰) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۹۷۲)۲/۶۹۷]) نیز آیۃ الکرسی سوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ ﴾ [البقرہ ۲/ ۲۵۵]

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے' کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے اس کی اجازت کے بغیر وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے' اور وہ اس کے علم سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے' اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر عظمت والا ہے۔''

۞ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰی أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))[صحیح البخاری (٦٣٥٦)' سنن النسائی(٥٤٦٢)]

''اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور گھٹیا (ردی) عمر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

صبح کی نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

۞ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر طلوع شمس تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھا رہا پھر سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اس کے لئے (یہ عمل) ایک مکمل حج اور عمرہ کے برابر ہے۔''

[جامع الترمذی (٥٨٦)' صحیح الجامع الصغیر (٦٣٤٦)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا))

[مسند احمد ٦/٢٩٤، ٣٢٢۔ ابن ماجة(٩٢٥)]

''اے اللہ! تجھ سے مفید علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔''

❁ دس بار یہ کلمات کہیں: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىءٍ قَدِيْرٌ))

[صحيح مسلم (٢٦٩٣)، شرح السنة(٥/٥٧)، مسند احمد(٥/٤١٠)]

نماز کے متفرق مسائل

صف بندی

❁ صف درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((سَوُّوْا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ))

[صحيح البخاری، باب اقامة الصف من تمام الصلوة(٧٢٣١)]

''اپنی صفیں درست کرو بے شک صفوں کا درست کرنا اقامت صلوٰۃ میں سے ہے۔''

❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ))

[سنن ابی داؤد (٧٧٥) مصنف عبد الرزاق(٢/٧٥)]

''تم ضرور اپنی صفوں کو درست کرلو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔''

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَ حَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ سُدُّوا الْخَلَلَ وَ لِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَ لَا تَذَرُوا فُرَجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ))

[سنن أبي داؤد، كتسب الصلاة، باب تسوية الصفوف(٦٦٦)]

''صفوں کو قائم کرو اور کندھوں کو برابر کرو اور شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو کاٹے گا۔''

❁ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:((اَلْفُرُجَاتُ جَمْعُ فُرْجَةٍ وَ هِيَ الْمَكَانُ الْخَالِي بَيْنَ الِاثْنَيْنِ)) [الترغيب والترهيب(١/٣١٩)] اس حدیث میں شیطان کے لئے فرجات چھوڑنے کی جو ممانعت آئی ہے اس میں فرجات فرجة کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ۔

معلوم ہوا کہ صف بندی کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان خالی جگہ نہیں ہونی چاہئے۔

صف بندی کس طرح ہو؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا کرتے وقت کندھے کے ساتھ کندھا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملا کر کھڑے ہوتے تھے اور صف بندی میں مبالغے سے کام لیتے تھے' حضرت انس بن مالک اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے کی وضاحت ہے ملاحظہ ہو۔

[صحيح البخاري ـ باب الزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم في الصف]

❁ نیز انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے ختم ہونے کے ساتھ ہی جو خرابیاں رونما ہو رہی تھیں' ان میں سے صفوں کی صحیح درستگی نہ ہونے کا انہوں نے تذکرہ کیا۔[صحيح البخاري = باب اثم من لم يتم الصفوف: (٧٦٣)]

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِعْتَدِلُوْا فِیْ صُفُوْفِکُمْ فَإِنِّی اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ قَالَ أَنسٌ لَقَدْ رَایْتُ اَحَدَنَا یُلْزِقُ مَنْکِبَهُ بِمَنْکِبِ صَاحِبِهِ وَ قَدَمَهُ بِقَدمِهِ وَ لَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَتَرٰی اَحَدَهُمْ کَأَنَّهُ بَغْلٌ شُمُوشٌ))

[المصنف لابن ابی شیبہ' باب ما قالوا فی اقامة الصف(۳۵٦٤)'۱/۳۰۸'مطبوعہ دار التاج بیروت]

''اپنی صفوں میں برابری کرو بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں'' انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''البتہ میں نے دیکھا ہم میں سے ہر ایک اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پاؤں اس کے پاؤں سے چپکا دیتا تھا اور اگر تو آج کسی کے ساتھ ایسا کرے تو ان میں سے ہر کسی کو دیکھے گا کہ (وہ ایسے بھاگتا ہے) گویا وہ شریر خچر ہے۔'' نیز دیکھیں: [فتح الباری(۲/۲۱۱)' و عمدة القاری(۵/۲٦۰)]

معلوم ہوا کہ صحابہ کے دور ختم ہونے کے ساتھ ہی لوگ اس سنت سے روگردانی کرنے لگ گئے تھے اور بخاری کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ صفوں کی عدم درستگی کا ہی شکوہ کرتے ہیں۔ یعنی اگر کسی کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملاؤ اور کندھے کے ساتھ کندھا تو وہ شریر خچروں کی طرح بدکتا ہے' اللہ تعالیٰ صحیح عمل کی توفیق بخشے۔ آج بھی کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو نماز میں پاؤں نہیں ملاتے بلکہ پاؤں سیدھے رکنے کی بجائے ٹیڑھے رکھتے ہیں حالانکہ پاؤں سیدھے رکھنا سنت ہے۔

❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((صفُّ الْقَدَمَیْنِ وَ وَضْعُ الْیَدِ عَلَی الْیَدِ مِنَ السُّنَّةِ))

[سنن ابی داؤد ' کتاب الصلاة باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاة (۷۵٤)' البیہقی ۲/۳۰' التمہید ۲۰/۷۳]

''پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔''

سُترہ

نمازی کو نماز ادا کرنے کے لئے اپنے سامنے سترہ رکھنا چاہئے جس کی اونچائی ایک ہاتھ یا کم از کم پون ہاتھ ہو' ہاتھ سے مراد درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ ہے اور سترے کے قریب کھڑے ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر نماز ادا کرنی چاہئے۔

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ))[سنن ابی داود ' باب الدنو من السترة(٦٩٥)]

''جب تم میں سے کوئی آدمی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے۔ شیطان اس کی نماز نہیں توڑے گا۔''

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

❁ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس کا گناہ کس قدر ہے تو بہتر ہے اس کے لئے کہ وہ چالیس تک ٹھہر جائے ------راوی حدیث کہتے------ ''یہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے چالیس دن' مہینے یا سال فرمایا۔''

[صحیح البخاری= کتاب الصلوٰۃ ۔ باب اثم المار بین یدی المصلی(٥١٠)]

❁ اسی طرح فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والا شیطان ہے نمازی اس کو حالت نماز میں گزرنے سے روک سکتا ہے۔'' [صحیح البخاری۔ باب یرد المصلی من مر بین یدیه (٥٠٩)]

❁ سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰی سُتْرَةٍ)) [صحیح ابن خزیمة ۔ باب النهي عن الصلوٰة الی غیر سترة (٨٠٠)] ''سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

❁ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں بھی سترے کا خیال رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے ستون کے قریب کر کے فرمایا: ((صَلِّ اِلَيْهَا)) ''اس کی طرف نماز پڑھو۔'' اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستونوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی خاطر جلدی کرتے تھے۔[صحیح البخاری = کتاب الصلوٰۃ ۔ باب الصلوٰۃ الی الاسطوانۃ]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَیْتُ أَنَس بْنَ مَالِكٍ فِیْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ قَدْ نَصَبَ عَصًا یُصَلِّی إِلَیْهَا))

[معجم الاوسط لابن المنذر (۷۹/۵' ۲٤۲۷)' طبقات ابن سعد(۱۱/۷' المصنف لابن ابی شیبة (۲۷۷/۱)]

''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔''

معلوم ہوا کہ سترے کی بہت اہمیت ہے اس کا خیال مسجد وصحرا ہر مقام پر رکھنا چاہئے تا کہ شیطان نماز قطع نہ کرے اور گزرنے والے کو بھی پریشانی نہ ہو۔ مسجد میں نماز ادا کریں تو کوشش کریں کہ دیوار کے قریباً کسی ستون کی اوٹ میں یا سامنے کوئی رحل وغیرہ رکھ لیں تا کہ سترے کا صحیح اہتمام ہو سکے اور صرف خط کھینچ کر اسے سترہ قرار دینے والی روایت درست نہیں' یہ روایت مسند احمد' ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں مروی ہے یہ مضطرب بھی ہے اور اسکی سند میں ابو عمرو بن محمد بن حریث اور حریث دونوں مجہول راوی ہیں۔ اس روایت کو دار قطنی' بغوی' نووی' عراقی اور طحاوی وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔

[المجموع (۲٤٦/۳ وغیرہ]

'' بسم اللّٰہ'' آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا

'' بسم اللّٰہ'' کو آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح ثابت ہے۔[الاعتبار للحازمی(۸٤)] حضرت عمر رضی اللہ عنہ '' بسم اللّٰہ'' بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ [ابن ابی شیبہ(۱/٤۱۲)] اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بھی ''بسم اللّٰہ'' بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[جزء الخطیب البغدادی امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے(٤۱'۱۸۰)مجموعہ ست رسائل للحافظ الذھبی' عبد الرزاق ۹۲/۲-۹۳]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجر کی سنتیں

جس آدمی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں وہ انہیں فرض نماز کے فوراً بعد ادا کرسکتا ہے جیسا کہ قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے نبی ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی اور بعد میں دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کی تو نبی ﷺ نے انکار نہیں کیا۔''

[صحیح ابن خزیمة (۲/۱٦٤)' صحیح ابن حبان(٤/۸۲) 'مستدرك حاكم(۱/۲۷٤) امام ذہبی وامام حاکم رحمۃ اللہ علیہما نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دار قطنی (۱/۳۸۳۔۳۸٤)]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی فجر کی سنتیں رہ جائیں تو وہ نماز کے بعد ادا کرسکتا ہے۔

نماز مغرب سے پہلے دو رکعت

❁ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مغرب سے پہلے نماز پڑھو' مغرب سے پہلے نماز پڑھو' تیسری بار فرمایا: ''جو چاہے پڑھ لے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اسے مستقل سنت نہ بنالیں۔''

[صحیح البخاری= باب الصلوٰة قبل المغرب(۱۱۸۳)]

ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔ [مختصر قیام اللیل للمرزوی(٦٤)' امام مقریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ابن حبان میں بھی ہے۔ دیکھیں: [موارد الظمان (٦۱۷)]

کیا مقیم دو نمازیں جمع کرسکتا ہے؟

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

((صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهرَ وَالعَصرَ جَمِيعًا وَالمَغرِبَ وَالعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيرِ خَوفٍ وَّ لَا سَفَرٍ))[صحیح مسلم ' کتاب صلاة المسافرین وقصرها (۷۰۵)]

''نبی ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو خوف وسفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔''

مسلم کی دوسری حدیث میں ذکر ہے کہ آپ نے یہ نماز مدینے میں جمع کی۔ یہ صرف بیان جواز کے لئے ہے آپ کا مستقل معمول یہی تھا کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھتے تھے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقیم کے لئے جمع کا طریقہ

بعض لوگ نماز کو بارش وغیرہ میں جمع کرتے ہیں لیکن انکا طریقہ کار درست نہیں ہوتا وہ مغرب کے ساتھ ہی عشاء اور ظہر کے ساتھ ہی عصر پڑھ لیے ہیں حالانکہ مقیم آدمی کو چاہے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب کو اس کے آخری وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھے۔

❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں [كتاب مواقيت الصلوٰة باب تاخير الظهر الى العصر (٥٤٣)] قائم کر کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ))[صحيح البخارى (٥٤٣)]

''نبی ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعات جمع کر کے پڑھیں۔''

یعنی ظہر وعصر' مغرب اور عشاء۔''

اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ظہر کو عصر تک تاخیر کر لیں تا کہ نماز جمع بھی ہو جائے اور اپنے اپنے وقت میں بھی ادا ہو جائے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو مفصل ذکر کیا ہے جس میں اس کی کیفیت مذکور ہے۔

❁ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَ عَجَّلَ الْعَصرَ وَ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَ عَجَّلَ الْعِشَاءَ))[سنن النسائى(٥٨٨)]

''میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں آٹھ اور سات رکعات اکٹھی پڑھیں۔ آپ نے ظہر کو لیٹ کیا اور عصر کو جلدی اور مغرب کو لیٹ کیا اور عشاء کو جلدی کیا۔''

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ [كتاب المواقيت] میں اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے: ((اَلْوَقْتُ الَّذِىْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ))'' اس وقت کا بیان جس میں مقیم آدمی نماز جمع کرے گا۔'' نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں[المنسد المستخرج علی صحیح الامام مسلم(۲/۲۹۶/۱۵۹۱)]

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اگر کبھی بوقت ضرورت مقیم آدمی نماز کو جمع کرنا چاہے تو اسے ظہر کو آخری وقت میں اور عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب کو آخری وقت میں اور عشاء کو اول وقت میں پڑھنا چاہئے۔

مسافر کیلئے جمع کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے مسافر آدمی کو دو سہولتیں دی ہیں:

① ..... نماز قصر کرنا۔ ② ..... دو نمازوں کو جمع کرنا۔

مسافر اگر پوری نماز پڑھ لے تو پھر بھی درست ہے البتہ قصر افضل ہے۔'' [سنن النسائی(۱۴۵۵)' دار قطنی (۱۶۷/۲)] مسافر آدمی اگر زوال شمس کے بعد سفر کرے تو ظہر کے وقت میں ساتھ ہی عصر پڑھ سکتا ہے اسی طرح مغرب کے وقت میں عشاء اور اگر زوال شمس سے پہلے سفر کرے تو ظہر کو لیٹ کرے اور عصر کو اول وقت میں اسی طرح مغرب وعشاء کو جمع کرے۔

[سنن ابی داؤد = کتاب الصلوۃ ۔ باب الجمع بین الصلاتین(۱۲۲۰۔۱۲۰۸)' بیھقی(۱۶۲/۳/۱۳۳)' دارقطنی(۳۹۳/۱)' بلوغ المرام= باب صلوۃ المسافر والمریض(۴۶۲)' جامع ترمذی =ابواب الصلوۃ باب فی الجمع بین الصلاتین (۵۵۳)' سبل السلام (۶۲۰/۲)' المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم(۲/۲۹۴۔۱۵۸۶)]

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی نماز نہیں

کئی لوگ فرض جماعت کے قیام کے وقت بھی سنتیں پڑھتے رہتے ہیں بالخصوص فجر کی نماز کے وقت حالانکہ جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ))

[صحیح مسلم' کتاب المسافرین(۷۱۰'شرح السنۃ(۸۰۳)]

''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح عبداللہ بن مالک بن بحسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور صبح کی نماز کی اقامت کہہ دی گئی تھی' وہ دو رکعتیں پڑھ رہا تھا آپ نے اس کے ساتھ کوئی بات کی جسے ہم نہیں سمجھ سکے ہم نے کہا: ''تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا؟'' اس نے کہا' آپ نے فرمایا: ''کیا صبح کی چار رکعت ہیں؟'' یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے۔

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((كُنْتُ أُصَلِّي وَأَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الإِقَامَةِ فَجَذَ بَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا)) [مسند الطيالسي ٢٧٣٢، ٢/٣٥٨)]

''میں نماز پڑھ رہا تھا مؤذن نے اقامت شروع کر دی تو نبی ﷺ نے مجھے کھینچ لیا اور فرمایا: ''کیا تو صبح کی چار رکعت پڑھتا ہے؟''

یہ حدیث ابن حبان اور ابن خزیمہ وغیرہما میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو: [اعلام اهل الصعر باحكام ركعتى الفجر للمحدث الشهير ابى الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادى ص: ١٢٤]

12 رکعات سنن کی فضیلت

- ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ))

[جامع الترمذى' كتاب الصلاة(٤١٥) ' بحواله مشكوة المصابيح(١١٥٩)]

''جس نے دن رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا' چار رکعات ظہر سے پہلے اور دو اس کے بعد' دو رکعت مغرب کے بعد' دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔''

یہی حدیث [صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل السنن الرتبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل الفرائض و بعدهن (۷۲۸)] میں بھی موجود ہے۔

نفل ادا کرنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز

❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَ لَهُم فَرِيضَةٌ))

[دارقطنی' کتاب الصلاة باب ذکر صلاة المفترض خلف المتنفل (۱۰۶۳) عبد الرزاق ۸/۲' البیهقی ۸۶/۳]

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم کی طرف چلے جاتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے یہ معاذ رضی اللہ عنہ کیلئے نفل ہوتی اور ان کی قوم کے لئے فرض ہوتی۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بطن نخل (مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام) میں حالت خوف کے اندر ظہر کی نماز لوگوں کو پڑھائی تھی۔ آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا' پھر دوسرا گروہ آیا انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

[دارقطنی(۱۸۶/۱)' سنن النسائی (۱۷۸/۱)' بیهقی(۲۵۹/۳)' سنن ابی داود (۱۲۴۸)] اس کی سند میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہونے کے باوجود مدلس ہیں اور عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں سننے کی صراحت نہیں کی۔

یہ روایت بطور تائید نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسافر تھے آپ نے پہلے جو جماعت کرائی وہ آپ کے فرض تھے اور دوسری جماعت کو جو نماز پڑھائی وہ آپ کے نفل تھے اور پچھلوں کے فرض۔ معلوم ہوا کہ اگر امام نفل پڑھ رہا ہو تو مقتدی پیچھے فرض پڑھ سکتا ہے۔

قنوت نازلہ کی دعائیں

❁ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کریں۔

۱ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَ أَلِّفْ بَیْنَ قُلُوبِھِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّھِمْ ، اَللّٰھُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَھْلِ الْكِتَابِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَ یُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ یُقَاتِلُوْنَ أَوْلِیَاءَكَ ، اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِھِمْ وَ زَلْزِلْ أَقْدَامَھُمْ وَ أَنْزِلْ بِھِمْ بَاسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ))[مسند احمد ۱۳۷/۳]

''اے اللہ! ہم سب مومن و مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے' ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی اصلاح کر دے اور ان کی اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف مدد فرما' اے اللہ! اہل کتاب کے ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں' اے اللہ! ان کے کلمات میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرم قوم سے پھیرتا نہیں۔''

۲ ((اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ)) [رواہ احمد وابوداؤد]

''اے اللہ! ہم تجھی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

۳ ((اَللّٰھُمَّ اكْفِنَا ھُمْ بِمَا شِئْتَ))[رواہ مسلم] وَكَیْفَ یَشَاءُ

''اے اللہ! جس طریقے سے تو چاہے ہمیں ان سے کافی ہو جا۔''

۴ ((اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ . اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ))[متفق علیہ]

''کتاب اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے اللہ! کافر جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔''

۵ ((اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا)) [رواہ احمد]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہمارے عیب ڈھانپ دے اور ہمارے خوف وخطرات سے ہمیں امن دے۔''

۞ ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ لَكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ))[البیھقی ۲/۲۱۰-۲۱۱]

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' اے اللہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیری ثناء بیان کرتے ہیں اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے علیحدہ ہوتے اور اسے چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔''

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَوِيُّ وَنَحْنُ الضُّعَفَآءُ وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ نَشْكُوْ اِلَيْكَ ضُعْفَ قُوَّتِنَا وَقِلَّةَ حِيْلَتِنَا وَهَوَانَنَا عَلَى النَّاسِ))

''اے اللہ! تو طاقت والا اور ہم کمزور ہیں' تو دولت والا اور ہم فقیر ہیں۔ لوگوں میں اپنی رسوائی تدبیر کی کمی اور اپنی طاقت کی کمزوری کی شکایت ہم تیرے ہاں کرتے ہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِيْنَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَانْصُرْهُمْ بِجُنُوْدِ الْمَلَائِكَةِ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصْرَ الْمُقْتَدِرِ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ كَنَصْرِ يَوْمِ بَدْرٍ' اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ وَاحْفَظْهُمْ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَهُمْ وَسَدِّدْ رَمْيَهُمْ وَاَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ' اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ يَمِيْنِهِمْ وَعَنْ شِمَالِهِمْ وَمِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْجُلِهِمْ ' اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُمْ بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ »

''اے اللہ! مجاہدین کی مدد جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ فرما اور ان کی مدد فرشتوں کی افواج سے بھی فرما- الٰہی! اقتدار والے کی مدد جیسی ان کی مدد فرما- (اور تجھ سے بڑھ کر کوئی صاحب اقتدار نہیں) اللہ! بدر والے دن جیسی ان کی مدد فرما- ان کی مدد بھی کر اور انہیں محفوظ بھی رکھ- اے اللہ! انہیں ثابت قدم رکھ' ان کے نشانے ٹھکانے پر لگا اور ان کے دلوں میں اطمینان وسکون نازل فرما- اے اللہ! انہیں سامنے سے' پیچھے سے' دائیں اور بائیں سے' اوپر اور نیچے سے محفوظ رکھیو- الٰہی! ان کی حفاظت ہر اس چیز سے فرما جس کے ساتھ تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے-''

8 « اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُمْ نَصْراً مُؤَزَّراً وَّانْصُرْهُمْ نَصْراً عَزِيْزًا وَّافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا مُبِيْناً »

''اے اللہ! ان کی بھرپور مدد فرما' ان کی وہ مدد کر جو غالب آنے والی ہو اور انہیں واضح فتح نصیب فرما-''

9 « اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ »

[متفق علیه]

''اے اللہ! ہر مصیبت کی سختی سے' ہر بدبختی کے گھیر لینے سے' ہر بری تقدیر سے اور دشمنوں کے ہم پر ہنسنے سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں-''

10 « اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدُنَا وَنَصِيْرُنَا ' بِكَ نَحُوْلُ وَبِكَ نَصُوْلُ وَبِكَ نُقَاتِلُ »

[رواه الترمذی وابوداؤد]

''اے اللہ! تو ہی ہمیں قوت دینے والا اور ہمارا مددگار ہے- تیری مدد کے ساتھ ہم جنگی حیلے کرتے' دشمن پر حملہ اور لڑائی کرتے ہیں-''

« يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا مَنْ اِحْسَانُهٗ فَوْقَ كُلِّ اِحْسَانٍ يَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ' يَا مَنْ لَا يُعْجِزُهُ شَيْءٌ وَلَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ ' أَنْصُرْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا هٰؤلَآءِ وَغَيْرِهِمْ وَأَظْهِرْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَّسَلَامَةٍ عَامَّةٍ عَاجِلًا))[الأذكار للنووی ص ٣٠٥]

''قدیم زمانے سے احسان کرنے والے اللہ! اے وہ ذات کہ جس کا احسان ہر نیکی پر غالب ہے! اے دنیا و آخرت کے مالک! ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم رہنے والے! اے جلال و اکرام والے! اے وہ ذات کہ جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اس سے عظیم ہو سکتی ہے! ہمارے تمام دشمنوں پر ہماری مدد فرما- جلد پہنچنے والی تمام قسم کی عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہمیں ان پر غالب فرما-''

﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾

[الاعراف ٢٣]

''اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور نہ ہی ہم پر رحم فرمایا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے-''

﴿ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ أَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ O رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [الممتحنه ٤،٥]

''اے ہمارے رب! ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں' تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں پلٹ کر جانا ہے- اے اللہ! ہمیں کافروں کے لئے پرکھ کا ذریعہ نہ بنا اور ہمیں بخش دے- بے شک تو غالب ہے حکمت والا-''

« اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا »

[رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وابن السني والحاکم]

''اے اللہ! اپنے ڈر کا ہمیں اتنا وافر حصہ عطا کر دے جو ہمارے اور ہم سے سرزد تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت اتنی زیادہ عطا فرما کہ جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین دے دے کہ جس سے دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں۔ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں' اپنی آنکھوں اور اپنی طاقت سے فائدہ اٹھانے دے۔ اسے ہم سے ورثہ میں دے اور جو ہم پر ظلم کرتے ہیں' ہمارا غصہ اور انتقام ان پر کر دے' اور جو ہم سے دشمنی کرتے ہیں ان پر ہماری مدد فرما' ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کرنا اور دنیا کو ہمارے لئے بہت بڑا پریشانی کا سبب اور علم کے ذریعے کمائی کا سبب نہ بنا۔ ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔''

« اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا »[رواه احمد والترمذي]

''اے اللہ! تو ہمیں زیادہ کر دے' کم نہ کرنا' ہمیں معزز کر دے' رسوا نہ کرنا۔ ہمیں عطا کر دے' محروم نہ کرنا۔ ہمیں ترجیح دے' ہم پر کسی اور کو غالب کرنے میں ترجیح نہ دے' ہمیں راضی رہنے کی توفیق دے اور ہم سے تو راضی ہو جا۔''

﴿ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾

[یونس ۸۵-۸۶]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'' اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے ظلم کا نشانہ مت بنائیو اور کافروں کی قوم سے ہمیں اپنی خاص رحمت کے ساتھ نجات دیجیو۔''

(۱۰) ((اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ))[رواه أحمد]

''اے اللہ! تمام کاموں میں ہمارا انجام بہتر فرما دے۔ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دیجیو۔''

(۱۱) ﴿ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ O رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُO وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O﴾[سورہ غافر ۷-۹]

''اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے' تو --- جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستے پر چلتے ہیں انہیں بخش دے اور انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے پروردگار! انہیں بھی اور ان کے آباؤ اجداد' بیویوں اور اولاد میں سے جو اس کے لائق ہیں ان سب کو بھی اپنے ان ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل فرما کہ جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے بلا شبہ تو ہی غالب' حکمت والا ہے اور (قیامت کے دن) ان کو برائیوں (تکلیفوں) سے بچا دیجیو۔ کیونکہ اس دن کی تکلیفوں سے جسے تو نے بچا لیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

(۱۲) ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ﴾ [سورۃ الحشر ۱۰]

''اے ہمارے مالک! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم سے سبقت

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے جا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے بارے میل (کینہ) مٹ آنے دیجیو- اے ہمارے پروردگار! بے شک تو بڑی شفقت والا اور مہربان ہے-''

﴿ اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾

[متفق علیہ]

'' اے اللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا-''

﴿ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ [آل عمران ١٦]

''اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے ہیں (تیرے اوپر) لہٰذا ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے-''

﴿ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ O رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ O رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O ﴾ [آل عمران ١٩١-١٩٤]

''اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ کارخانہ بے کار نہیں بنایا- تیری ذات پاک ہے تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا- اے اللہ! جسے تو نے دوزخ میں داخل کر دیا' اسے تو نے رسوا کیا اور مشرکوں کا کوئی مددگار نہیں- اے ہمارے رب! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا (جو کہہ رہا تھا) کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے- اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں موت دے- (ہمارا حشر ان کے ساتھ ہو) ہمارے مالک! اپنے پیغمبروں کی زبانی جو تو نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے وہ ہمیں عطا کر اور ہمیں

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت والے دن رسوا نہ کرنا اس لئے کہ تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

﴿ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾

[البقرہ ۲۵۰]

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بہت زیادہ صبر عنایت فرما اور ہمیں لڑائی میں ثابت قدم رکھ اور لشکر کفار پر فتح یاب کر۔''

((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))[رواہ البخاری و مسلم]

''اے کتاب اتارنے والے! بادلوں کو چلانے والے! اور جماعتوں کو شکست دینے والے اللہ! انہیں شکست دے انہیں ہلا کر رکھ دے اور ہماری ان پر مدد فرما۔''

((اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا))[متفق علیہ]

'' اے اللہ! اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہم نہ ہدایت پا سکتے تھے نہ خیرات کر سکتے تھے اور نہ نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا آمنا سامنا دشمن سے ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمانا۔ بلاشبہ دشمن ہم پر چڑھ دوڑے ہیں اور ہم نے ان کے کفر و استبداد کا انکار کیا ہے اگر وہ اس کا ارادہ رکھیں تو۔''

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾ [البقرہ-۲۸۷]

''اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول گئے ہوں یا ہم نے خطا کی ہو تو اس پر ہمارا مؤاخذہ نہ کیجیو۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کریم! جیسا تو نے پہلے لوگوں پر بھاری بوجھ ڈالا تھا' ویسا بوجھ ہم پر مت ڈالیو اور جس چیز کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوائیو۔ ہمیں معاف کر دے' ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا حامی و مددگار ہے۔ کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما۔''

۲۵ ﴿ ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنَا إِلٰى أَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) [رواه ابو داؤد و ابن حبان]

''اے اللہ! ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ ایک لحظہ بھی ہمیں اپنی جانوں کے سپرد نہ فرما۔ اور ہمارے تمام معاملات درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

۲۶ ﴿ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)) [رواه مسلم]

''اے اللہ! ہم آپ سے ہدایت' تقویٰ' پاکدامنی اور غنائے نفس کا سوال کرتے ہیں۔''

﴿ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ' سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ' لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ' عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ)) [رواه ابن السني]

'' معزز اور بردبار اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں۔ عرش عظیم کا مالک اور ساتوں آسمانوں کا رب' اللہ پاک ہے۔ اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ثناء بڑی شان والی ہے اور تیری پناہ بہت معزز ہے۔''

۲۷ ﴿ ((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا))

[رواه ابن السني]

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے اور جب تو چاہے تو غم کو آسان فرما دے۔''

﴿ ((اَللّٰهُمَّ انْجِزْ لَنَا مَا وَعَدْتَنَا' اَللّٰهُمَّ آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا)) [رواه مسلم]

''اے اللہ! ہم سے تو نے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے پورا فرما۔ اے اللہ! ہم سے تو نے جو وعدہ کر رکھا ہے اسے ہمیں عطا فرما۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَقُلُوْبُنَا وَقُلُوْبُهُمْ بِيَدِكَ وَإِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ))

''اے اللہ! تو ہمارا بھی رب ہے اوران (کفار) کا بھی رب ہے- ان کے اور ہمارے دل تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اوران پر تو ہی غالب آ سکتا ہے-''

❁ ((اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِالْإِسْلَامِ رَاقِدِيْنَ وَلَا تُشْمِتْ بِنَا عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا' اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍ خَزَائِنُهٗ بِيَدِكَ))

[رواه الحاكم]

''اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما کہ ہم اسلام سے (مبادا) غفلت برتنے والے ہو جائیں- کسی دشمن اور حاسد کی تکلیف سے خوش ہونے والا ہمیں نہ بنا- اے اللہ! ہم پر بھلائی تجھ سے مانگتے ہیں کہ جس کہ خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہم ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہے-''

❁ اَللّٰهُمَّ إِنَّا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُالذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ' فَاغْفِرْلَنَا مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ- [متفق عليه]

''اے اللہ! بلاشبہ ہم نے اپنے آپ پر بہت زیادہ ظلم کرلیا ہے اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا- ہمیں! اپنی جناب سے مغفرت عطا کرتے ہوئے بخش دے اور ہم پر رحم فرما' بے شک تو ہی بخشنے والا' نہایت مہربان ہے-''

❁ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَأَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ-[صحيح مسلم]

''اے اللہ! تیری نعمت کے زوال سے' تیری درگزر کے پھر جانے سے' تیری اچانک سزا سے اور تیرے تمام غصے سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں-''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31 ❁ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاهْدِنَا وَعَافِنَا وَارْزُقْنَا۔ [صحیح مسلم]

''اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہم سے در گزر فرما اور ہمیں رزق عطا کر۔''

❁ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ۔ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لَنَا مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رَشَداً۔

[مسند احمد، سنن ابن ماجه، الحاكم]

''اے اللہ! ہم آپ سے تمام کی تمام بھلائیاں طلب کرتے ہیں، جلدی والی بھی اور دیر والی بھی، وہ بھی کہ جو ہمارے علم میں آ چکی ہیں اور وہ بھی کہ جنہیں ہم نہیں جانتے۔ ہم آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور ہر اس قول و عمل کی توفیق بھی مانگتے ہیں جو اس جنت کے قریب کر دے۔ ہم آپ سے جہنم کی پناہ مانگتے ہیں اور ہر اس قول و عمل سے پناہ چاہتے ہیں جو اس کے قریب کر دے۔ اے اللہ! جس بہتر کام کا تو نے ہمارے لیے فیصلہ کر لیا ہے ہم اس کا تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس کا انجام درست فرما دے۔''

32 ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ﴾[سورة آل عمران:١٤٧]

''ہمارے مالک! ہمارے گناہ بخش دے اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں (وہ بھی بخش دے) اور ہمارے پاؤں جما دے اور کافروں پر ہمیں فتح عطا فرما۔''

[وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ]

وتر کی تعداد

❁ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ))

[سنن النسائی (۱۷۱۰۔۱۷۰۹)، سنن ابی داؤد (۱۴۲۲)، ابن ماجة (۱۱۹۰)]

''وتر حق ہے جو چاہے سات وتر پڑھے اور جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر ادا کرے۔''

قنوت وتر

۞ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ ، وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ ، وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ ، وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لَا یُقْضٰی عَلَیْكَ ، وَ إِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ ، وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ))[سنن ابی داؤد(۱۴۲۵۔۱۴۲۶)، سنن النسائی (۲۴۸/۳)]

''اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ان میں مجھے (بھی) ہدایت دے اور جن کو تو نے معافی دی ہے مجھے بھی ان میں معافی دے اور جن کی تو نے ذمہ داری لی ہے ان میں میرا بھی ذمہ دار بن جا اور جو تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت ڈال دے اور جو تو نے فیصلہ کر رکھا ہے اس کی تکلیف سے مجھے بچا، بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جس سے تو دوستی لگا لے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کو تو دشمن بنا لے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب! تو برکت والا بلند و بالا ہے۔''

(بیہقی (۲۰۹/۲) میں ((لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ)) کے بعد ((وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ)) کے الفاظ وارد ہیں۔

۞ نیز بیہقی میں ہے کہ یہ دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ میں پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ))

[سنن ابی داؤد (۱۴۲۷)، ابن ماجة (۱۱۷۹)، ارواء الغلیل ۱۷۵/۲)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس کا ترجمہ سجدے کی دعاؤں میں گزر چکا ہے۔

❁ جب وتر سے سلام پھیریں تو تین مرتبہ کہیں: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))''پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزگی والا۔'' [سنن النسائی (۳/۲۴۴) ' سنن ابی داؤد(۱۴۳۰) نیز تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔(دار قطنی(۲/۳۰)]

امام کی اقتداء

نماز میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنے کا حکم ہے جس کی تاکید بہت سی احادیث میں موجود ہے۔

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ وَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَ لَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَ لَا بِا لِإِنْصِرَافِ فَإِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَ مِنْ خَلْفِي))

[صحيح مسلم ' كتاب الصلاة ' باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود او نحوها(٤٢٦)' بحواله مشكوٰة باب ما على المامو(١١٣٧)]

''رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر اپنا چہرہ ہماری طرف کر کے فرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ میں تمہارا امام ہوں' تم مجھ سے رکوع میں پہل نہ کرو' نہ سجدہ میں' نہ قیام میں اور نہ سلام پھیرنے میں کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔''

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَ لَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَسْجُدُوْا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یَسْجُدَ ، وَ اِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَ اِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ))

[سنن ابی داؤد ' کتاب الصلوۃ (٦٠٣)' مسند احمد ١/٣٤١' البیھقی ٣/١٩٣]

''امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور تم تکبیر نہ کہو یہاں تک کہ وہ تکبیر کہے اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور تم رکوع نہ کرو یہاں تک کہ وہ رکوع کرے اور جب وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم سجدہ نہ کرو یہاں تک کہ وہ سجدہ کرے اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ))

[صحیح البخاری (٨١١)' صحیح مسلم (٣٧٤)' بحوالہ مشکوۃ (١١٣٦)]

''ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه)) کہتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی اپنی پشت اتنی دیر تک نہیں جھکاتا تھا حتی کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ لیتے۔''

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ))[صحیح البخاری (٦٩١)' صحیح مسم(٤٢٧)' بحوالہ مشکوٰۃ ١١٤]

''کیا وہ آدمی ڈرتا نہیں جو امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے کہ کہیں اللہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے نہ بدل دے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی کو نہ امام سے پہل کرنی چاہے اور نہ ہی امام کے ساتھ چلنا چاہئے بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکے تو مقتدی اس کے بعد تکبیر کہے اسی طرح جب امام رکوع میں جھک جائے تو پھر مقتدی رکوع میں جائے جب امام سجدے میں چلا جائے تو مقتدی پھر سجدے میں جائے۔ امام جب ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہہ دے تو مقتدی ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد)) کہے جب امام سر سجدے میں رکھے تو پھر مقتدی سجدے کیلئے جھکنا شروع کرے حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ مقتدی نہ امام سے پہل کرسکتا ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ جھکے بلکہ امام کے بعد وہ رکن ادا کرنا شروع کرے اور متابعت کرے یعنی پیچھے لگے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (رسول اکرم ﷺ کی نماز (۳۸ تا ۴۳) نیز مقتدی بھی ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہہ سکتا ہے۔

Sajda Sahv

سجدہ سہو

اگر کوئی نمازی نماز کی ہیئت ترکیبی میں کمی بیشی بھول کر کر دے تو سجدہ سہو کر لے جس کے حدیث میں دو طریقے ذکر ہوئے ہیں: سلام پھیرنے سے پہلے

- آخری تشہد میں قعدہ اخیرہ میں سلام سے قبل "اللہ اکبر" کہہ کر سجدے میں جائیں' پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔
- سلام کے بعد دو سجدے کریں پھر سلام پھیر دیں۔ حدیث میں کئی مقامات پر نبی ﷺ کے سجدہ سہو کا ذکر ملتا ہے۔

1. اگر رکعات کی تعداد میں شک واقع ہو تو شک کو چھوڑ کر یقین پر بنیاد رکھیں یعنی اگر یہ شک ہے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنیاد رکھیں اور ایک رکعت ادا کر لیں' پھر سلام سے پہلے دو سہو کے سجدے کریں۔ [صحیح مسلم= کتاب المساجد۔ باب السهو فی الصلاة و السجودله (۵۷۱)]
2. اگر سہواً قعدہ اولیٰ ترک ہو گیا اور نمازی تشہد بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گیا تو پھر بھی سلام سے قبل دو سہو کے سجدے کر لیں۔

[صحیح البخاری =صفة الصلوة ۔ باب من لم یرالتشهد الاول واجبا (۸۲۹۔۸۳۰)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3 اگر کوئی چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے اور بعد میں پتہ چلے کہ نماز کم پڑھی گئی ہے خواہ اس دوران کچھ گفتگو بھی ہوگئی ہو تو وہ ایک رکعت جو رہ گئی تھی پڑھ کر سلام پھیر دے پھر سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے۔

[صحیح مسلم= کتاب المساجد۔ باب السهو فی الصلاة(٥٧٤)]

4 اگر نماز چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھ چکا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ پانچ رکعات ادا ہوگئی ہیں تو سلام کے بعد دو سہو کے سجدے کر لے۔

[صحیح البخاری= کتاب الصلوٰة ۔ باب التوجه نحو القبلة(٤٠١)، صحیح مسلم = باب السهو فی الصلوة (٥٧٢)]

5 اگر ان سے ہٹ کر کوئی اور صورت واقع ہو جائے تو سجدہ سہو کی دونوں صورتوں میں سے جس پر چاہے عمل کر لے۔[نیل الاوطار(١٢٨/٣)]

عورت اور مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں

نبی کریم ﷺ نے جو نماز کی کیفیت و ہیئت بیان فرمائی ہے اس کی ادائیگی میں مرد و عورت برابر ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِى أُصَلِّىْ))

[صحیح البخاری، کتاب الأذان باب الأذان للمسافرین إذا کانوا جماعة ٦٣١، شرح السنة ٢٩٦/٢]

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

یاد رکھیں کہ تکبیر تحریمہ سے سلام تک مردوں اور عورتوں کی نماز کی ہیئت ایک جیسی ہے سب کے لئے تکبیر تحریمہ، قیام، ہاتھوں کا باندھنا، دعاء استفتاح پڑھنا، سورۃ فاتحہ، آمین، اس کے بعد کوئی اور سورت پھر رفع الیدین، رکوع قیام ثانی رفع الیدین، سجدہ، جلسۂ استراحت، قعدہ اولیٰ، تشہد، رفع سبابہ، قعدہ اخیرہ، تورک، درود پاک اور اس کے بعد دعا، سلام اور ہر مقام پر پڑھی جانے والی مخصوص دعائیں سب ایک جیسی ہی ہیں عام طور پر حنفی علماء کی کتابوں میں جو مردوں اور عورتوں

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز کا فرق بیان کیا جاتا ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں صرف کندھوں تک' مرد حالت قیام میں زیر ناف ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینہ پر' حالت سجدہ میں مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکالیں۔ یہ کسی بھی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔

❁ چنانچہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذِهِ السُّنَّةَ تَشْتَرِكُ فِيهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَ لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا فِيهَا وَ كَذَا لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ ' رُوِيَ عَنِ الحَنَفِيَّةِ أَنَّ الرَجُلَ يَرْفَعُ إِلَى الْأُذُنَيْنِ وَالْمَرْأَةُ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ لأَنَّهُ اَسْتَرُلَهَا وَ لَا دَلِيْلَ عَلٰى ذٰلِكَ كَمَا عَرَفْتَ)) [نيل الاوطار ۱۹۸/۲]

''اور جان لیجئے کہ یہ رفع یدین ایسی سنت ہے جس میں مرد اور عوتیں دونوں شریک ہیں اور ایسی کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی جو ان دونوں کے درمیان اس کے بارے میں فرق پر دلالت کرتی ہو اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ملتی ہے جو مرد اور عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار پر دلالت کرتی ہو۔ احناف سے مروی ہے کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور عورت کندھوں تک کیونکہ یہ اس کے لئے زیادہ ساتر ہے لیکن اس کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل شرعی موجود نہیں۔''

❁ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں:

((لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ الْمَرْأَةِ))

[فتح الباری ۲۲۲/۲' عون المعبود ۲۶۳/۱]

''مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں۔''

❁ مردوں اور عورتوں کے حالت قیام میں یکساں طور پر حکم ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو سینے پر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھیں خاص طور پر عورتوں کے لئے علیحدہ حکم دینا کہ وہ ہی صرف سینے پر ہاتھ باندھیں اور مرد ناف کے نیچے باندھیں اس کے لئے کوئی صحیح حدیث موجود نہیں۔

محدث عصر علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَضْعُهُمَا عَلَى الصَّدْرِ الَّذِيْ ثَبَتَ فِيْ السُّنَّةِ وَ خِلَافُهُ إِمَّا ضَعِيْفٌ أَوْ لَا أَصْلَ لَهُ))[صفة صلاة النبی ﷺ/۸۸] .

''سینے پر ہاتھ باندھنا' سنت سے ثابت ہے اور اس کے خلاف جو عمل ہے وہ یا تو ضعیف ہے یا پھر بے اصل ہے۔''

❁ حالت سجدہ میں مردوں کا اپنی رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا اور عورتوں کا سمٹ کر سجدہ کرنا یہ حنفی علماء کے نزدیک ایک مرسل حدیث کی بنیاد پر ہے جس میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں' آپ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورتوں کا حکم اس بارے میں مردوں جیسا نہیں۔'' علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' مُرْسَلٌ لَا حُجَّةَ فِيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ فِيْ الْمَرَاسِيْلِ ''

[عن يزيد بن ابی حبيب صفة صلاة النبی ﷺ/۸۹]

''روایت مرسل ہے جو قابل حجت نہیں' امام ابوداؤد نے اسے مراسیل میں یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔'' (مگر یہ روایت منقطع ہے اور اس کی سند میں موجود ایک راوی ''سالم'' محدثین کے نزدیک متروک بھی ہے' علامہ ابن الترکمانی حنفی نے '' اَلْجَوْهَرُ النَّقِيُّ عَلَى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِي '' ۲/۲۲۳ پر تفصیل سے اس روات کے بارے میں لکھا ہے۔''

❁ اس بارے میں ایک اور روایت پیش کی جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردے کا موجب ہو۔ یہ روایت السنن الکبریٰ للبیهقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲/۲۲۲۔۲۲۳ میں موجود ہے لیکن اس روایت کے متعلق خود امام بیہقی نے صراحت کر دی ہے کہ اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اثر یہ بھی پیش کی جاتا ہے کہ:

((إِنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ)) [مسائل احمد لابنه عبد الله /۷۱]

''وہ اپنی عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ نماز میں چار زانوں بیٹھیں۔''

مگر اس کی سند میں عبداللہ بن عمر العمری ''ضعیف'' راوی ہے۔ [تقریب :۱۸۲]

پس معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں عورتوں کے سجدہ کرنے کا مروج طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں مگر اس طریقہ کے خلاف رسول اللہ ﷺ کے متعدد ارشاد مروی ہیں' چند ایک یہاں نقل کئے جاتے ہیں:

i۔ ((لا يَسْبُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْسِبَاطَ الْكَلْبِ))

[مسلم' كتاب الصلاة ٤٩٣' مسند احمد ۳/۱۷۷' ۱۷۹]

''تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے دونوں بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

ii۔ ((اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَ لَا يَسْبُطُ اَحَدُكُم ذِرَاعَيْهِ إِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ))

[بخاری ۸۲۲' مشکوٰۃ ۸۸۸]

''سجدہ اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی بھی حالت سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

غرض نماز کے اندر ایسے کاموں سے روکا گیا ہے جو جانوروں کی طرح کے ہوں۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''نبی ﷺ نے نماز میں حیوانات سے مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ اس طرح بیٹھنا جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے یا لومڑ کی طرح ادھر ادھر دیکھنا یا جنگلی جانوروں کی طرح افتراش یا کتے کی طرح اقعاء' کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا یا سلام کے وقت شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھانا یہ سب افعال منع ہیں۔'' [زاد المعاد ۱/۱۱۶]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ثابت ہوا کہ سجدہ کا اصل مسنون طریقہ وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا تھا اور وہ کتب احادیث میں یوں مروی ہے:

۞ ((إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا))

[بخاری مع فتح الباری ۲/ ۳۰۱' ابو داؤد مع عون ۱/ ۳۳۹' شرح السنة (۵۵۷) بیهقی ۲/ ۱۱۶]

''جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر نہ بچھاتے اور نہ ہی اپنے پہلوؤں سے ملاتے تھے۔''

1. قرآن مجید میں جس مقام پر نماز کا حکم وارد ہوا ہے اس میں سے کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے مردوں اور عورتوں کے طریقہ نماز میں فرق بیان نہیں فرمایا۔
2. دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی کسی صحیح حدیث میں ہیئت نماز کا فرق مروی نہیں۔
3. تیسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت سے جملہ اُمہات المؤمنین' صحابیات رضی اللہ عنہن اور احادیث نبویہ پر عمل کرنے والی خواتین کا طریقہ نماز وہی رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہوتا تھا چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح اُم درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے:

((إِنَّهَا كَانَتْ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَ كَانَتْ فَقِيهَةً))

[تاریخ صغیر للبخاری ۹۰]

''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہ تھیں۔''

4. چوتھی بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم عام ہے:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي))[بخاری]

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اس حکم کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

5. پانچویں بات یہ ہے کہ سلف صالحین یعنی خلفائے راشدین' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' تابعین' تبع تابعین محدثین اور صلحائے امت رحمۃ اللہ علیہم میں سے کوئی ایسا مرد نہیں جو دلیل کے ساتھ یہ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعویٰ کرتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق کیا ہو۔

بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام ابراہیم نخعی سے بسند صحیح مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

((تقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِيْ الصَّلَاةِ كَمَايَقْعُدُ الرَّجُلُ)) [مصنف ابن ابی شیبة ۲۴۲/۱]

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔''

جن علماء نے عورتوں کا نماز میں تکبیر کے لئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا' قیام میں ہاتھ سینہ پر باندھنا اور سجدہ میں زمین کے ساتھ چپک جانا موجب ستر بتایا ہے وہ دراصل قیاس فاسد کی بنا پر ہے کیونکہ جب اس کے متعلق قرآن وسنت خاموش ہیں تو کسی عالم کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی من مانی کر کے ازخود دین میں اضافہ کرے' البتہ نماز کی کیفیت وہئیت کے علاوہ چند چیزیں مرد وعورت کی نماز میں مختلف ہیں۔

❁ عورتوں کے لئے اوڑھنی اوپر لیکر نماز پڑھنا حتی کہ اپنی ایڑیوں کو بھی ڈھانکنا ضروری ہے' اس کے بغیر بالغہ عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ))

[ابن ماجة ۲۱۵/۱' ابو داؤد (٦٤١)' مسند احمد ۱۵۰/٦' ۲۱۸' ۲۵۹]

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا۔''

لیکن مردوں کے لئے کپڑا ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے کیونکہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ:

((مَا اَسْفَلَ مِنَ الإِزَارِ مِنَ الكَعْبَيْنِ فِيْ النَّارِ))

''کپڑے کے ٹخنے سے نیچے ہونا باعث آگ ہے۔

❁ عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو انکے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہو جائے' مردوں کی طرح آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے '' المصنف '' اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے :

((عنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فَتَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِيْ الصَّف))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔''

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آتا ہے کہ:

((اَنَّهَا أَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسْطَهُنَّ))

''انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔''

(مزید تفصیل کے لئے عون المعبود ۲/۲۱۲ ملاحظہ فرمائیں)

- امام جب نماز میں بھول جائے تو اسے متنبہ کرنے کے لئے مرد ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہے اور عورت تالی بجائے'' جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ))

[بخاری ۲/۶۰' مسلم ۲/۲۷' ابو داؤد ۹۳۹' ابن ماجة ۱/۳۲۹' نسائی ۳/۱۱' مسند احمد ۲/۲۶۱' ۳۱۷' ۳/۳۴۸]

''مردوں کے لئے '' سبحان اللّٰہ'' اور عورتوں کے لئے تالی ہے۔''

- مرد کو نماز کسی صورت میں بھی معاف نہیں لیکن عورت کو حالت حیض میں فوت شدہ نماز کی قضاء نہیں ہوتی' جیسا کہ بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' دارمی اور مسند احمد میں موجود ہے۔

- اسی طرح عورتوں کی سب سے آخری صف مردوں کی پہلی صف سے بہتر ہوتی ہے۔ مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور مسند احمد ۲/۴۸۵' ۳/۳' ۱۶ میں حدیث موجود ہے۔

نماز جمعہ کے مسائل

- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾

[الجمعة ۹/۶۲]

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کیلئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ آؤ اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

- سب دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے۔[مسلم: ۸۵٤]
- سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑنے والے کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتا ہے۔

[ابوداؤد ۱۰۵۲، ابن خزیمہ ۱۸۵۷۔۱۸۵۸، ابن حبان ۵۵۳۔۵۵٤]

- مریض، عورت، نابالغ لڑکے اور غلام کے سوا ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔

[ابو داؤد ۱۰۶۷، حاکم ۱/۲۸۸، نصب الرایہ ۲/۱۹۹]

- جمعہ والے دن غسل کا حکم ہے۔[بخاری ۸۹٤، مسلم ۸٤٤]
- جمعہ والے دن تیل اور خوشبو لگائیں اور مسواک کریں۔[بخاری ۸۸۰۔۸۸۳]
- جمعہ والے دن جو اچھا لباس میسر ہو، پہن لیں۔[بخاری ۸۸۶]
- جو شخص جمعہ والے دن اچھی طرح غسل کرے، پیدل چل کر مسجد جائے اور امام کے قریب ہو کر توجہ سے خطبہ سنے اور کوئی لغو بات نہ کہے تو اسکے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور اسکی راتوں کے قیام کا ثواب مل جاتا ہے۔[ابو داؤد ۳٤۵، ترمذی ۳۵۶، نسائی ۱۳۹۷]
- جو شخص غسل کر کے پہلے آ گیا اسے اللہ کی راہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے، دوسری گھڑی میں آنے والے کو گائے کی قربانی کا، تیسری گھڑی میں آنے والے کو مینڈھا قربان کرنے کا، چوتھی گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں مرغی دینے کا اور پانچویں گھڑی میں آنے والے کو اللہ کی راہ میں انڈہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ دینے کیلئے آتا ہے تو فرشتے دفتر لپیٹ کر خطبہ سننے لگے جاتے ہیں۔[بخاری ۸۸۱]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جمعہ کی نماز گاؤں اور دیہات میں بھی ادا کرنی چاہئے۔[بخاری ۸۹۲' ابو داؤد ۱۰۶۸۔۱۰۶۹]
- اگر عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو جو شخص عید پڑھ کر نماز جمعہ کو نہ آئے اس کے لئے رخصت ہے۔[ابو داؤد ۱۰۷۰۔۱۰۷۱' نسائی ۱۵۹۳]
- نبی ﷺ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کی اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا۔[بخاری ۹۱۲۔۹۱۳]
- نماز جمعہ کی ادائیگی سے پہلے امام دو خطبے کھڑے ہو کر دے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ [مسلم ۸۶۲]
- دوران خطبہ گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے۔[ترمذی ۵۱۳]
- جمعہ والے دن مسجد میں نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنانا منع ہے۔ [ابو داؤد ۱۰۷۹' نسائی ۸۱۳]
- خطبہ خاموشی سے سننا چاہئے۔[بخاری ۹۳۴' مسلم ۸۵۱]
- خطبہ جمعہ (عام خطبوں کی نسبت) چھوٹا اور نماز (عام نمازوں سے) لمبی ہونی چاہئے۔[مسلم ۹۶۹]
- خطبہ جمعہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے۔[بخاری ۹۳۲]
- جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔[مسلم ۶۱۔۸۷۷]
- جمعہ کی نماز میں مسنون قرأت کا ذکر پہلے گزر چکے ہے۔
- جمعہ سے پہلے نوافل جتنے آسانی سے پڑھ سکتے ہوں' پڑھ لیں۔[مسلم ۸۵۷]
- جمعہ سے پہلے کم از کم دو رکعتیں ضرور پڑھ لیں کیونکہ دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا درست نہیں اگر دوران خطبہ آئیں تو پھر بھی ہلکی سی دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں۔[بخاری (۹۳۰'۹۴۱)]
- جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں۔[ابو داؤد ۱۱۳۱' ابن ماجہ ۱۱۳۴]
- جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔[بخاری ۹۳۷' ابو داؤد ۱۲۵۲]

مزید تفصیل کیلئے دیکھیں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد اول' صفحہ: ۲۰۳ تا ۲۰۵۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ جمعہ والے دن درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھیں۔

[ابو داؤد ۱۰۴۷' ابن ماجه ۱۰۵۸' ابن حبان ۵۵۰' موارد]

❁ جمعہ والے دن سورۃ الکھف کی تلاوت کریں۔

[ارواء الغلیل ۲۲۶' بیهقی ۲۴۹/۳' المستدرك ۵۶۴/۱]

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ

❁ جب کوئی مسلمان مؤحد فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

❁ چالیس مؤحدین جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو' جنازے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں انکی سفارش قبول کر لیتا ہے۔

[صحیح مسلم۔ کتاب الجنائزہ۔ باب من صلی علیه اربعون شفعوا فیه(۹۴۸)]

❁ میت کی چارپائی اس طرح رکھیں کہ میت کا سر شمال کی جانب اور پاؤں جنوب کی جانب ہوں' پھر باوضو ہو کر صف بندی کریں اور میت اگر مرد ہے تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو۔ اگر میّت عورت ہے تو اس کے وسط میں کھڑا ہو۔[سنن ابی داؤد= کتاب الجنائز(۳۱۹۴)]

❁ پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ اس کے بعد سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت پڑھیں' پھر دوسری تکبیر کہیں اور درود شریف پڑھیں پھر تیسری تکبیر کہیں اور میّت کے لئے خلوص دل سے دعا مانگیں پھر چوتھی تکبیر کہہ کر دائیں جانب سلام پھیر دیں

[مصنف عبد الرزاق (۴۸۹/۳)' المنتقی لابن جارود(۵۴۰)' سنن النسائی= کتاب الجنائز(۱۹۸۸)]

❁ نماز جنازہ سری بھی پڑھ سکتے ہیں اور جہری بھی ۔[مستدرك حاکم (۳۶۰/۱)' البهقی (۳۹/۴-۴۰)' سنن النسائی(۲۸۰/۱)] دیکھئے: آپ کے مسائل اور ان کا حل: (ج۱ ص۲۴۴ تا ۲۴۶)

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز جنازہ کی دعائیں

❁ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ أُنْثَانَا ، وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَأَحْیِهِ عَلَی الْاِیْمَانِ ، وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْاِسْلَامِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ))[سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز ، باب الدعاء للمیت(۳۲۰۱)]

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، چھوٹے اور بڑے کو، مرد اور عورت کو، حاضر اور غائب کو بخشش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے ایمان پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو فوت کرے اسے اسلام پر فوت کر، اے اللہ! ہمیں اس (میت) کے اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''

❁ ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَ ارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ أَکْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهِ ، وَأَهْلًا خَیْرًا مِّنْ أَهْلِهِ ، وَ زَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ وَ فِی رِوَایَةٍ " وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ))

[صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ (۹۶۳)]

''اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمان نوازی بہترین کر اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اسے پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال اور گناہوں سے ایسے صاف کر جیسے تُو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور اسے اس کے (دنیا کے) گھر سے بہتر گھر عطا کر اور اسے اس کے (دنیا کے) اہل خانہ سے بہتر اہل عطا فرما اور اسے اس کی (دنیا کی) بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اسے جنت میں داخل کر دے اور اسے قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب سے بچا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ((اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ أَمَتِكَ ، اِحْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ ، وَ أَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ ، وَ إِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ))[مستدرك حاكم (١/٣٥٩)]

''اے اللہ! تیرا یہ بندہ اور تیری بندی کا بیٹا' تیری رحمت کا متاج ہوا اور تو اس کے عذاب سے بے پرواہ ہے اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر گناہ گار تھا تو اسے معاف کر دے۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَ عَذَابِ النَّارِ ، وَ أَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ ـ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))

[سنن ابی داود ' کتاب الجنائز ' باب االدعاء للمیت (٣٢٠٢)' ابن ماجة (١٤٩٩)]

''اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے' اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا تو وفا اور تعریف کے لائق ہے' اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔''

شہید کی نماز جنازہ

شہید کی نماز جنازہ نہ ضروری ہے اور نہ ناجائز۔ بلکہ اس کا پڑھنا بھی جائز اور نہ پڑھنا بھی۔ دونوں طرح کی روایات کتب احادیث میں موجود ہیں۔ شہداء کا جنازہ پڑھنے کے متعلق چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

❁ ((عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاٰمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أُهَاجِرُ مَعَكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيِّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ۔ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جُبَّتِهِ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ پر ایمان لے آیا..... پھر وہ شخص جنگ میں شہید ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔'' (یہ حدیث صحیح ہے اور امام نسائی کی السنن الکبریٰ (۲۰۸۰) ۱/۶۳٤ اور امام طحاوی کی شرح معانی الآثار ۱/۲۹۱، مستدرک حاکم ۳/۵۹۵-۵۹٦، بیھقی ٤/۱۵-۱٦ میں موجود ہے)

❁ ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ يَوْمَ اُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيهِ فَكَبَّرَ تِسعَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يَضَعُونَ وَ يُصَلّٰى عَلَيْهِم، وَ عَلَيْهِ مَعَهُمْ))[طحاوی ۱/۳۳۸]

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم دیا۔ پس انہیں ایک چادر میں چھپا دیا گیا۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی نو تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی، پھر دوسرے شہداء باری باری لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی بھی نماز جنازہ ادا فرمائی اور ان کے ساتھ ساتھ حمزہ رضی اللہ عنہ کی نماز بھی ادا فرماتے رہے۔''

❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں (کتاب الجنائز۔ باب الصَّلاةِ عَلَى الشَّهِيدِ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ.....)

[بخاری ۱۳٤٤، مسلم ۷/۲۷، احمد ٤/۱٤۹، طحاوی ۱/۲۹۰، دارقطنی ۱۹۷، السنن الکبری للنسائی ۱/٦۳۵ (۲۰۸۱)]

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے پس آپ نے شہداء احد پر اس طرح نماز ادا کی جس طرح آپ میت پر نماز ادا کرتے۔''

امام ابن حزم، امام احمد بن حنبل، امام ابن قیم اور علماء اہلحدیث رحمہ اللہ علیہم نے اس مسلک کو

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجح قرار دیا ہے جس کی تفصیل [تحفة الاحوذی ۲/۱۴۸' نیل الاوطار ۴/۴۸' المغنی ۳/۳۳۴] وغیرہ میں ہے۔امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے [تہذیب السنن ۴/۲۹۵] میں فرمایا ہے:

((وَالصَّوَابُ فِیْ الْمَسْأَلَةِ أَنَّهُ مُخَیَّرٌ بَیْنَ الصَّلَاةِ عَلَیْهِمْ وَ تَرْکِهَا لِمَجِیءِ الْآثَارِ بِکُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَمْرَیْنِ وَ هٰذَا اِحْدٰی الرِّوَایَاتِ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَ هِیَ الْأَلْیَقُ بِأُصُولِهٖ وَ مَذْهَبِهٖ))

''مذکورہ بالا مسئلہ میں درست بات یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے اور ترک کرنے میں اختیار ہے' اس لئے کہ ہر ایک کے متعلق آثار مروی ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت مروی ہے اور ان کے اصول و مذہب کے زیادہ مناسب ہے''

دور حاضر کے محدث علامہ ناصر الدین الالبانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے اس مسئلہ میں یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ نہ پڑھنے سے' پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ جنازہ دعا اور عبادت ہے۔

نماز تہجد

7/7 ✓ 11:30 Am Saturday

❁ نبی ﷺ سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم تہجد پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لئے اللہ کے قرب کا سبب اور برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔''

[ابن خزیمة (۱۱۳۵)' مستدرك حاكم (۱/۳۰۸)' شرح السنة (۹۲۲)]

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّی فِیْمَابَیْنَ أَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِالعِشَاءِ وَ هِیَ الَّتِیْ یَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَی الْفَجْرِ إِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ))[صحیح مسلم ۱/۲۵۴]

''رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے'

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشاء کی نماز کو لوگ ((عَتَمَة))'' اندھیرے کی نماز'' بھی کہتے تھے آپ ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔''

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ رات کو تہجد کی نماز عام طور پر (۱۱) رکعات ادا کیا کرتے تھے' نماز تہجد سے انسان کے اندر تقویٰ' پرہیز گاری اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے تہجد نفس کی مرمت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کی عادت ڈالنی چاہئے تاکہ ہماری نفسانی خواہشات کا خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور نزدیکی میسر ہو۔

نماز تراویح

رمضان المبارک کی بابرکت راتوں میں عشاء کے بعد ۱۱ رکعت کی ادائیگی کو نماز تراویح کہا جاتا ہے' حدیث میں اسے قیام رمضان' صلاۃ رمضان اور قیام اللیل وغیرہ کہا گیا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

((مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔)) [الحدیث]

'' رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور غیر رمضان میں ۱۱ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری' امام محمد شاکر' امام ابوحنیفہ' امام بیہقی' علامہ زیلعی حنفی' علامہ ابن ہمام حنفی' علامہ حسن شرنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہم نے تراویح کے بیان میں ذکر کیا ہے' جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: [مقالات ربانیہ ص: ۱۲۲ تا ۱۲۷]

❁ حضرت عمر بن خطاب نے بھی ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہم کو ۱۱ رکعت پڑھانے کا حکم دیا۔

[الموطا للمالك (۱/ ۱۱٤)' البهقى (۲/ ٤۹٦)]

❁ ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو ۱۱ رکعت تراویح ہی پڑھائی تھی۔

[ابن ابی شیبه (۲/ ۳۹۲)' تاريخ المدينة المنورة (۱/ ۷۱۳)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ ۱۱ رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔

[سنن سعید بن منصور بحواله التعلیق الحسن (۱/۳۹۲) ' الحاوی للفتاوی(۱/۳۴۹)]

❁ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" آخُذُ لِنَفْسِي فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ هُوَ الَّذِيْ جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِ النَّاسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ هِيَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَدْرِي مَنْ اَحْدَثَ هٰذَا الرُّكُوْعَ الْكَثِيْرَ "[الصلوة والتهجد ص:۲۲۸۷لعبد الحق الأشبيلي]

''تراویح کے متعلق جو بات میں اپنے لئے اختیار کرتا ہوں' وہ (۱۱) رکعت ہے جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا اور یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی اور میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ (۱۱ رکعات سے) زیادہ نماز ایجاد کی ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ اور آثار صریحہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی سنت اور عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک ۱۱ رکعت تراویح کا ہی ہے اور اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔

نماز استخارہ

جب کسی جائز کام کے کرنے کا ارادہ ہو تو ایسے موقعہ پر استخارہ کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے' اس کے بعد یہ دعا مانگے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ ، وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِي دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِي ، وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ ، وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِيْ دِيْنِي وَ مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِ)) [صحيح البخاري، كتاب التهجد (١١٦٢، ٦٣٨٢)]

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے، میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور بھلائی کو جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

استخارہ دن یا رات کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے عصر حاضر میں بعض لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار بنا لیا ہے اور یہ طریقہ ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے، لوگوں نے جگہ جگہ استخارہ کے اڈے بنا لئے ہیں حالانکہ مسنون تو یہ ہے کہ آدمی خود استخارہ کرے کسی دوسرے سے استخارہ کروانا نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ استخارہ کروانے والوں نے پھر یہ اعتقاد بنا لیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کرواؤں گا تو مجھے کوئی پکی بات مل جائے گی، جس پر عمل کر لوں گا اور وہ خواب دیکھ کر صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیں گے حالانکہ استخارہ ضرورت مند آدمی اللہ وحدہ لاشریک لہ سے خود کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور کسی جانب اس کی توجہ مبذول کر دے گا اچھے کام کے لئے استخارہ کے علاوہ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی جاری رکھنا چاہئے۔

نماز عیدین

- نماز عیدین باہر عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے یہ نماز اذان اور تکبیر کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔

[صحيح مسلم = كتاب العيدين (٨٨٨)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اسی طرح نماز عیدین کے بعد ایک خطبہ ہوتا ہے جس میں امام اللہ کے تقویٰ اور اطاعت کی ترغیب دے اور وعظ و نصیحت کرے' عورتوں کو صدقہ خیرات جیسے اُمور پر ابھارے اور جہنم سے ڈرائے۔[صحیح مسلم۔ کتاب العیدین(۸۸۵)]
- عید کا وقت نماز اشراق والا ہی ہے۔[سنن ابی داؤد۔ باب وقت الخروج الی العید(۱۱۳۵)]
- عیدگاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

[ابن ابی شیبہ(۱/۴۸۷۔۴۸۸) با ب فی التکبیر اذا خرج الی العید]

- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یوں تکبیرات کہتے:

(اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا))[فتح الباری ۲/۴۶۲' عبدالرزاق بسند صحیح]

- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یوں تکبرات کہتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَجَلُّ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ))

[ابن ابی شیبہ(۵۶۵۵)(۱/۴۹۰)]

- اس کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوں اور دو رکعت نماز عید کی نیت کر لیں پھر "اللہ اکبر" کہہ کر رفع الیدین کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھ لیں اور جس طرح عام نماز ادا کرتے ہیں اسی طرح ادا کریں فرق صرف اسی قدر ہے کہ اس نماز میں ۱۲ تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے قبل ۷ تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے قبل ۵ تکبیریں۔[سنن ابی داؤد= کتاب الجمعۃ۔ باب التکبیر فی العیدین(۱۱۴۹۔۱۱۵۲)] تفصیل کے لئے دیکھیں:(احکام العیدین' للامام الفریابی رحمۃ اللہ علیہ)
- نماز کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کرنا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر اس تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے جو رکوع سے پہلے کہتے۔[سنن ابی داؤد۔ باب رفع الیدین فی الصلوۃ (۷۲۲)' المنتقی لابن جارود(۱۷۸)' مسند احمد (۲/۱۳۴)' دارقطنی (۱/۲۸۹)] نماز عیدین میں چونکہ تکبیرات رکوع سے قبل ہیں اس لئے ان میں رفع الیدین

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا درست ٹھہرا۔عیدین کی نماز میں مسنون قرأت کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

نماز استسقاء

- جب کبھی قحط سالی ہو' بارش نہ برس رہی ہو یا مسلمانوں کو بارش کی شدید ضرورت ہو تو کسی دن پرانے کپڑے پہن کر بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر جمع ہو کر نماز استسقاء ادا کریں اور منبر بھی رکھیں۔

[سنن ابی داود۔ صلوة الاستسقاء،(١١٦٥)' الترمذی (٥٥٧)' مستدرك حاكم(١/٣٢٦)]

- امام منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے۔[سنن ابی داؤد(١١٧٣)]
- خطبہ نماز سے پہلے بھی درست ہے۔

[ابن خزیمه = جماع ابواب صلوة الاستسقاء ۔ باب الخطبةقبل صلوة الاستسقاء(١١٦٥) معرفة السنن ولاثار(١٩٩٧) ' جامع الترمذی = باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء (٥٥٧)' ابن خزیمة (١٤٠٥)]

- اوراس میں قرأت جہری ہے۔[صحیح البخاری۔ باب کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس(١٠٢٥)]
- نماز استسقاء میں چادر پلٹنا بھی صحیح احادیث میں وارد ہے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لئے نکلے جب آپ نے قبلہ رو ہو کر دعا کا ارادہ کیا تو اپنی چادر کو پلٹا۔

[صحیح البخاری= کتاب الاستسقاء۔ باب کیف حول النبی ﷺ ظهره الی الناس (١٠٢٥)' وصحیح مسلم= کتاب صلاة الاستسقاء،(٨٩٤)سنن ابی داؤد(١١٦٦)]

- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ طلب باراں کے لئے نکلے تو آپ پر سیاہ چادر تھی اوراس کا نچلا حصہ اوپر لانا چاہا تو مشکل پیش آئی تو آپ ﷺ نے اسے کندھوں پر ہی الٹ دیا۔

[سنن ابی داؤد= جماع ابواب صلوة الاستسقاء،(١١٦٤)' ابن خزیمة(١٤١٦)]

- امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادری الٹ دیں۔[مسند احمد (٤/٤١)] چادر پلٹتے وقت چادر کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈال دیں۔[سنن ابی داؤد(١١٦٣)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ پھر دعا کریں' دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اٹھائیں کہ بغلیں دکھائی دیں۔

[صحیح البخاری = کتاب الاستسقاء(۱۰۳۰)] لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ کریں۔[سنن ابی داؤد۔ باب رفع الیدین فی الاستسقاء(۱۱۶۸)' مسند احد (۲۲۳/۵)]

❁ ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔[مسلم ۸۹۵]

استسقاء کے لئے دعائیں

❁ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا))

[صحیح البخاری ، کتاب الاستسقاء(۱۰۱۳)]

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا' اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ أَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّت))

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔''

❁ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَايُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ))

[سنن ابی داؤد۔ صلاۃ الاستسقاء :۱۱۷۳' مستدرک حاکم: ۳۲۸/۱' البیھقی :۳۴۹/۳]

''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے' بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے' قیامت کے دن کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے' اے اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم فقیر و محتاج ہیں۔ ہمارے اوپر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لئے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ))

[سنن ابی داؤد' صلاۃ الإستسقاء: ۱۱۶۹' ابن خزیمۃ :۱۴۱۶' مستدرک حاکم:۳۲۷/۱]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا' ہمارے اوپر ایسی بارش نازل کر جو ہماری تشنگی بجھا دے' ہلکی پھوار بن کر' غلہ اگانے والی' نفع بخش ہو نقصان دینے والی نہ ہو جلدی آنے والی ہو نہ کہ دیر لگانے والی۔''

تحية المسجد

❁ جب بھی کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ کا اس کیلئے حکم ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھے' حضرت ابو قتادۃ السلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ' فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ))

[صحيح البخاری ' كتاب الصلوة ' باب اذا دخل المسجد فليكرع ركعتين(٤٤٤)]

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔''

❁ صحیح البخاری میں دوسرے مقام پر یوں الفاظ ہیں:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے۔''

❁ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے کون سی چیز مانع ہوئی ہے؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو اور دیگر لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ))

[صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين(٧١٤)]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب بھی تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہوتو وہ اتنی دیر تک نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت ادا کر لے۔''

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) ''(اٹھواور) دو رکعت ادا کرو۔''

بہت سارے لوگ اس مسئلہ میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں نبی کریم ﷺ کا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو جو مسجد میں آ کر بیٹھ گئے تھے کہنا کہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرو اس بات کی دلیل ہے کہ تحیۃ المسجد کا ضرور خیال رکھنا چاہئے اور دو رکعت پڑھے بغیر مسجد میں بیٹھنا نہیں چاہئے۔ (واللہ اعلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کی فضیلت

❁ ﴿ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ ﴾ [البقرة ۲:۱۵۲]

''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور مجھ سے کفر نہ کرو۔''

❁ ﴿ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ ﴾ [الأحزاب ۳۳:۳۵]

''اور وہ مرد جو اللہ کو بہت یاد کرنے والے ہیں اور یاد کرنے والی عورتوں اللہ نے ان کے لئے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

[بخاری مع الفتح: ۱۱/۲۰۸]

''اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))

[بخاری : ۱۷۱/۸ ' مسلم : ۲۰۶۱/٤ اور لفظ بخاری کے ہیں]

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں مجھے یاد کرے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کے برابر اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں۔''

نیند سے جاگنے کے اذکار

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

[بخاری مع الفتح : ۱۱۳/۱۱ ' مسلم : ۲۰۸۳/٤]

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ)) ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ))

''کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ بلندی اور عظمت والے اللہ کی مدد کے بغیر نہ (کسی چیز سے بچنے کی) طاقت ہے اور نہ (کچھ کرنے کی) قوت۔'' اے میرے رب مجھے بخش دے۔''

جو شخص رات کسی وقت جاگے اور یہ کلمات کہے اسے بخش دیا جاتا ہے اگر کوئی دعا کرے تو قبول ہوتی ہے پھر اگر اٹھ کر وضوء کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی ہے۔

[بخاری مع الفتح: ۳/۳۹ وغیرہ لفظ ابن ماجہ کے ہیں دیکھئے صحیح ابن ماجہ: ۲/۳۳۵]

۞ '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ ' وَ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَأَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ''[ترمذی: ۵/۴۷۳ صحیح الترمذی: ۳/۱۴۴]

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے میرے جسم میں عافیت دی اور میری روح مجھے واپس کی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت دی۔''

کپڑا پہننے کی دعا

۞ '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا (الثَّوْبَ) وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ.....''[ابو داؤد' ترمذی' ابن ماجہ' اور دیکھئے ارواء الغلیل: ۷/۴۷]

''سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور میری کسی طاقت اور کسی قوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔''

قضائے حاجت کے لئے داخل ہونے کی دعا

۞ [بِسْمِ اللّٰهِ] '' اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ''

[بخاری: ۱/۴۵' مسلم: ۱/۲۸۳]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(اللہ کے نام کے ساتھ) اے اللہ! میں خبیثوں اور خبیثنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

شروع میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ کی زیادتی سعید بن منصور نے بیان کی ہے دیکھئے:[فتح الباری ۱/۲۴۴]

قضائے حاجت سے نکلنے کی دعا

((غُفْرَانَكَ)) [ترمذی ابو داؤد' ابن ماجه اور دیکھئے تخریج زاد المعاد :۲/۳۸۷]

''(اے اللہ!) تیری بخشش مانگتا ہوں۔''

وضو سے پہلے ذکر

((بِسْمِ اللّٰهِ)) [ابوداؤد' ابن ماجه' احمد اور دیکھئے ارواء الغلیل :۱/۲۲]

''اللہ کے نام کے ساتھ''

وضو سے فارغ ہونے کے بعد ذکر

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ)) [مسلم:۱/۲۰۹]

''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ))

[ترمذی :۱/۷۸ اور دیکھئے صحیح الترمذی :۱/۱۸]

''اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے بہت پاک رہنے والوں میں بنا دے۔''

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ))

[عمل الیوم واللیلة نسائی ص:۱۷۳' اور دیکھئے:ارواء الغلیل:(۱/۱۳۵) اور (۲/۹۴)]

''پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

گھر سے نکلتے وقت ذکر

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[ابو داؤد : ٤/٣٢٥، ترمذی : ٥/٤٩٠، اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٣/١٥١]

''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ (کچھ کرنے کی) قوت۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ أَنْ أَضِلَّ ، أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ ، أَو أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ))

[ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجه اور دیکھئے صحیح الترمذی ٣/٥٢ اور صحیح ابن ماجه: ٢/٣٣٦]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے یا پھسل جاؤں یا مجھے پھسلایا جائے، یا میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں کسی پر جہالت کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے۔''

www.KitaboSunnat.com

گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا ، وَ عَلَى رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا))

''اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔''

''پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے'' [ابو داؤد بسند صحیح ٤/٣٢٥]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

«أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ، وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ»(۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ(۲) وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ(۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ(۴)

''میں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں مردود شیطان سے''..... ''اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام ہو''..... ''اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔''

مسجد سے نکلنے کی دعا

«بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ»

''اللہ کے نام کے ساتھ اور صلوۃ وسلام رسول اللہ ﷺ پر' اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! مجھے مردود شیطان سے بچا۔''

(دیکھئے گذشتہ حاشیہ نمبر:۱'۲'۳'۴ اور «اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» کے الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ صحيح ابن ماجه:۱/۱۶۹)

صبح وشام کے اذکار

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا: میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو

---

(۱) ابو داود ' دیکھئے صحيح الجامع رقم الحديث :۴۵۹۱

(۲) ابن السنی رقم الحدیث ۸۸ البانی نے اسے احسن کہا ہے۔

(۳) ابو داود :۱/۱۲۶ دیکھئے صحيح الجامع :۱/۵۲۸

(۴) مسلم:۱/۴۹۴' ابن ماجہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعا مروی ہے «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» البانی نے اس کے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے: صحيح ابن ماجه :۱/۱۶۹-۱۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کی نماز سے سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں اولاد اسماعیل سے چار آدمی آزاد کروں اور میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر سے سورج غروب ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ مجھے ان میں سے چار آدمی آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(ابو داؤد ۔ رقم الحدیث: ٣٦٦٧) شیخ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔صحیح ابو داؤد :٢/٦٩٨)

- جو شخص صبح کے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے شام تک جنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جو شام کو پڑھ لے صبح تک محفوظ ہو جاتا ہے۔[حاکم:١/٥٦٢] ' البانی نے صحیح الترغیب والترھیب میں اسے صحیح کہا اور اسے نسائی اور طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ طبرانی کی سند جید ہے۔
- جو شخص (قرآن مجید کی آخری تینوں سورتیں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ﴾ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھے تو یہ اسے ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہیں۔[ابو داؤد ٤/٣٢٢' ترمذی :٥/٥٦٧ اور دیکھئے صحیح الترمذی:٣/١٨٢)]
- ((أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَ أَعُوْذُبِكَ مِن شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ ، وَ سُوءِ الْكِبَرِ ، رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِيْ النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) [مسلم:٤/٢٠٨٨]

''ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب! اس دن میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر سے اور اس کے بعد والے کے شر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے، میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے میرے رب میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

جب شام ہوتو ((أَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) کی بجائے کہے ((أَمْسَيْنَا وَ امْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی'' اور ((أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ)) کی جگہ کہے:

((أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا))

''میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس رات کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس کے بعد والی راتوں میں ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی سے اور اس برائی سے جو اس کے بعد والی راتوں میں ہے۔''

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَيْنَا ' وَ بِكَ نَحْيَا ، وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَيْكَ النُّشُوْرُ))

''اے اللہ! تیرے (نام کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے) ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

اور شام کو یہ پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا ، وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيْرُ)) [ترمذی: ٥/٤٦٦' اور دیکھئے صحیح الترمذی :٣/١٤٢]

''اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ ہم نے شام کی ہے اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم نے صبح کی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔''

سید الاستغفار خاص دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِیْ وَ أَنَا عَبْدُكَ ، وَ أَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْ لِی فَإِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) [بخاری :۷/۱۵۰]

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں' جس قدر طاقت رکھتا ہوں' میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

جو شخص یقین کی حالت میں اسے شام کے وقت پڑھ لے اور اسی رات فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اسی طرح صبح کے وقت پڑھے اور شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ ، وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ))

''اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو' تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' تو اکیلا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (ﷺ)۔'' (چار مرتبہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اسے صبح یا شام چار مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔'' [ابو داود: ٤/٣١٧ الادب المفرد للبخاری، رقم الحدیث: ١٢٠١، عمل الیوم واللیلة نسائی رقم الحدیث: ٩، ص: ١٣٨ ابن السنی رقم الحدیث: ٧٠] شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے ابوداؤد اور نسائی کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تحفة الاخیار: ص: ٢٣)

2. جو شخص یہ دعا صبح کے وقت پڑھ لے اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور اگر شام کے وقت پڑھ لے تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا:

((اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَ حْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ))

''اے اللہ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جس نعمت نے بھی صبح کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لئے حمد اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔

نوٹ: شام کے وقت ((مَا أَصْبَحَ)) کی جگہ ((مَا اَمْسَى)) کہے یعنی جس نعمت نے بھی شام کی ہے۔[ابو داؤد: ٤/٣١٨'' عمل الیوم واللیلة'' نسائی رقم الحدیث: ٧، ص: ١٣٧، ابن السنی رقم الحدیث: ٤١، ص: ٢٣، ابن حبان '' موارد '' رقم الحدیث: ٢٣٦١] شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ دیکھئے: تحفة الاخیار ص: ٢٤)

3. ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِی فِیْ بَصَرِیْ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَالْفَقْرِ ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ))

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ!

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کفر اور فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔'' (تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام)

[ابو داؤد: ٤/٣٢٤' احمد: ٥/٤٢" عمل اليوم والليلة " نسائی رقم الحديث: ٢٢' ص: ١٤٦ ابن السنی رقم الحديث: ٦٩' ص ٣٥' الادب المفرد بخاری] شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند حسن قرار دی ہے۔ دیکھئے تحفة الاخیار ص: ٢٦)

7 ((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ))

'' مجھے اللہ ہی کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں نے اس پر بھروسہ کیا ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

جو شخص اسے یہ سات مرتبہ صبح اور سات مرتبہ شام کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کے ان تمام کاموں سے کافی ہو جاتا ہے جو اسے فکر مند کرتے ہیں۔[عمل اليوم وا لليلة ابن السنی رقم الحديث: ٧٢' ص: ٣٧' ابوداؤد: ٤/٣٢١] اس کی سند جید ہے۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ' اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ الْعفْوَ وَالعَافِيَةَ فِي دِيْنِي وَ دُنْيَايَ وَ أَهْلِي ، وَ مَالِي ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْعَوْرَاتِي وَ آمِنْ رَوْعاتِي ، اَللّٰهُمَّ احْفظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ مِنْ خَلْفِي، وَ عَنْ يَمِيْنِي ، و عَنْ شِمَالِي ، وَ مِنْ فَوْقِي وَ أَعُوْذُ بِكَ بِعظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

[ابو داؤد اور دیکھئے: صحيح ابن ماجه: ٢/٣٣٢]

'' اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ میں اپنے دین اپنی دنیا اور اپنے اہل اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ!

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

3 ❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ))

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

جو شخص یہ دعا تین مرتبہ صبح اور تین شام کو مرتبہ پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

[ابو داؤد ' ترمذی اور دیکھئے صحیح ابن ماجه: ۳۳۲/۲]

3 ❁ ((رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ، وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا))

''میں اللہ پر راضی ہوں اس کے رب ہونے پر اور اسلام پر دین ہونے میں اور محمد ﷺ پر نبی ہونے میں۔''

جو شخص یہ دعا تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام پڑھے اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسے راضی کرے۔

[ترمذی : ۴۶۵/۵' اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۴۱/۳]

1 ❁ ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِیْثُ أَصْلِحْ لِی شَانِیْ كُلَّهُ ، وَ لَا تَكِلْنِی إِلَی نَفْسِی طَرْفَةَ عَیْنٍ))[حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی : ۵۴۵/۱ دیکھئے :صحیح الترغیب والترهیب: ۲۷۳/۱]

1 ❁ ((أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهُ وَ نَصْرَهُ وَ نُوْرَهُ وَ بَرَكَتَهُ و، وَ هُدَاهُ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ وَ شَرِّ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا بَعدَهُ))

''ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے صبح کی' اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر اس کی فتح ونصرت اس کے نور و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کے شر اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

نوٹ: شام کے وقت '' اَصْبَحْنَا '' کی جگہ '' اَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ '' پڑھے' یعنی ''ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی'' [ابوداؤد=٤/٣٢٢] سند حسن ہے دیکھئے :تحقیق زادالمعاد از شعیب و عبد القادر الارناؤوط:٢/ ٢٧٣]

٤۔ ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلَامِ وَ عَلَى كَلِمَةِ الإِخْلَاصِ وَ عَلَى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَ عَلَى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ ' حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ))

[احمد :٣/٤٠٦' ٤٠٧ و ٥/١٢٣ اور دیکھئے صحیح الجامع ٤/٢٠٩ عمل الیوم واللیلۃ ' ابن النی رقم الحدیث: ٣٤]

''ہم نے فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرک نہیں تھا۔''

٥۔ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ)) [مسلم :٤/٢٠٧١]

''اللہ پاک ہے اور اس کی تعریف کے ساتھ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں۔''

جو شخص اسے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام پڑھے گا قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل چیز لے کر نہیں آئے گا جو یہ لیکر آیا ہے سوائے اس شخص کے جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ کہے۔

٦۔ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں' اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو صبح تک یہ فضیلت حاصل رہے گی۔[ابن ماجه اور دیکھئے صحیح ابن ماجه:۲/۳۳۱] اگر دس مرتبہ کہے تو چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔[عمل اليوم والليلة للسنائی (۲٤) صحيح الترغيب والترهيب(۱/۲۷۲)]

جو شخص اسے دن میں سو مرتبہ پڑھ لے اس کے لئے دس گردنوں کے (آزاد کرنے) کے برابر ثواب ہوگا وراس کے لئے سو نیکی لکھی جائے گی اور اس سے سو برائی مٹائی جائے گی اور اس دن شیطان سے اس کے لئے بچاؤ رہے گا شام تک۔اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔[بخاری :٤/۹۵ و مسلم:٤/۲۰۷۱]

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ،وَ رِضَا نَفْسِهِ ، وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))[مسلم:٤/۲۰۹۰]

''اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنے نفس کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔'' (تین مرتبہ صبح)

صبح کی نماز کے بعد:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْئَلُكَ عِلمًا نَافِعًا ، وَ رِزْقًا طَيِّبًا، وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا))

[ابن السنی فی عمل اليوم والليلة (٥٣) ابن ماجه(۹۲۵)] عبدالقادر اور شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے: [تحقين زاد المعاد(۲/۳۷۵]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم' پاکیزہ رزق اور قبول کئے گئے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

❁ ((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ))[بخاری مع الفتح :۱۱/۱۰۱'مسلم :٤/۲۰۷۵]

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' (روزانہ سومرتبہ)

❁ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ))

''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔'' (تین مرتبہ)

جو شخص شام کے وقت اسے تین مرتبہ پڑھ لے اسے اس رات زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں پہنچائے گا[ترمذی' احمد :۲/۲۹۰] دیکھئے صحیح الترمذی ۳/۱۸۷ اس کا اصل مسلم میں ہے: [۲۰۸۰/٤]

سونے کے اذکار

❁ ہر رات جب بستر پر بیٹھے تو ذیل کی تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک کر جسم کے جس جس حصے پر ہو سکے ہاتھ پھیرے پہلے چہرے' سر اور جسم کے سامنے حصے سے شروع کرے اس طرح تین مرتبہ کرے۔ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ ..... ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ [بخاری مع الفتح: ۹/٦۲' مسلم: ۱۷۲۳٤]

❁ جب تو اپنے بستر پر پہنچے تو آیۃ الکرسی آخر تک پڑھ تو صبح ہونے تک اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ [بخاری مع الفتح: ٤/٤۸۷]

❁ جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات پڑھے اسے کافی ہو جائیں گی۔

﴿ ءَامَنَ الرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَٰٓئِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَ قَالُوا سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ إِلَیْکَ الْمَصِیرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِینَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا إِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ○﴾

[البقرہ:۲/۲۸۵۔۲۸۶)(بخاری مع الفتح:۹/۹۴ و مسلم:۱/۵۵۴]

''اللہ کا رسول اس کتاب پر جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ہوئی' ایمان لایا اور مومن بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے (اور کہتے ہیں) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (اللہ) سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا اور جو برے کام کرے گا اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کرنا۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا' اور (اے پروردگار!) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو ہی ہمارا مالک ہے ہم کو کافروں پر غالب فرما۔ (آمین)

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھے پھر اس کی طرف واپس آئے تو اسے چاہئے کہ اپنی چادر کو تین دفعہ جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر اس کی جگہ کیا چیز آئی ہے اور جب لیٹے تو کہے:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي ، وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا ، وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحفَظْهَا، بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِين))

[بخاری:۱۱/۱۲۶، مسلم :٤/٢٠٨٤]

''تیرے ہی نام کے ساتھ اے میرے پروردگار میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا پس اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم کر اور اگر چھوڑ دے تو تُو اس کی حفاظت کر (اس چیز سے) جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔''

جب سونے کا ارادہ کرے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھے پھر کہے:

((اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَومَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ))

[ابو داؤد بلفظه :٤/٣١١ اور دیکھئے صحیح الترمذی:٣/١٤٣]

''اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔'' (تین مرتبہ)

((بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَ أَحْيَا)) [بخاری مع الفتح :١١/١١٣، مسلم:٤/٢٠٨٣]

''اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔''

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شيءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ، وَ مُنْزِلَ التَّورَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ ، وَالْفُرْقَانِ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيتِهِ ـ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيءٌ وَ أَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيءٌ ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوقَكَ شَيءٌ ، وَ أَنْتَ البَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيٌ ، إِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) [مسلم :٤/ ٢٠٨٤]

''اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب۔ ہمارے اور ہر شے کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توراۃ انجیل اور فرقان نازل کرنے والے! میں ہر اس چیز کے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے اے اللہ! تو ہی اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے پس تیرے ورے کوئی چیز نہیں۔ ہم سے قرض ادا کر دے اور ہمیں فقر سے غنی کر دے۔''

- آپ ﷺ اس وقت نہیں سوتے تھے جب تک ﴿ الم تنزيل السجدة ﴾ اور ﴿ تبارک الذی بیده الملک ﴾ نہ پڑھ لیتے۔ [ترمذی، نسائی اور دیکھئے صحیح الجامع: ٤/٢٥٥]
- جب تو اپنے بستر پر جائے تو نماز والا وضو کر پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا (یہ دعا پڑھ کر سونے کے بعد) اگر تو فوت ہو گیا تو فطرت پر فوت ہو گا۔

((اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً إِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ))

[بخاری مع الفتح: ١١/١١٣، مسلم: ٤/٢٠٨١]

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کر لیا اور اپنا کام تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری طرف۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔''

غم اور فکر کی دعا

- ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ ، وَابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضاوكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الغَيبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ القُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي ، وَ نُورَ صَدْرِي ، وَ جَلَاءَ حُزْنِي ، وَ ذَهَابَ هَمِّي "[احمد:۱/۳۹۱ البانی نے اسے صحیح کہا ہے]

''اے اللہ! میں تیرا بندہ' تیرے بندے کا بیٹا' تیری بندی کا بیٹا ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم مجھ میں جاری ہے میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے۔ یا علم الغیب میں اس کے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار یا اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔''

۞ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَالعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالبُخْلِ وَالجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ "[بخاری :۷/۱۵۸]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے اور عاجز ہو جانے سے اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے چڑھ جانے اور مردوں (لوگوں) کے غالب آ جانے سے۔''

[رسول اللہ ﷺ یہ دعا کثرت سے کیا کرتے تھے۔'' دیکھئے: بخاری مع الفتح:۱۱/۱۷۳]

ادائیگی قرض کے لئے دعا

۞ "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ "

[ترمذی :۵/۵۵۰ دیکھئے صحیح الترمذی:۳/۱۸۰]

''اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کافی ہو جا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ سب سے غنی کردے۔''

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ))[بخاری: ۱۵۸/۷]

''اے اللہ! میں فکر اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض چڑھ جانے سے اور مردوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

اس شخص کی دعا جس پر کوئی مشکل ہو جائے

❁ ((اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ أَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَهْلًا))

[صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲٤۲۷]

''یا اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کردے اور تو جب چاہتا ہے تو مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔''

[موارد) ابن السنی رقم الحدیث: ۳۵۱]حافظ نے فرمایا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے الاذار نووی ص: ۱۰٦

اور" عمل الیوم واللیلة" لابن السنی تحیق بشر محمد عیو ن ص: ۱۷۱ رقم الحدیث: ۳۵۱]

گناہ کرے تو کیا کہے اور کیا کرے

❁ جو بندہ بھی کوئی گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے پھر اٹھ کر دو رکعتیں پڑھے' پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اسے اللہ بخش دیتا ہے۔''[ابو داؤد :۸٦/۲' ترمذی :۲۵۷/۲ اور دیکھئے صحیح الجامع: ۱۷۳/۵]

بچوں کو کون سے کلمات کے ساتھ پناہ دی جائے

❁ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو (ان کلمات کے ساتھ پناہ دیا کرتے تھے:

((أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ ، وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَامَّةٍ"[بخاری: ٤/١١٩]

''میں تم دونوں کو ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر لگ جانے والی نظر سے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ دیتا ہوں۔''

بیمار پرسی کے وقت مریض کے لئے دعا

- نبی ﷺ جب کسی بیمار کے پاس بیمار پرسی کرتے تو اسے فرماتے:

"لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ"[بخاری مع الفتح: ١٠/١١٨]

''کوئی حرج نہیں یہ بیماری اللہ نے چاہا تو پاک کرنے والی ہے۔''

- کوئی مسلمان ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آ پہنچا ہو اور سات دفعہ یہ کہے تو اسے عافیت دی جاتی ہے۔''

"أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ" 7 مرتبہ پڑھنی چاہیے

[ترمذی' ابو داؤد اور دیکھئے صحیح الترمذی: ٢/٢١٠ ' صحیح الجامع: ٥/١٨٠]

''میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔''

اس مریض کی دعا جو اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا ہو

- "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى"

[بخاری: ٧/١٠' مسلم: ٤/١٨٩٣]

''اے اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم کر اور مجھے سب سے اونچے رفیق کے ساتھ ملا دے۔''

- عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ فوت ہونے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرنے لگے اور فرمانے لگے:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسَكَرَاتٍ"

[بخاری مع الفتح: ٨/١٤٤ اور اس حدیث میں مسواک کا بھی ذکر ہے۔]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں یقیناً موت کی بہت سے سختیاں ہیں۔''

❁ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[ترمذی' ابن ماجه ' البانی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے صحیح الترمذی ۱۵۲/۳ ' صحیح ابن ماجه :۳۱۷/۲]

''اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں اور نہ بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔''

قبروں کی زیارت کی دعا

❁ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ ، وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ [وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ] نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ [(1)] مسلم: ۲۷۱/۲]

''اے ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں اور اللہ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم کرے اور اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

ہوا چلتے وقت کی دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيهَا وَ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [(1)] مسلم:۶۱۶/۲' بخاری:۷۶/۴]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔''

بادل گرجنے کی دعا

❁ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل کی گرج سنتے تو باتیں چھوڑ دیتے اور پڑھتے:

((سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ))

(مؤطا: ۹۹۲/۲ البانی نے فرمایا صحابی سے اس عمل کی سند صحیح ہے۔''

''پاک ہے وہ جو گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتی ہے۔ اور فرشتے اس کے خوف سے (اس کی تسبیح پڑھتے ہیں)

www.KitaboSunnat.com

چاند دیکھنے کی دعا

❁ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ رَبُّنَا وَتَرْضٰى رَبُّنَا وَ رَبُّكَ اللّٰهُ))

[ترمذی: ۵/ ۵۰۴، دارمی (الفاظ دارمی کے ہیں): ۳۳۶/۱ اور دیکھئے: صحیح الترمذی: ۱۵۷/۳]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اسے ہم پر طلوع کر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس سے تو محبت کرتا ہے۔ اے ہمارے رب! اور جسے تو پسند کرتا ہے (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

روزہ کھولنے کے وقت کی دعا

❁ ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

[ابو داود: ۳۰۶/۲ وغیرہ اور دیکھئے صحیح الجامع: ۲۰۹/۴]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پیاس چلی گئی' رگیں تر ہوگئیں اور ثابت ہوگیا اجر اگر اللہ نے چاہا۔''

❁ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ دار کے لئے روزہ کھولتے وقت ایک دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی۔'' ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِی))

[ابن ماجہ: ۱/ ۵۵۷ اور حافظ نے الاذکار کی تخریج میں اسے حسن کہا ہے: دیکھئے شرح الاذکار: ٤/ ٣٤٢]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تو مجھے بخش دے۔''

کھانے سے پہلے دعا

❁ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پڑھے: ((بِسْمِ اللّٰهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں)'' اور اگر شروع میں بھول جائے تو کہے: ((بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ)) ''اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا کھاتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں''

[ابو داود: ۳/ ۲۴۷' ترمذی: ٤/ ۲۸۸ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۲/ ۱۶۷]

❁ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے وہ یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَ أَطْعِمْنَا خَیْرًا مِنْهُ))

''اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔''

❁ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ))

[ترمذی: ۵/ ۵۰۶ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۵۸]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'' اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس میں سے زیادہ دے۔''

کھانے سے فارغ ہو کر دعا

❁ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هَذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَ لَا قُوَّةٍ))

[ابو داؤد ' ترمذی' ابن ماجه اور دیکھئے صحیح الترمذی:۳/ ۱۵۹]

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں' جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی بھی کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے یہ کھانا عطا کیا۔''

❁ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَ لَا مُوَدَّعٍ وَ لَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا))[بخاری :٦/٢١٤' ترمذی:٥/٥٠٧]

''تمام تعریف اللہ کیلئے ہے تعریف بہت زیادہ' پاکیزہ' جس میں برکت کی گئی ہے جسے نہ کافی سمجھا گیا ہے (کہ مزید کی ضرورت نہ ہو) نہ چھوڑا گیا ہے اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے اے ہمارے رب!''

کھانا کھلانے والے کے لئے مہمان کی دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) [مسلم:۳/ ۱۶۱۵]

''اے اللہ! تو نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں ان کے لئے برکت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر۔''

پہلا پھل دیکھنے کے وقت دعا

❁ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا))[مسلم:۲/ ۱۰۰۰]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت فرما۔'' (صاع اور مُد اجناس ناپنے کے آلے ہیں)

چھینک کی دعا

❁ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ''تمام تعریف اللہ کے لئے ہے'' اور (سننے والا) اس کا بھائی اسے کہے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ''اللہ تجھ پر رحم کرے'' اور جب اس کا بھائی اسے ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے تو وہ کہے ((يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ)) ''اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔'' [بخاری: ۱۲۵/۷]

شادی کرنے والے کے لئے دعا

❁ ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ))

[ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳۱۶/۱]

''اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔''

بیوی کے پاس آنے سے پہلے دعا

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا))

[بخاری: ۱۴۱/۶، مسلم: ۱۰۲۸/۲]

''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ پڑھے

❁ « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا »[ترمذی: ۴۹۴/۵ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۵۳/۳]

''تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے۔جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے لوگوں پر بڑی فضیلت بخشی۔''

مجلس کے گناہ دور کرنے کی دعا

❁ « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَیْكَ »[ترمذی' ابو داود' نسائی' ابن ماجہ' اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۵۳/۳]

''اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ' میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

شرک سے خوف کی دعا

❁ « اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَ أَنَا أَعْلَمُ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ »

[احمد: ۴۰۳/۴ وغیرہ اور دیکھئے صحیح الجامع: ۳۳۳/۳' صحیح الترغیب والترھیب للالبانی: ۱۹/۱]

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ (کسی کو) شریک بناؤں اور اس (شرک) سے تیری بخشش مانگتا ہوں جو میں نہیں جانتا۔''

سوار ہونے کی دعا

❁ « بِسْمِ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَ وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ » « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَکْبَرُ ، اللّٰهُ اَکْبَرُ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْ لِیْ فَإِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))[ابو داود: ۳/ ۳٤، ترمذی: ۵/ ۵۰۱ اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱٦۵]

''اللہ کے نام کے ساتھ، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے ملنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَکْبَر ، اَللّٰهُ اَکْبَر ، اَللّٰهُ اَکْبَر ، پاک ہے تو اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔''

سفر کی دعا

- ((اَللّٰهُ أَکْبَرُ ، اَللّٰهُ أَکْبَرُ ، اَللّٰهُ أَکْبَرُ ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَ مَا کُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَ إِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی ، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَهُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ ، وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَ عْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ کَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِیْ الْمَالِ وَالْأَهْلِ))

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسے ملنے والے نہ تھے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں۔ اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی دوری ہم سے تہہ کر دے اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی، اور گھر والوں میں نائب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور مال اور اہل میں غم کے منظر سے اور ناکام لوٹنے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

- اور جب لوٹتے تو یہی کلمات کہتے البتہ یہ الفاظ زیادہ کہتے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ))[مسلم: ۹۹۸/۲]

''ہم واپس لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' اپنے رب ہی کی حمد کرنے والے ہیں۔''

بازار میں داخل ہونے کی دعا

❁ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيرِ و هُوَعَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ))

[ترمذی: ۲۹۱/۵' حاکم: ۵۳۸/۱' اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۵۲/۲]

'' اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے مرتا نہیں۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مسافر کی مقیم کے لئے دعا

❁ ((أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَ دَائِعُهُ))

[احمد: ۴۰۳/۲' ابن ماجه: ۹۴۳/۲ اور دیکھئے صحیح ابن ماجه: ۱۳۳/۳]

''میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

مقیم کی مسافر کے لئے دعا

❁ ((أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ))

''میں تیرے دین' تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

❁ ((زَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ))

[ترمذی اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۱۵۵/۳]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے' اور تیرے گناہ بخشے اور تو جہاں بھی ہو تیرے لئے نیکی میسر کرے۔''

سفر سے واپسی کی دعا

❁ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ یا حج سے لوٹتے تو ہر بلند جگہ پر تین دفعہ ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، آئِبُوْنَ ، تَائِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) [بخاری: ۷/۱۶۳، مسلم: ۲/۹۸۰]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے۔ اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے' توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے صرف اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں' اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔''

کافر سلام کہے تو اسے کس طرح جواب دے

❁ جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو جواب میں کہو ((عَلَيْكُمْ)) ''اور تم پر بھی''

مرغ بولنے اور گدھا ہینگنے کی وقت دعا

❁ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے فضل کا سوال کرو یعنی یہ پڑھو۔

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

❁ اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔ یعنی یہ پڑھو:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))[بخاری مع الفتح: ٦/٣٥٠و مسلم ٤/٢٠٩٢]

''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔''

رات کتوں کا بھونکنا سن کر دعا

❁ جب تم رات کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کا ہینگنا سنو تو ان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔ [ابو داؤد :٤/ ٣٢٧' احمد :٣/٣٠٦] البانی نے الکلم الطیب کی تخریج میں اسے صحیح کہا ہے۔)

جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے وہ کیا کہے

❁ اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جسے تکلیف ہے پھر کہو ((بِسْمِ اللّٰهِ)) (تین دفعہ) اور سات مرتبہ یہ کہو:

❁ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ)) [مسلم ٤/١٧٢٨]

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔''

گھبراہٹ کے وقت کیا کہے

❁ ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه))[بخاری مع الفتح: ٦/١٨١' مسلم: ٤/٢٢٠٨]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

ذبح یا نحر کرتے وقت کیا کہے

❁ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ [اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ] اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ))

''اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ! (یہ قربانی) تجھ سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے اے اللہ! مجھ سے قبول فرما۔''

[مسلم:٣/ ١٥٥٧' بیہقی ٩/٢٨٧ قوسین کے درمیان الفاظ بیہقی :٩/ ٢٨٧ وغیرہ میں ہیں آخری جملہ مسلم سے روایت بالمعنی ہے]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغفار اور توبہ

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔'' [بخاری مع الفتح: ۱۱/ ۱۰۱]
- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو پس بے شک میں ایک دن میں اس کی طرف سو دفعہ توبہ کرتا ہوں۔'' [مسلم: ٤/ ٢٠٧٦]
- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات کہے:

((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ أَتُوبُ إِلَیهِ))

''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔''

تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں خواہ لڑائی سے بھاگا ہو۔ [ابو داؤد: ۲/ ۸۵، حاکم اور حاکم اس نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی: ۱/ ۵۱۱ اور البانی نے اسے صحیح کہا دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۲ ـ ۳۹۰ بتحقیق الارنؤوط]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: پروردگار بندے کے سب سے قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے..... اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو سکو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ہو جاؤ۔''

[ترمذی، نسائی: ۱/ ۲۷۹ حاکم اور دیکھئے صحیح الترمذی: ۳/ ۱۸۳، جامع الاصول بتحقیق الارنؤوط: ٤/ ١٤٤]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعا کرو۔'' [مسلم: ۱/ ۳۵۰]

ماں باپ کے لئے دعا

- ﴿ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۱۷/ ۲٤]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے پروردگار! جیسا انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے تو بھی ان پر رحم فرما۔''

علم میں اضافہ کی دعا

❁ ﴿ رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا ﴾ [طه: ۲۰/۱۱٤]

''اے میرے رب مجھے اور زیادہ علم دے۔''

عزت وحکومت کی دعا

❁ ﴿ اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِیْ الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ O تُولِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِیْ الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾

[آل عمران: ۳/۲٦-۲۷]

''اے اللہ بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے' تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔''

❁ ﴿ رَّبِّ أَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ أَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَا جْعَلْ لِّی مِن لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴾ [بنی اسرائیل: ۸۰]

''اے میرے پروردگار داخل کر مجھے داخل کرنا سچا اور نکال مجھے نکالنا سچا اور مجھے اپنے پاس سے مدد گار سلطنت عطا فرما۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی قوم پر آنے والے عذاب سے بچنے کی دعا

❁ ﴿ رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴾

[المؤمنون :۲۳/۹۳-۹۴]

''اے پروردگار جس عذاب کا ان سے وعدہ ہو رہا ہے اگر تو میری زندگی میں نازل کر کے مجھے بھی دکھا دے۔ تو اے پروردگار مجھے ان ظالموں میں نہ کیجئے۔''

شیطان اور اس کے غصہ دلانے سے پناہ کی دعا

❁ ﴿ رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ○ وَ أَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ○ ﴾ [المؤمنون ۲۳/۹۷-۹۸]

''اے پروردگار میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود ہوں۔''

بخشش اور رحم کی دعا

❁ ﴿ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ ﴾ [المؤمنون: ۲۳/۱۱۸]

''اے میرے پروردگار مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

«وَ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْن»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ

ہم جہاد کیوں کر رہے ہیں

حافظ عبدالسلام بن محمد

چھٹا باب

سوال..... کیا جہاد اس وقت فرض عین ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے جبکہ کسی نبی نے بھی جہاد بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک انہوں نے اپنی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں نہ لایا ہو۔ جبکہ ہمارے پاس ابھی کوئی اسلامی ریاست کا وجود نہیں۔

اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے۔ تو پھر جو ظلم و بربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے۔ اور دیگر ممالک میں، وہ تو پاکستان میں بھی ہے اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہے دلائل سے ثابت کریں۔ اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے سے مضبوط بھی بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔ باسم شریف پسروری..... رانا افتخار احمد پسروری

جواب..... جب تک رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے آپ کو کفار سے لڑنے کی اجازت نہیں تھی۔ جب ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور وہاں بھی کفار نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے لڑنے کی اجازت دے دی۔

﴿ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ۝ ﴾

[الحج: ۳۹]

''جن لوگوں سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں (لڑنے) کی اجازت دے دی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر لڑنا فرض فرما دیا:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ﴾[البقرہ:٢١٦]

''تم پر لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ تمہیں ناپسند ہے۔''

اور کفار سے لڑائی اس وقت تک فرض کر دی جب تک مندرجہ ذیل مقاصد حاصل نہ ہو جائیں۔

پہلا مقصد..... فتنے کا خاتمہ:

جب تک دنیا کے کسی خطے میں کفار کے پاس وہ طاقت وشوکت موجود ہے کہ وہ اسلام کی وجہ سے کسی کو فتنہ میں مبتلا کر سکتے ہوں اگر کوئی ایمان لانا چاہتا ہو تو ان کی سزا اور تکلیف کے خوف سے ایمان لانے سے جھجکتا ہو اور کوئی ایمان لے آئے تو اسے ان کے ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑتا ہو۔ اس وقت تک ان سے لڑنا فرض ہے۔ کہ اسلام لانے کی راہ میں ہر رکاوٹ (فتنہ) ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ O ﴾[بقرہ:١٩٣]

''اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو نہیں زیادتی مگر ظالموں پر۔''

دوسرا مقصد.....غلبۂ اسلام :

جب تک تمام دنیا میں اسلام غالب نہ ہو جائے اور ہر جگہ اللہ کا قانون نافذ نہ ہو جائے کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ O ﴾[الانفال:٣٩]

''ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ جو وہ کرتے ہیں اسے دیکھنے والا ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَائَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ))[متفق علیه]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کام کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔'' [بخاری و مسلم]

تیسرا مقصد.....کفار کا جزیہ دینا:

جب تک تمام دنیا کے کفار (جو اسلام نہ لانا چاہتے ہوں) ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جزیہ ادا نہ کریں، ان سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ [التوبة:۲۹]

''لڑتے رہو اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہ وہ چیزیں حرام مانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ ذلیل ہوں۔''

چوتھا مقصد.....کمزوروں کی مدد:

جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ ﴾

[النساء: ۷۵]

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کو چھڑانے کے لئے نہیں لڑتے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی مقرر فرما دے۔ اور ہمارے لئے اپنے پاس سے کوئی مددگار عطا فرما دے۔''

پانچواں مقصد..... مقتولین کا بدلہ (بہتر صورت کا زیور ہے)

اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ ہاں اگر مسلمان کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا ہو تو دینی اخوت کی وجہ سے دیت بھی ہو سکتی ہے، معافی بھی۔ مگر کافر سے بدلہ لینا فرض ہے۔ إلّا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ﴾ [البقرة: ۱۷۸]

''اے وہ لوگو!..... جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کے بارے میں بدلہ لینا فرض کر دیا گیا ہے۔''

چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ صرف عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ تشریف لائے تھے۔ آپ کا ارادہ لڑنے کا نہیں تھا۔ کفار نے آپ کو روک دیا تب بھی آپ نے لڑائی نہیں کی۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا مکہ والوں نے انہیں واپس نہ آنے دیا تو مسلمانوں نے سمجھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اب ہم ان لوگوں سے لڑائی کئے بغیر نہیں جائیں گے اور آپ ﷺ نے چودہ سو ساتھیوں سے لڑائی کی بیعت لی۔ کفار نے یہ سنا تو جناب عثمان کو واپس بھیج دیا۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر ہے کہ یہ بیعت قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے لی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر اپنی رضا کا اعلان قرآن مجید میں نازل فرمایا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴾[الفتح]

''یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جس وقت وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔''

آٹھ ہجری میں آپ ﷺ نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا۔ راستے میں شرحبیل بن عمرو غسانی نے جو قیصر کی طرف سے بلقاء شام کا گورنر تھا، انہیں گرفتار کر کے شہید کر دیا۔ آپ کو اطلاع پہنچی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے تین ہزار کا لشکر تیار کیا اتنا بڑا لشکر اس سے پہلے غزوہ خندق کے علاوہ کبھی جمع نہیں ہوا تھا۔ زید بن حارثہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ جہاں حارث بن عمیر قتل کئے گئے ہیں وہاں جا کر انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کر لیں تو درست ورنہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑو۔ یہی وہ جنگ موتہ تھی جس میں تین ہزار مسلمان دو لاکھ کفار سے لڑے مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے پھر سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔[الرحیق المختوم]

اس علاقے کے لوگوں کو مزید سبق سکھانے کے لئے رسول اللہ نے اپنی وفات کے قریب انہی زید بن حارثہ کے فرزند ارجمند اسامہ کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جس کی تکمیل جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔

چھٹا مقصد.....معاہدہ توڑنے کی سزا:

اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔

﴿ وَ اِنْ نَكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ O ﴾[التوبة:١٢]

''اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرداروں سے لڑو۔ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا عہد توڑنے والی قوم سے جنگ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو چھ بشارتیں بھی دی ہیں۔

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ O وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ O ﴾[التوبة: ١٤-١٥]

(۱) ''ان سے لڑو اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری نصرت فرمائے گا اور ایمان والے لوگوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کر دے گا اور جس پر اللہ چاہے گا رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے 6 ہجری میں قریش مکہ سے دس سال کے لئے صلح کر لی تھی اور اس صلح میں ان کی ایسی کڑی شرطیں بھی قبول فرمالی تھی جو مسلمانوں کو سخت ناگوار تھیں۔ مگر 8 ہجری میں قریش نے رسول اللہ کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ کے خلاف فوجی کارروائی میں حصہ لے کر معاہدہ صلح توڑ دیا تو رسول اللہ نے دس ہزار جانبازوں کے لشکر کے ساتھ مکہ پر حملہ کر دیا اور مکہ فتح فرمالیا۔''

مدینہ میں رہنے والے یہودی قبائل سے آپ نے امن وتعاون کا معاہدہ کیا تھا جب انہوں نے معاہدہ توڑا تو آپ نے بنوقینقاع اور بنونضیر کا محاصرہ کر کے انہیں جلاوطن کر دیا اور بنوقریظہ کے محاصرہ کے بعد ان کے بالغ مردوں کو قتل کروا دیا اور عورتوں کو لونڈیاں اور بچوں کو غلام بنالیا۔

ساتواں مقصد.....دفاع کے لئے لڑنا :

جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے :

﴿ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ O ﴾[البقرة: ١٩٠]

''اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خندق کے موقع پر جب کفار مدینہ پر حملہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو لڑائی میں شامل ہونے کا حکم دیا اور تبوک کے موقع پر جب دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر سنی تو نکلنے کے قابل تمام افراد کو سرزمین عرب سے باہر جا کر دشمن کے مقابلے کا حکم دیا حالانکہ اس وقت حالات بھی نہایت سخت تھے۔

آٹھواں مقصد.....مقبوضہ علاقہ چھڑوانا:

اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کر لیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ ﴾

[البقرة:۱۹۱]

''اور انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم انہیں وہاں سے نکالو۔''

سورہ بقرہ میں طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جس جنگ کا ذکر ہے وہ بھی مسلمانوں کے علاقے واپس لینے کے لئے لڑی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کا قول نقل فرمایا ہے:

﴿ وَ مَا لَنَا اَنْ لَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ﴾

''ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد نہایت کم ہونے کے باوجود ان کی خاص مدد فرمائی اور داؤد علیہ السلام نے کفار کے سپہ سالار جالوت کو قتل کر دیا اور کفار کو شکست ہوئی۔ مکہ کی فتح میں کفار کے معاہدہ توڑنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی شامل تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو سرزمین مکہ سے نکالا تھا۔

اب آپ اپنے سوال پر غور فرمائیں کیا جہاد اس وقت فرض ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے؟ جہاد اس وقت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ یہ بحث ان شاء اللہ آگے آ رہی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس وقت جہاد مسلمانوں پر فرض ہے بھی یا نہیں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لئے ہیں.....؟

میں نے قرآن مجید سے آٹھ مقاصد لکھے ہیں جن کے حاصل ہونے تک اللہ تعالیٰ نے کفار سے لڑتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ترتیب وار دیکھیں کہ ان میں سے ایک مقصد بھی اس وقت مسلمانوں کو حاصل ہو سکا ہے؟

1۔ جب تک فتنہ باقی ہے مسلمانوں پر لڑتے رہنا فرض ہے۔

آپ ہی بتائیں کیا اس وقت دنیا کے کسی بھی خطے میں ایمان لانے کی راہ میں کفار کی طرف سے پیش آنے والی رکاوٹیں اور فتنے ختم ہو سکے ہیں؟ کیا ہند کے مظلوم شودر جو اسلامی مساوات کی آغوش میں پناہ لینا چاہتے ہیں بلا خوف مسلمان ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کئی دفعہ من حیث القوم اسلام میں داخل ہونے کے ارادے کا اعلان کیا، مسلمان ہونے کی تاریخ کا اعلان بھی کر دیا گیا مگر ہندو قوم کے ظلم و تشدد کی وجہ سے اسلام میں داخل نہ ہو سکے۔ کیا چین، روس اور دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں رہنے والے مسلمان اسلام پر عمل کر سکتے ہیں؟ کیا وہ خالص اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں؟ کیا وہاں کسی کمیونسٹ کو مسلمان ہونے کی گنجائش ہے؟ کیا دوسرے تمام کافر اور عیسائی ملکوں میں مسلمانوں کو دین کی وجہ سے کسی فتنے کا اندیشہ نہیں.....!!؟؟.....اگر ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو اس وقت جہاد فرض ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟

2۔ جب تک ساری دنیا میں صرف اللہ ہی کا دین غالب نہ ہو جائے لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت تمام دنیا میں دین صرف اللہ ہی کا چل رہا ہے؟ کیا ورلڈ آرڈر اسلام کا چل رہا ہے یا کفار کا؟ کیا تمام دنیا میں معاشی نظام اللہ کے حکم کے مطابق چل رہا ہے جو سود سے یکسر پاک ہے یا کفار کے دباؤ کی وجہ سے تمام مسلمان ملک بھی سودی نظام میں گرفتار ہیں۔ کیا تمام دنیا میں اللہ کی حدیں قائم ہو چکی ہیں؟ جب کفر پر اسلام کا غلبہ کہیں بھی نہیں تو ایسی صورت میں غلبہ اسلام کے لئے جہاد کی فرضیت میں شبہ کی کیا گنجائش ہے؟

3۔ جب تک تمام دنیا سے کفار کی حکومتیں ختم کر کے کفار سے جزیہ وصول نہ کیا جائے ان سے لڑتے رہنا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کے کسی خطے میں کفار مسلمانوں کے ذمی بن کر رہ رہے ہیں، کیا وہ مسلمانوں کے سامنے اپنی ذلت کا اقرار کرتے ہوئے جزیہ دیتے ہیں؟.....اگر آپ صورت حال کا جائزہ لیں تو معاملہ الٹ ہوگیا ہے۔ مسلمان کفار کے سامنے ذلیل ہو کر انہیں جزیہ وخراج ادا کر رہے ہیں، کفار ورلڈ بینک میں آئی ایم ایف وغیرہ کے ذریعے مسلمانوں کی تمام دولت چھین رہے ہیں۔ کیا اس ذلت کو دور کرنے اور کفار کو ذلیل کرنے کے لئے ابھی جہاد فرض نہیں ہوا؟

4۔ جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو؟ انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا میں کسی جگہ مسلمانوں پر ظلم نہیں ہو رہا۔ ہندوستان کشمیر، فلپائن، چیچنیا، روس اور چین کی مسلمان ریاستیں، بوسنیا اور دوسرے خطوں کے کمزور مرد عورتیں بچے ظلم سے بچانے کی کیا فریادیں نہیں کر رہے۔ ایسے حالات میں قرآن کی واضح آیات کے بعد بھی جہاد کی فرضیت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت ہے۔

5۔ اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ کیا ہندوستان میں کوئی مسلمان قتل نہیں کیا گیا؟ کشمیر میں کتنے قتل ہوئے، کتنی عصمتیں پامال ہوئیں؟ 47ء کے تقریباً پچیس لاکھ مقتولوں کا قصاص لینا ہماری گردن پر باقی ہے۔ ان عورتوں کا بدلہ کون لے گا جو ابھی ہندوؤں اور سکھوں کی اولاد کو جنم دے رہی ہیں؟ چین، روس، البانیہ، یوگوسلاویہ وغیرہ میں انقلاب کے نام پر کتنے لاکھ مسلمان تہہ تیغ کر دیئے گئے اور باقی ماندہ کروڑوں زبردستی کمیونسٹ بنا لئے گئے۔ ابھی چند ماہ پہلے بوسنیا میں ایک ایک دن میں 23 ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

6۔ اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔ کیا اس وقت دنیا کی کوئی قوم ایسی ہے جس نے مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی نہ کی ہو؟ کیا قیام پاکستان کے بعد لیاقت نہرو معاہدہ کے مطابق ہندوستان نے مسلمانوں کے جان و مال اور مساجد کی حفاظت کی ہے۔؟ آئے دن فرقہ وارانہ فسادات کے نام پر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی ہے۔ ان کے کارخانے اور دکانیں جلائی جاتی ہیں۔ کتنی دفعہ پاکستان کے سفارتخانے پر حملے ہوئے۔ بابری مسجد کے علاوہ سینکڑوں مساجد شہید کر دی گئیں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہندوستان نے معاہدے کے مطابق کشمیر کے مسلمانوں کو اپنی رائے استعمال کرنے کا حق دیا ہے؟

7۔ جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو اس کے دفاع کے لئے لڑنا فرض ہے۔ اس وقت کشمیر میں ساڑھے سات لاکھ ہندو مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور ہندوستان کی پوری فوج ان کی پشت پر ہے۔ برما کے مسلمانوں پر بدھ حملہ آور ہیں اور انہیں بے گھر کر رہے ہیں۔ بوسنیا میں سرب درندے مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور تمام دنیا کے عیسائی اور کمیونسٹ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ چیچنیا کے مسلمانوں پر روس نے حملہ کیا ہے اور وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

اسرائیل نے عربوں کے قلب میں اپنے وجود کا خنجر پیوست کر رکھا ہے۔ فلپائن میں عیسائیوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے..... اپنے بچوں کے دفاع کے لئے تو جانور بھی جنگ سے گریز نہیں کرتے خواہ ان کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے ..... حتی کہ کوئی کتا یا بلی مرغی کے بچوں پر حملہ آور ہو تو وہ اپنے بچوں کے دفاع کے لئے کسی مفتی سے فتوی نہیں لیتی اور کتے یا بلی سے اُلجھ جاتی ہے حالانکہ کتے یا بلی کے مقابلے میں مرغی بے چاری کی حیثیت ہی کیا ہے اور ہم ابھی تک اسی شش و پنج میں گرفتار ہیں کہ اس وقت جہاد فرض ہونے کی دلیل کیا ہے؟

8۔ اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کر لیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔

الف۔ اندلس (سپین) میں آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت کے بعد ان کا آخری آدمی بھی وہاں سے ختم کر دیا گیا اور عیسائی مکمل طور پر قابض ہو گئے۔ اسے واپس لینا ہماری ذمہ داری ہے۔

ب۔ پورا ہندوستان بشمول کشمیر، حیدر آباد، آسام، نیپال، برما، بہار، جونا گڑھ مسلمانوں کی سلطنت تھا۔ ترک جہاد کی وجہ سے غیروں کے قبضے میں چلا گیا۔

ج۔ فلسطین پر یہودی قابض ہیں۔ مسلمانوں کا قبلہ اول بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں ہے ان کے علاوہ بیسیوں ملک مثلاً بلغاریہ، ہنگری، قبرص، سسلی، حبشہ، روسی ترکستان اور چینی ترکستان، کاشغر کی حد تک پھیلے ہوئے ممالک مسلمانوں کے قبضے میں تھے انہیں کفار کے قبضے سے چھڑانا ہم پر فرض ہے۔ پیرس سے 90 کلومیٹر دور تک کا فرانسیسی علاقہ اور سوئٹزرلینڈ کے جنگلات و پہاڑ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مسلمان مجاہدوں کے مسکن تھے آج وہاں کفار کا قبضہ ہے۔

امید ہے اس تفصیل کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا کہ اس وقت وہ تمام اسباب موجود ہیں جن کی بناء پر جہاد فرض ہوتا ہے۔

اسلامی ریاست کے بغیر جہاد؟

اب ہم آپ کے سوال کے دوسرے حصے کا جائزہ لیتے ہیں آپ نے لکھا ہے کہ کسی نبی نے بھی جہاد بالسیف اس وقت تک شروع نہیں کیا جب تک انہوں نے اپنی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں نہیں لایا جب کہ ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں ہے۔

پہلے انبیاء اور ان کی امتوں کے مکمل حالات ہمیں معلوم نہیں۔ ان کے متعلق کسی بات کا دعوی کرنا دلیل ہے اور اگر معلوم ہوں بھی تو ہم محمد ﷺ کی امت ہیں کسی اور پیغمبر کی نہیں۔ ہمارے لئے آپ کا اسو ہی کافی ہے۔ اس لئے میں اسی کو سامنے رکھ کر بات کروں گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے مکمل احکام تقریباً تیئس برس میں اترے۔ جتنے احکا اترتے مسلمان ان پر عمل کرتے۔ ان میں سے کچھ احکام مکہ مکرمہ میں اترے اور کچھ مدینہ میں۔ مگر دین مکمل ہونے کے بعد اب تمام احکام پر قیامت تک کے لئے عمل لازم ہے۔ اس میں وہ استثناء تو ہوسکتا ہے جو اللہ تعالی نے خود فرمایا ہے کہ:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾[البقرة:٢٨٦]

''اللہ تعالی کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔''

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾[التغابن:١٦]

''اللہ تعالی سے ڈرو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

مگر یہ استثناء نہیں ہوسکتا کہ فلاں فلاں چیزیں چونکہ اسلامی ریاست وجود میں آنے کے بعد فر ہوئیں اس لئے وہ اس وقت فرض نہیں۔ اگر آپ کا فلسفہ عمل میں لایا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اذ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت اور نماز باجماعت اس وقت تک فرض نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی۔

اموال میں ڈھائی فیصد زکوۃ، مواشی میں ایک خاص نصاب کے مطابق صدقہ اور زمین کی آمدنی سے عشر اس وقت تک فرض نہیں جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آئی۔

رمضان کے روزے اس وقت تک فرض نہیں ہوئے جب تک اسلامی ریاست کے قیام کو ڈیڑھ سال نہیں گزرتا۔ شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوئی جب تک اسلامی ریاست کے قیام کے بعد چھٹا یا آٹھواں سال شروع نہیں ہوا۔[فتح الباری، کتاب الأشربہ]

متعہ کی حرمت کا واضح اعلان آپ نے خیبر کے موقع پر اس وقت کیا جب اسلامی ریاست کے قیام کو چھ برس گزر چکے تھے۔ اسی طرح گھریلو گدھے کی حرمت کا اعلان بھی اسی وقت ہوا۔[بخاری ومسلم]

سود کی حرمت کی آیات اس وقت تک نہیں اتریں جب تک اسلامی ریاست قائم ہونے کے بعد اسلام کے دوسرے تمام احکام مکمل نہیں ہوئے۔ یہ تقریباً دس ہجری کی بات ہے۔ صحیح بخاری میں ابن عباس فرماتے ہیں :

((آخِرُ ما أُنزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی آیَۃُ الرِّبَا))[بحوالہ تفسیر ابن کثیر]

''رسول اللہ ﷺ پر سب سے آخر میں جو آیت اتری سود کی آیت تھی۔''

آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود نہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی اس وقت تک اذان اقامت اور باجماعت نماز فرض نہیں۔

- اسلامی ریاست کے قیام تک اس نصاب کے مطابق زکوۃ بھی فرض نہیں ہے۔
- رمضان کے روزے بھی اسلامی ریاست قائم ہونے تک فرض نہیں۔
- اسلامی ریاست کے قیام تک شراب بھی حلال ہے اور اس پر کوئی حد نہیں۔
- متعہ سے لطف اندوز ہونے کی گنجائش بھی اسلامی ریاست کے قیام تک موجود ہے اور اس وقت تک گدھوں کا گوشت بھی کھایا جا سکتا ہے۔
- اور جب تک اسلامی ریاست وجود میں نہیں آتی سود کا لین دین بھی جائز ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کے فلسفے کو اگر مزید آگے بڑھایا جائے تو اسلامی ریاست کے قیام کے بعد بھی کم از کم چھ سال تک شراب حلال رہے گی۔ اتنی ہی مدت تک متعہ کی گنجائش باقی رہے گی۔ گدھے کا گوشت حلال رہے گا اور تقریباً دس سال تک سود جائز رہے گا۔ زنا، چوری، بہتان وغیرہ کی حدیں بھی اسلامی ریاست کے قیام کے اتنے سال بعد شروع ہوں گی جتنے سال رسول اللہ ﷺ کے اسلامی ریاست قائم کرنے کے بعد شروع ہوئیں۔

تقریباً یہی بات وہ حضرات کہتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ جب تک معاشرے کی اخلاقی حالت درست نہ ہو زنا کی حد لگانا ظلم ہے، جب تک معاشرے میں غربت اور معاشی ناہمواری ختم نہ ہو چور کا ہاتھ کاٹنا زیادتی ہے۔

نہیں میرے بھائی! یہ فلسفہ درست نہیں۔ کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے فرض ہوئی یا بعد..... میں اب وہ قیامت تک کے لئے فرض ہے اور جونہی اس فرض کو ادا کرنے کی استطاعت ہو فوراً اسے ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح کوئی چیز اسلامی ریاست قائم ہونے سے پہلے حرام ہوئی یا بعد میں، اب قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

جہاد کا بھی یہی معاملہ ہے پہلے اس کی اجازت ہی نہ تھی حکم تھا کہ ہاتھ روک کر رکھو مدینہ جا کر پہلے لڑنے کی اجازت ہوئی پھر لڑنا فرض کر دیا گیا۔ اب یہ قیامت تک جاری رہے گا۔

اس فریضہ سے جان چھڑانے والے کئی عذر پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں اسلامی ریاست کے قیام تک جہاد بالسیف جائز نہیں۔

- کبھی کہتے ہیں خلیفہ کے بغیر جہاد جائز نہیں۔
- کبھی کہتے ہیں تعداد کم ہو تو جہاد جائز نہیں۔
- لیکن ان میں سے کوئی عذر درست نہیں۔

جہاد فرض ہو جانے کے بعد قیامت تک جاری ہے :

((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

[رواه مسلم' مشكاة كتاب الجهاد]

''جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

عربی لغت کی معتبر کتاب القاموس میں لکھا ہے:

''وَالْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَالْخَيْلِ وَالطَّيْرِ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ اِلَى الْاَرْبَعِيْنَ كَالْعِصَابَةِ''

''یعنی عصبہ آدمیوں ،گھوڑوں یا پرندوں کی وہ جماعت ہے جو دس سے چالیس تک ہو عصابہ کا بھی یہی معنی ہے۔''

کوئی اسلامی ریاست موجود ہو یا موجود نہ ہو ہر حال میں جہاد جاری رہے گا۔

جہاد کے لئے مسلمانوں کی بہت بڑی فوج موجود ہو یا دس بیس کا چھوٹا سا گروہ، یہ فریضہ دونوں ورتوں میں جاری رہے گا۔اگر جہاد کے لئے اسلامی ریاست کا وجود ضروری قرار دیا جائے یا خلیفہ کا ہونا ضروری ہو تو اس وقت دنیا میں خلیفہ موجود نہیں اور آپ کے کہنے کے مطابق ہمارے پاس ابھی کسی اسلامی ریاست کا وجود بھی نہیں.....تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ آپ کے مطابق اس وقت جہاد ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمایئے اب رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کو سچا سمجھا جائے یا کچھ اور۔اسلامی ریاست اور خلیفہ کا وجود تو دور کی بات ہے اگر کوئی بھی ساتھ نہ دے تو اکیلا ہی لڑ سکتا ہے۔اللہ نے فرمایا:

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[النساء: ٨٤]

''پس لڑائی کر اللہ کی راہ میں نہیں تکلیف دی جاتی تجھے مگر تیری جان کی اور مومنوں کو رغبت دلا۔''

6 ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ سے دس سال کے لئے صلح کر لی۔صلح کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مکہ کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے گا تو آپ اسے واپس کر دیں گے۔صلح کی شرائط طے کر کے آپ مدینہ واپس تشریف لے آئے۔قریش مکہ کا ایک آدمی ابوبصیر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مسلمان ہو چکا تھا آپ کے پاس مدینہ میں آیا۔ مکہ والوں نے اسے واپس لانے کے لئے دو آدمی بھیجے، آپ نے اسے ان کے حوالے کر دیا، وہ دونوں اسے ساتھ لے کر مدینہ چل پڑے، ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اترے اور کھجوریں کھانے لگے۔ ابوبصیر نے ان میں سے ایک سے کہا: ''اے فلاں اللہ کی قسم! مجھے تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ذرا دینا میں دیکھوں تو سہی۔'' اس نے پکڑا دی۔ ابوبصیر نے اس پر کاری وار کیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ دوسرا بھاگا یہاں تک کہ مدینہ آ گیا، دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کوئی خوف دیکھا ہے۔'' اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل ہونے والا ہوں۔'' اتنے میں ابوبصیر بھی آپ کے پاس آ پہنچا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ماں کے لئے ویل ہو اگر اس کے ساتھ کوئی ہو تو یہ لڑائی بھڑکا دینے والا ہے۔'' جب اس نے یہ بات سنی تو سمجھ گیا کہ آپ اسے ان کی طرف دوبارہ واپس کر دیں گے۔ وہ وہاں سے نکلا اور سمندر کے کنارے پر آ گیا (ادھر مکہ سے) ابوجندل بن سہیل جان چھڑا کر نکلا اور ابوبصیر سے آ ملا۔ اب قریش میں سے جو بھی مسلمان ہوتا ابوبصیر سے جا ملتا یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت (عصابہ) اکٹھی ہو گئی۔ اللہ کی قسم! قریش کے جس قافلے کے متعلق وہ سنتے کہ وہ شام کے لئے نکلا ہے اس کی راہ پر جا پڑتے، انہیں قتل کر دیتے اور ان کے مال چھین لیتے۔ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ان کی طرف پیغام بھیجیں کہ جو آپ کے پاس آ جائے اسے امن ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کی طرف پیغام بھیج دیا۔ [صحیح بخاری بحوالہ مشکوۃ' کتاب السلح]

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

1۔ ابوبصیر نے اکیلے ہی کفار سے لڑائی کا آغاز کر دیا کسی ساتھی کا انتظار نہیں کیا بعد میں چند ساتھیوں کے ساتھ گوریلا کارروائیاں جاری رکھیں اور اس کا یہ عمل اللہ کے حکم کے مطابق:

﴿ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

[النساء: ٨٤]

اس کی پہلی کارروائی کفار سے اپنی جان بچانے کے لئے یعنی دفاعی تھی، بعد میں اس نے کفار پر حملے بھی کئے یعنی ہجومی جنگ بھی کی۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔ ابوبصیر کی یہ کارروائیاں کسی خلیفہ کی زیر امارت نہ تھیں چونکہ رسول اللہ ﷺ تو اسے واپس کرنے کا عہد کر چکے تھے اور آپ نے واپس کر بھی دیا تھا۔ پہلی کارروائی میں اپنا امیر وہ خود تھا اور بعد کی کارروائیوں میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا امیر تھا۔

3۔ اپنی کارروائیوں کیلئے اس نے کسی اسلامی ریاست کو اپنا ٹھکانہ نہیں بنایا۔ پہلی اسلامی ریاست صلح کی وجہ سے اس کی مدد سے انکار کر چکی تھیں اور اس کی اپنی اسلامی ریاست ابھی وجود میں نہیں آئی تھی۔ مگر وہ اس کے باوجود لڑتا رہا یہاں تک کہ اپنی جان کفار سے بچانے میں ہی کامیاب نہیں ہوا بلکہ دوسرے مظلوم مسلمانوں کی جائے پناہ بھی بنا اور کفار کو اس قدر ذلیل کیا کہ وہ خود ہی اپنی ظالمانہ شرط سے دستبردار ہو گئے۔

4۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کی کسی کارروائی کی مذمت نہیں کی بلکہ خاموش رہ کر اس کی تائید فرمائی۔ افسوس کہ پچھلے دنوں ایک فلسفی بزرگ نے ابوبصیر کے اتنے عظیم عمل کو مشاغبہ (شور وغل) قرار دے کر اسے بے وقعت کرنے کی کوشش کی۔

خلاصہ :

یہ کہ ابوبصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ کفار سے لڑائی کے لئے کوئی بھی شرط نہیں خصوصاً جب وہ ان سے اپنی جان بچانے کے لئے ہو۔ نہ تعداد کی شرط ہے نہ اسلامی ریاست کی اور نہ خلیفہ کے موجودگی ، اگر امیر موجود نہ ہو تو دفاع کے وقت ہر شخص اپنا امیر خود ہوتا ہے اور جو شخص یا گروہ شرطیں پوری ہونے کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی آزادی ، عزت اور جان و مال سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

اسلامی ریاست اور خلیفہ جہاد سے وجود میں آتے ہیں

محرم 656ھ میں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور خلیفۃ المسلمین معتصم باللہ کو قتل کر دیا۔ رجب 659ھ تک ساڑھے تین سال مسلمانوں کا کوئی خلیفہ نہیں تھا۔ اگر وہ اس دوران

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاتاریوں سے جہاد ترک کر دیتے تو دنیا سے مسلمانوں کا نام ونشان تک مٹ جاتا مگر انہوں نے جیسے بھی ہوسکتا الگ الگ ٹکڑیوں میں بھی ان کا مقابلہ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ انہیں پے در پے شکستیں دے کر اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت میں کامیاب ہوگئے اور دوبارہ مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: تاتاریوں سے لڑنے والے رسول اللہ کی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کرے اور جو ان کی مدد چھوڑ دے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔[مجموعہ فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیہ: ص٤١٦، ٥٣١، ج:٢٨]

حقیقت یہ ہے کہ جب خلیفہ کا وجود نہ ہو اور اللہ نہ کرے اسلامی ریاستیں بھی سرے سے ختم ہو جائیں تو بجائے اس کے کہ جہاد ختم سمجھا جائے جہاد ہی وہ بابرکت چیز ہے جس سے دوبارہ خلیفہ اور اسلامی ریاست کے قیام کی امید کی جاسکتی ہے۔

اس وقت جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

میں نے اس مضمون کے شروع میں قرآن مجید سے آٹھ اسباب بیان کئے ہیں جن کی بناء پر اس وقت مسلمانوں پر جہاں فرض ہے۔ آپ کا سوال یہ تھا کہ کیا اس وقت جہاد فرض عین ہو چکا ہے؟ اگر ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

اس کے لئے ہمیں پہلے فرض عین اور فرض کفایہ کا مطلب سمجھنا ہوگا۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں:

" فَرْضُ عَيْنٍ هُوَ الْفَرْضُ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَفْعَلَهٗ بِنَفْسِهٖ كَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ"

''فرض عین وہ فرض ہے جو ہر مسلم کو خود کرنا واجب ہے مثلاً صلاۃ وصوم۔''

" فَرْضُ كِفَايَةٍ اَلَّذِيْ اِذَا قَامَ بِهٖ مَنْ يَكْفِيْ سَقَطَ عَنْ سَائِرِ النَّاسِ وَ اِنْ لَّمْ يَقُمْ بِهٖ مَنْ يَكْفِيْ اَثِمَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَالْخِطَابُ فِيْ اِبْتِدَائِهٖ يَتَنَاوَلُ الْجَمِيْعَ كَفَرْضِ الْاَعْيَانِ ثُمَّ يَخْتَلِفَانِ فِيْ اَنَّ فَرْضَ الْكِفَايَةِ يَسْقُطُ بِفِعْلِ الْبَعْضِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَرْضُ الْاَعْیَانِ لَا یَسْقُطُ عَنْ اَحَدٍ بِفِعْلِ غَیْرِہٖ "

[المغنی والشرح الکبیر لا بن قدامہ کتاب الجھاد]

''فرض کفایہ وہ ہے جسے اتنے لوگ ادا کر دیں جو کافی رہیں تو باقی تمام لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر اتنے لوگ ادا نہ کریں جو کافی ہوں تو تمام لوگ گناہگار ہوتے ہیں۔ اس کا حکم شروع میں تمام لوگوں کو ہوتا ہے جس طرح فرض عین کا حکم تمام لوگوں کو ہوتا ہے بعد میں دونوں کا۔ فرق یہ ہے کہ فرض کفایہ کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے باقی لوگوں سے ساقط ہو جاتا ہے اور فرض عین کسی ایک کے ادا کرنے سے دوسروں سے ساقط نہیں ہوتا۔''

فقہاء نے فرض کفایہ کی مثال نماز جنازہ بیان کی ہے۔ میت کا جنازہ اور کفن دفن تمام مسلمانوں پر فرض ہے اگر چند آدمی جو یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں ادا کر دیں تو باقی مسلمانوں سے فرض ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کوئی بھی ادا نہ کرے یا اتنے لوگ جمع نہ ہوں جو یہ کام سرانجام دینے کیلئے کافی ہوں تو تمام مسلمان فرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے اس کیلئے میں نے شروع میں قرآن مجید سے کئی آیات بیان کی ہیں۔ جو اس بات کی دلیل ہیں کہ ان آیات میں مذکورہ آٹھ مقاصد حاصل ہونے تک کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کفار سے جہاد نماز، روزہ کی طرح فرض عین ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا ہوگا یا فرض کفایہ ہے کہ کچھ مسلمان یہ فریضہ ادا کر دیں تو باقی کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔

بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض عین ہے اور اس کی دلیل وہ تمام آیات ہیں جو اوپر گزر چکی ہیں۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں ہے:

" وَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اِنَّ الْجِھَادَ فَرْضُ عَیْنٍ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ عَیْنِہٖ اَبَدًا حَکَاہُ الْمَاوَرْدِیُّ "

[الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۳/۳۸ اور دیکھئے تفسیر طبری: ۲/۲۰۱]

''ماوردی نے بیان کیا کہ سعید بن میتب نے فرمایا جہاد ہر مسلم کی ذات پر ہمیشہ فرض عین ہے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اکثر اہل علم فرماتے ہیں کہ جہاد فرض کفایہ ہے اگر کچھ لوگ یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں تو دوسروں سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس قول کے لئے چند مضبوط دلائل ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴾ [التوبة: ۱۲۲]

''اور نہیں ہیں مومن کہ سب کے سب نکل پڑیں۔ تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ ہر جماعت میں سے ایک گروہ نکل جاتا تاکہ وہ (میدان جہاد میں) دین کی سمجھ حاصل کرتے اور جب وہ واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈراتے تاکہ وہ بچ جاتے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے لئے نکلنا تمام مسلمانوں پر فرض نہیں اگر ایک گروہ نکل پڑے تو سب مسلمانوں کا فرض ادا ہو جائے گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾

[النساء: ۹۵]

''گھروں میں بیٹھ رہنے والے مومن جنہیں کوئی عذر لاحق نہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔ دونوں برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر درجے میں فضیلت بخشی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو مومن لڑائی کے لئے نہیں نکلتے ان سے بھی بھلائی کا وعدہ ہے اگرچہ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا درجہ کم ہے اگر جہاد فرض عین ہوتا تو بیٹھ رہنے والوں کے لئے بھلائی کا وعدہ کیسے ہوسکتا ہے؟

3۔" عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ صَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَی الْجَنَّةِ وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْهُ تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ "

[رواہ البخاری۔ مشکاۃ کتاب الجہاد]

''ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے ، اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے جس میں پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا: '' تو کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری نہ دیں۔'' آپ نے فرمایا: ''یقیناً جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے تو جب تم اللہ تعالی سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا سب سے افضل اور سب سے بلند حصہ ہے اور اس سے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان جہاد کیلئے نہ نکلے اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے اور دوسرے فرض ادا کرتا رہے تو جنتی ہے۔ اگر جہاد فرض عین ہوتا تو یہ بشارت کیوں ہوتی؟

اگر دونوں اقوال کے دلائل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ دونوں کا محل الگ الگ ہے۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ کفار سے جہاد وقتال ایک وسیع عمل ہے جب تک نظام امارت کے تحت قوم کے تمام طبقات اس میں شامل نہ ہوں یہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اگرچہ اس میں سب سے نمایاں وہ مجاہدین ہوتے ہیں جو میدان جنگ میں دشمن سے برسرپیکار ہوتے ہیں اور یقیناً ان کا مرتبہ بھی دوسرے لوگوں سے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ ہے۔مگر یہ سمجھ لینا کہ دشمن سے صرف یہی لڑ رہے ہیں اور دوسرے لوگوں کا اس لڑائی میں کوئی حصہ نہیں' درست نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ دشمن کے سامنے صف آراء مجاہدین کے لئے اسلحہ تیار کرنا، انہیں اسلحہ پہنچانا انہیں خوراک اور دوسری ضروریات بہم پہنچانا ان کے گھروں کی حفاظت اور کفالت کرنا سب لڑائی کے عمل کا حصہ ہیں۔اسی طرح دشمن سے مقابلے کی نیت رکھنا اس مقصد کیلئے ہر وقت تیار رہنا دوسرے کو جہاد پر آمادہ کرنا اسلحہ کی تربیت حاصل کرنا اور لوگوں کو اسلحہ کی تربیت دینا جہاد وقتال کی عمارت کے بنیادی پتھر ہیں۔اس سلسلے میں چند احادیث زیر نظر رہنی چاہئیں۔

❶ ((عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا))

[متفق علیہ۔ مشکاۃ کتاب الجہاد]

''زید بن خالد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں کسی لڑنے والے کو ساز وسامان کے ساتھ تیار کیا تو اس نے بھی لڑائی کی اور جو کسی لڑنے والے کے گھر والوں میں اس کا نائب بنا یعنی اس کا خیال رکھا تو اس نے بھی لڑائی کی۔''

❷ ((عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا))[رواہ مسلم]

''ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ہذیل کے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکلے اور اجر دونوں کے درمیان ہوگا۔''

❸ ((عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ))[رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی]

''انس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''مشرکین سے اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔''

❹ ((عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ))[رواہ مسلم مشکاۃ]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'' سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے مرتبہ پر پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''

❺ ((وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَاِذَااسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا))

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:'' فتح کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے نکلنے کے لئے کہا جائے تو نکلو۔''

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی لڑنے والے کو تیار کرنے والا بھی لڑنے میں شریک ہے۔ اسکے اہل وعیال کی حفاظت وخبر گیری رکھنے والا بھی لڑ رہا ہے۔ دو بھائیوں میں ایک کو بھیج کر اس کے کام سنبھالنے والا دوسرا ساتھی بھی اس کے ساتھ شریک ہے۔

مشرکین سے لڑائی مال جان اور زبان تینوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ لڑائی اور شہادت کی سچی نیت سے بھی آدمی لڑائی میں شرکت اور شہادت کی سعادت حاصل کر سکتا ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاد سے مراد اگر نفیر یعنی دشمن کے مقابلے کے لئے نکلنا ہو تو یہ اس وقت فرض عین ہے جب امیر نکلنے کا حکم دے دے۔ ایسی صورت میں صرف وہ شخص رہ سکتا ہے جسے خود امیر پیچھے رہنے کا حکم دے اور وہ بھی جہاد میں شریک سمجھا جائے گا اس کے علاوہ ہر صاحب استطاعت کو نکلنا ہوگا جیسا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر سب کو نکلنے کا حکم دیا تھا مگر خود ہی چند افراد کو مدینہ کے انتظام کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ جو مومن سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان پر اللہ تعالیٰ نے سخت گرفت فرمائی تھی۔ اگر امیر تمام لوگوں کو یا کسی خاص آدمی کو نکلنے کا حکم نہ دے تو یہ فرض کفایہ ہے۔ کیونکہ عام حالات میں ہر ایک مسلمان تو جا ہی نہیں سکتا اور نہ ہی لڑائی کی حکمت ہر مسلمان کے نکلنے کا تقاضا کرتی ہے آخر مسلمانوں کے شہروں اور ان کے گھروں کی حفاظت کے انتظام کے بغیر دشمن سے لڑائی کس طرح جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اگر اتنے لوگ میدان میں موجود ہیں جو دشمن کے لئے کافی ہیں تو دوسرے لوگوں پر میدان میں نکلنا ضروری نہیں ہاں اس کے باوجود کوئی میدان میں نکلے تو ان سو درجوں کا حق دار ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے لڑائی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے نکلنے والوں کے لئے رکھے ہیں۔

﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ﴾ اور ﴿ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ﴾ سے یہی مراد ہے اس طرح اپنی جائے پیدائش میں بیٹھ رہنے والی حدیث سے بھی یہی مراد ہے۔

لیکن اگر جہاد سے مراد ہو لڑائی کی نیت رکھنا، اس کی تربیت حاصل کرنا، جس قدر ہو سکے اسلحہ اور ساز و سامان تیار رکھنا، مجاہدین کو لڑائی کے لئے تیار کرنا، ان کے گھروں اور اہل و عیال کی حفاظت اور خبر گیری رکھنا۔ غرض کسی نہ کسی طرح لڑائی میں شرکت کرنا تو یہ جہاد ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس سے گریز نفاق ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی یہی معاملہ ہے۔ ابو سعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ))[رواه مسلم، مشكاة باب الامر بالمعروف]

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے ہاتھ سے بدل دے اور یہ طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان کے ساتھ اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو دل کے ساتھ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

علمائے کرام نے نہی عن المنکر کو فرض کفایہ قرار دیا ہے کہ اگر کچھ لوگ کسی برائی سے روک دیں تو سب کا فرض ادا ہو گیا مگر ایک دوسرے کو برائی سے روکنے کی تلقین کرتے رہنا اور کم از کم دل میں روکنے کی نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کی رتی بھی نہیں رہتی۔ اس طرح کفار سے جہاد میں کسی نہ کسی صورت میں شرکت ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر کوئی شخص کفار سے لڑنے کی نیت اور ارادہ بھی نہیں رکھتا تو اس کا ایمان منافقت سے خالی نہیں۔

((عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَ لَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ))[رواه ابو داود]

''ابو امامہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا'' جس شخص نے جنگ نہیں کی نہ کسی لڑنے والے کی تیاری کروائی اور نہ کسی جنگ کرنے والے کے گھر میں اس کا اچھائی کے ساتھ نائب بنا (یعنی اچھی طرح سے ان کا خیال رکھا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سے پہلے پہلے اسے کوئی نہ کوئی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست مصیبت پہنچائے گا۔''

((وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَ لَمْ یَغْزُ وَ لَمْ یُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ))[رواہ مسلم]

''ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص اس حال میں فوت ہوگیا کہ نہ اس نے جنگ کی اور نہ ہی اپنے دل سے جنگ کی بات کی تو یہ شخص منافقت کی ایک شاخ پر فوت ہوا۔''

جنگ کا ارادہ رکھنے کی علامت:

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ کفار سے جنگ میں کسی نہ کسی صورت شرکت کرنا کم از کم جنگ کا ارادہ اور نیت رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس ارادے کی ظاہری علامت بھی اللہ تعالی نے خود بیان فرمادی ہے۔

سورہ توبہ میں منافقین کے متعلق فرمایا:

﴿ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً ﴾

''اگر ان کا ارادہ جنگ کے لئے نکلنے کا ہوتا تو اس کی تیاری ضرور کرتے۔''

معلوم ہوا کہ جو شخص کفار سے لڑائی کے لئے کوئی تیاری بھی نہیں کرتا نہ اپنا بدن تیار کرتا ہے نہ اسلحہ چلانا سیکھتا ہے، نہ اسلحہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے، نہ سواری سیکھتا ہے ، نہ ہی جنگ میں کام آنے والا کوئی کام سیکھتا ہے، نہ جنگ میں کام آنے والا سامان مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ کا نافرمان ہے اور نفاق میں پھنسا ہوا ہے۔

فرض کفایہ بھی جب تک ادا نہ ہو رہا ہو فرض عین ہوتا ہے:

بعض بھائی یہ کہہ کر دوسروں کو اور اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جہاد کے لئے نکلنا فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے تو کیا ضروری ہے کہ ہم لڑنے کے لئے نکلیں۔ اسی بات کو بہانہ بنا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمت مسلمہ نے ہر جگہ کفار کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود کفار سے لڑائی چھوڑ رکھی ہے إلّا ماشاء اللہ حالانکہ فرض کفایہ بھی جب تک اتنے افراد ادا نہ کر رہے ہوں جو وہ فرض ادا کرنے لئے کافی ہوں تمام استطاعت رکھنے والے افراد پر فرض ہوتا ہے۔

مثلاً کسی شہر میں اگر چند ڈاکٹر موجود ہیں تو مریضوں ،زخمیوں کا علاج ان سب پر فرض ہے اگر ان میں سے کچھ ڈاکٹر یہ ذمہ داری ادا کر رہے ہوں تو سب کا فرض ادا ہو گیا ورنہ سب گناہ گار ہوں گے۔

اگر کوئی شخص پانی میں غرق ہو رہا ہو تو وہاں پر موجود تمام تیراکوں پر فرض ہے کہ اسے بچائیں، اگر ایک بھی اٹھ کر اسے بچالے تو سب کا فرض ادا ہو گیا ورنہ ان کا یہ عذر قابل قبول نہ ہوگا کہ ڈوبتے ہوئے کو بچانا فرض کفایہ تھا۔فرض عین نہ تھا۔نہ ہی کسی کا یہ عذر سنا جائے گا کہ والد ماجد نے اسے بچانے سے منع کر دیا تھا۔

امام شوکانی فرماتے ہیں:

" اَلْاَدِلَّةُ الْوَارِدَةُ فِیْ فَرْضِیَّةِ الْجِهَادِ كِتَابًا وَ سُنَّةً اَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُكْتَبَ هٰهُنَا وَلٰكِنْ لَّا يَجِبُ اِلَّا عَلَى الْكِفَايَةِ فَاِذَا قَامَ بِهِ الْبَعْضُ سَقَطَ عَنِ الْبَاقِيْنَ وَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ بِهِ الْبَعْضُ هُوَ فَرْضُ عَيْنٍ عَلٰى كُلِّ مُكَلَّفٍ"

[السيل الجرار المتدفق على حدائق الازهار للشوكانی ٤/٥٥]

''کتاب وسنت میں جہاد کی فرضیت کے متعلق جو دلائل آئے ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں لیکن وہ صرف علی الکفایۃ واجب ہے۔جب بعض لوگ اسے ادا کر رہے ہوں باقی لوگوں سے ساقط ہے اور جب تک بعض اسے ادا نہ کریں ہر مکلف پر فرض عین ہے۔''

اب آپ وہ آٹھ مقصد دوبارہ پڑھیں جو میں نے شروع میں قرآن مجید سے تحریر کئے ہیں۔

- کیا اتنے مسلمان ان مقاصد کے حصول کیلئے لڑائی میں مصروف ہیں؟ کیا سب مسلمانوں کا فریضہ ادا ہو گیا ہے۔؟
- کیا مجاہدین کی ایک جماعت جو تمام دنیا سے فتنہ ختم کرنے کے لئے کافی ہو۔اس کام میں مصروف ہے؟
- کیا تمام دنیا میں اسلام کا ورلڈ آرڈر نافذ کرنے کیلئے کوئی ایسی جماعت جہاد میں مصروف ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو۔؟

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کیا تمام دنیا کے کفار سے بزور بازو جزیہ وصول کرنے کی جدوجہد کرنے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو؟
- کیا تمام دنیا کے کمزوروں اور مظلوموں کو ظلم سے بچانے والی کوئی جماعت موجود ہے جو اس مقصد کے لئے کافی ہو.....؟
- کیا دنیا کے مختلف ملکوں میں کئی سو سال سے مسلسل قتل ہونے والے لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کا بدلہ لینے والے اتنے مجاہدین مصروف جہاد ہیں جو ان سب کا بدلہ لے سکیں؟
- کفار نے پچھلے کئی سو سال میں مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے جو معاہدے توڑے ہیں کیا ان سے ان معاہدوں کی خلاف ورزی کے متعلق پوچھنے والے اتنی تعداد میں موجود ہیں جو یہ فریضہ سر انجام دینے کیلئے کافی ہوں۔؟
- کفار نے مسلمانوں کے جو علاقے چھینے ہیں انہیں واپس لینے کیلئے کیا اتنے مجاہد مصروف جہاد ہیں کہ واپس لے سکیں۔ اندلس، ہندوستان، روس، اور چین، ترکستان ، بیت المقدس وغیرہ دوبارہ حاصل کرنے والی جماعت کیا اس کام میں مصروف ہے؟
- دنیا کے مختلف خطوں میں کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہیں کیا اس کا دفاع اتنے لوگ کر رہے ہیں جو کافی ہوں؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان تمام مسلمانوں کے گنہ گار ہونے میں کیا شبہ ہے جو اپنی استطاعت کے مطابق کفار سے لڑائی میں حصہ نہیں لے رہے۔ ہم سب کو اپنی غفلت کا تدارک کرنا چاہئے اور فرض عین اور فرض کفایہ کی بحث کو جہاد سے فرار کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔

ہم پاکستان میں کیوں جہاد نہیں کرتے؟

جہاد کے متعلق آپ کا ایک سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض جہاد کرنا ضروری ہے تو پھر جو ظلم و بربریت کا بازار کشمیر میں گرم ہے اور دیگر ممالک میں وہ تو پاکستان میں بھی ہے۔ اس میں ہم جہاد کیوں نہیں کرتے اس کی کیا وجہ ہے؟ دلائل سے ثابت کریں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے افسوس ہے کہ آپ کو ہندوستان اور پاکستان میں ہونے والے ظلم میں فرق نظر نہیں آتا؟

پاکستان کی بنیاد لا الہ الا اللہ پر رکھی گئی جب کہ ہندوستان کے جھنڈے پر ویر چکر کا نشان موجود ہے جو ہندو مذہب کی نشاندہی کرتا ہے۔

ہم پاکستان کے حکمرانوں سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اپنے وعدے اور قول وقرار کے مطابق اسلام کا نفاذ کرو۔ وہ اسلام کا صاف لفظوں میں انکار نہیں کرتے۔ ہاں اسلام پر عمل کے بارے میں نفاق سے کام لیتے ہیں جبکہ ہند کے حکمران کھلم کھلا کافر ہیں۔ کیا کلمہ گو منافق اور کافر کا فرق بھی آپ کو معلوم نہیں؟ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں منافقین کی حد سے بڑھی ہوئی گستاخی پر جب بعض صحابہ نے انہیں قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ نے فرمایا رہنے دو لوگ کہیں گے محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ کیا آپ کی خواہش ہے کہ ہم کفار سے لڑنا چھوڑ کر اپنے کلمہ گو بھائیوں سے لڑنا شروع کر دیں؟

پاکستان میں اس وقت ایک آدھ جگہ اگر فساد ہو رہا ہے تو یہ مسلمانوں کی آپس میں لڑائی ہے اور حصول اقتدار کی جنگ ہے۔ کفر واسلام کی لڑائی نہیں اور انہیں بھڑکانے والا بھی اصل میں ہندوستان ہے جب کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو اسلام کی پاداش میں قتل کیا جاتا ہے۔ ان کی املاک لوٹی جاتی ہیں اور ان کی عزت پامال کی جاتی ہے۔ کیا مسلمان ہونے کے جرم میں ہونے والے ظلم اور عام ظلم میں جو فرق ہے آپ کو نظر نہیں آتا؟

آپ کو معلوم نہیں کہ بال ٹھاکرے نے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سامنے صرف تین راستے ہیں، چوتھا کوئی راستہ نہیں..... وہ برصغیر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں..... یا ہندو بن جائیں..... یا قتل ہونے کیلئے تیار رہیں..... کیا پاکستان میں بھی مسلمانوں کے سامنے یہی تین راستے ہیں؟ ہندوستان میں اسلام کی علامت کے طور پر نمایاں بابری مسجد علی الاعلان ڈھا دی گئی اور اس موقعہ پر اس کے علاوہ سینکڑوں مسجدیں مسمار کر دی گئیں۔ کیا پاکستان میں بھی مسجدیں اس لئے گرائی جاتی ہیں کہ یہاں ہندوؤں کے مندر ہونے چاہئیں؟ ہندوستان میں مسلمان گائے ذبح کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا کیونکہ گائے ہندوؤں کا خدا ہے۔ کیا پاکستان میں بھی یہی حالت ہے؟

ہندوستان میں اذان کی آواز بلند ہونے پر ہندو اور سکھ فساد برپا کر دیتے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے کی اجازت نہیں۔ کیا پاکستان میں بھی ہندو فوج یا کوئی اور فوج اسلام کے جرم میں ہم پر حملہ آور ہے؟ پھر کیا آپ کو اتنی موٹی بات سمجھ نہیں آتی کہ کفار کے پنجے میں گرفتار مسلمانوں کو چھڑانے کیلئے مسلمانوں کا آپس میں متحد ہونا ضروری ہے خواہ وہ کتنا ہی اختلاف رکھتے ہوں۔ کفار ان کی جان و مال اور عزت و آبرو پامال کرتے وقت یہ نہیں دیکھیں گے۔ یہ حنفی ہے یا اہلحدیث اور مسلم لیگ کا ہے یا پیپلز پارٹی کا۔ وہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک کوئی شخص ہندو نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصَارٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾

''یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک ہرگز خوش نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کی ملت کی پیروی نہ کریں۔''

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اگر ہم پاکستان میں مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور ایک دوسرے پر ظلم ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم کفار سے لڑنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اگر ہم کفار سے نہیں لڑیں گے تو آپس میں لڑائی کبھی ختم نہیں ہوگی نہ آپس میں ظلم ختم ہوگا۔

امید ہے آپ کو پاکستان کے کلمہ گو لوگوں سے جہاد (جہاں ہم الحمدللہ امن سے رہ رہے ہیں) اور ہندوستان کے ہندوؤں سے جہاد (جو اسلام کی پاداش میں مسلمانوں کو تہہ تیغ کر رہے ہیں جن کے 47ء اور 71ء کے ظلم و ستم اور قتل و غارت کے بدلے کا قرض بھی ہم پر باقی ہے) میں فرق واضح ہو گیا ہوگا۔

میں جب کسی مسلمان بھائی سے سنتا ہوں کہ وہ جہاد کے لئے پاکستان اور ہندوستان کو برابر قرار دیتا ہے تو مجھے سخت افسوس ہوتا ہے اور اس کے دماغ میں ہندو کی پسندیدہ فکر اور اس کے منہ میں ہندو کی پسندیدہ زبان صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو سمجھ عطا فرمائے۔

آپ کا آخری فقرہ یہ ہے کہ :

اگر ہم اپنی اسلامی عمارت کو بیرون سے جہاد کے ذریعے مضبوط بنالیں اور اندر سے کھوکھلی رہے تو اس کا کیا فائدہ؟ واضح کریں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو!.....ہماری اسلامی عمارت کی اندرونی مضبوطی بھی دشمنوں سے جہاد کے ذریعے ہوگی۔کفار سے جہاد کرتا ہی وہ ہے جس میں اسلامی حمیت ہو۔آپ خود دیکھ لیں مسلمانوں کے حکمران چونکہ اسلامی حمیت سے خالی ہیں۔اس لئے کفار سے نہیں لڑتے جو کفار سے ان کے کفر کی وجہ سے لڑے گا وہ مرد مومن ہوگا اور اس کے ذریعے اللہ تعالی ملک کو اندرون طور پر بھی مستحکم فرمائے گا۔اس لئے کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح کفار سے جہاد جاری رہے اور تمام مسلمان اس مقدس فریضہ میں شامل ہو جائیں۔

راہ جہاد سے فرار کے بہانے

محترم بھائیو! انسان جب کچھ کر نہیں سکتا یا کچھ کرتا نہیں تو اپنی کوتاہی کا اعتراف کرنے کی بجائے اس کا نفس اسے بہلاتا ہے ،فریب دیتا ہے کہ نہیں تم بھی کچھ ہو۔جو لوگ جہاد کشمیر یا دنیا کے دیگر خطوں میں جاری جہاد کی فرضیت پر اعتراض کرتے ہیں،اصل بات یہ ہے کہ ان کی نیت ہی درست نہیں۔یہ لوگ عملی جہاد سے جان چھڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر نہیں ہیں،ہم بھی جہاد کے قائل ہیں.....اور پھر جب انہیں کوئی کہتا ہے:''آپ جہاد کرتے کیوں نہیں؟''.....تو کہتے ہیں:''جہاد کے تو ہم بھی قائل ہیں،لیکن سبب یہ ہے،لیکن وجہ یہ ہے،لیکن رکاوٹ یہ ہے،لیکن اصل حقیقت یہ ہے،اصل بات تم نہیں سمجھتے وغیرہ وغیرہ۔''

میری اس بات کی دلیل کہ ان کی نیت خراب ہے قرآن میں موجود ہے.....اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ ﴾[التوبة:٤٦]

''اگر ان کا جہاد کے لئے نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اسکی تیاری ضرور کرتے۔''

مجھے بتاؤ کہ یہ جتنے فضیلت مآب ہیں،کیا یہ صرف کلاشنکوف ہی کھول کر اسے بند کر سکتے ہیں؟ کیا اگر ان کو اسلحہ مل جائے تو اپنے ہدف پہ نشانہ لگا سکتے ہیں؟ ثابت ہوا کہ سب باتیں ہی باتیں ہیں،نیت کا خلل ہے۔اللہ کی بات سچی باقی سب کی بات جھوٹی ہے،اللہ نے جو فرمایا کہ اگر ان کا ارادہ ہوتا تو یہ کسی نہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معسکر میں بیٹھے ہوئے تیاری تو کر رہے ہوتے۔ چلو آگے نہ جاتے کہ کچھ بہانے موجود ہیں۔ جب تیاری ہی نہیں کرتے تو یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ان کی نیت خراب ہے۔

پہلا بہانہ ..... خلیفہ کے بغیر جہاد نہیں ہوسکتا

کہا جاتا ہے امیر کے بغیر یہ جہاد کیسے کرتے ہیں؟ جب خلیفہ ہی موجود نہیں جب تک خلافت نہ ہو تو کس طرح جہاد ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں ایک موٹی بات سن لیں جو عام آدمی بھی یاد رکھ سکتا ہے۔ صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ سے حدیث مروی ہے، مشکوۃ کے کتاب الجہاد میں دیکھ سکتے ہیں، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا)) ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔''

((يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)) ''مسلمانوں کی ایک جماعت اس پر لڑائی کرتی رہے گی۔''

یہاں جہاد کا لفظ نہیں بولا یقاتل (لڑائی کرتی رہے گی) کا لفظ بولا ہے۔

((حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) [رواه مسلم مشكاة، كتاب الجهاد] ''یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ قیامت تک لڑائی جاری رہے گی اور اس جماعت کی لڑائی کی وجہ سے اللہ کا دین قائم رہے گا۔ خلافت تو تقریباً 1924ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اب ہم اگر اپنے ان بھائیوں کی منطق مان لیں تو پھر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر سیدھی طرح کفار کے بوٹ پالش کرنے شروع کر دو۔ ان کی حکومت کے نیچے چین و آرام سے سو جاؤ۔ کسی قسم کا ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے پاس بنی بنائی دلیل موجود ہے کہ نہ خلیفہ ہوگا اور نہ آپ کو میدان میں جانے کی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ چین کی بانسری بجاتے رہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر لڑنا فرض ہی نہیں ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! یہ بات غلط ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر خلافت قائم کرنے کے لئے لڑنا ہوگا۔ اس کا تو دین اسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی۔ جو ان سے دشمنی کرے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا، جو ان کو چھوڑ کر چلا جائے گا، وہ بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔'' یہ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی ہے۔

دوسرا بہانہ.....مشرک کی مدد سے جہاد کرنا

ایک یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ کا اسوہ تو دیکھیں۔ جنگ بدر میں ایک شخص آیا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ مجھے بھی (اپنے ساتھ جنگ میں) لے چلیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان ہو؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو اس کا جواب سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« اِرْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ »

''لوٹ جاؤ تم مشرک ہو اور میں مشرک کی مدد ہرگز نہ لوں گا۔''

میرے بھائیو!.....اگر رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے حالات کو غور سے پڑھیں تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ مشرک سے مدد حاصل نہ کرنا، اس وقت ہے جس وقت آپ کو مشرک پہ اعتماد نہیں ہے۔ جو مشرک آپ کا حلیف نہیں ہے یا آپ کے پاس اتنی قوت موجود ہے کہ آپ کو مشرک کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت ٹھیک ہے آپ مشرک کی مدد حاصل نہ کریں۔ لیکن اگر وہ مشرک آپ کا حلیف ہے۔ اس کا اور آپ کا مقصد ایک ہے تو وہ آپ سے تعاون کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی تو ساری زندگی اس بات کی دلیل ہے کہ ہر موقع پر اللہ نے کفار میں سے آپ کے لئے مدد مہیا فرمائی۔

1۔ ابو طالب کو ہی دیکھئے کہ وہ کافر تھا۔ اس نے کہا:

« وَاللّٰهِ لَنْ يَصِلُوا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ حَتّٰى اُوَسَّدَ فِى التُّرَابِ دَفِيْنًا »

''اللہ کی قسم! جب تک مجھے زمین میں دفن نہ کر لیں، میں آپ تک کسی کو پہنچنے نہیں دوں گا۔''

کیا اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے کہا' چچا تو تو کافر ہے۔ پیچھے ہٹ جا میں تیری مدد نہیں لوں گا؟

2۔ نبی کریم ﷺ کا کفار نے بائیکاٹ کر دیا۔ آپ ﷺ شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اس وقت

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ہاشم اور بنو مطلب نے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دیا۔ کفار بھی نبی ﷺ کی حمایت میں اس گھاٹی میں محصور ہو گئے۔ کیا نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ بھائی تمہاری مدد کی مجھے ضرورت نہیں؟ نکلو یہاں سے ((لَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ)) میں کسی مشرک سے مدد نہیں لوں گا'' ایسا قطعاً نہیں فرمایا۔

3۔ نبی اکرم ﷺ مکہ والوں سے مایوس ہو کر طائف والوں کی طرف گئے تاکہ کچھ حمایت حاصل ہو جائے یا مدد حاصل ہو جائے۔ حالانکہ طائف والے بھی مشرک تھے۔

4۔ جب وہاں سے مکہ کی طرف واپس تشریف لائے تو اب مکہ میں داخلے کی کوئی صورت نہ تھی۔ سبھی مکہ والے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھی زید نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اب ہم مکے میں کیسے جائیں گے؟ فرمایا اللہ سبب بنائے گا۔ مطعم (مشرک) کی طرف پیغام بھیجا کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لے کر مکے کے اندر لے جاؤ۔ اس کے کئی بیٹے تھے۔ وہ ان سب کو اپنے ساتھ لے کر آیا۔ نبی ﷺ کے ایک طرف اپنے بعض بیٹوں کی لائن بنادی اور دوسری طرف اپنے باقی بیٹوں کی لائن بنالی اور اعلان کرتا جاتا ہے، کہتا ہے ''لوگو..... یاد رکھو محمد ﷺ آج سے میری پناہ میں ہے، خبردار جو ان کو کوئی نقصان پہنچائے۔'' ابوسفیان آیا کہنے لگا: ''تو کہیں اس کا تابع (مسلمان) تو نہیں ہو گیا؟'' مطعم کہنے لگا: ''نہیں مسلمان تو نہیں ہوا۔ صرف پناہ دی ہے۔'' کہنے لگا: ''پھر ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری پناہ کی قدر کرتے ہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

5۔ نبی اکرم ﷺ کی ہجرت ہوتی ہے تو مکہ سے مدینہ کا راستہ بتانے کے لئے نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی اجرت پر رکھ لیا۔ صحیح بخاری میں آتا ہے، مشرک تھا هاديًا خريتًا بڑا ماہر تھا۔ اگر راستے میں جنگ ہو جاتی تو کیا خیال ہے جب وہ مشرک نبی ﷺ کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑتا تو نبی اکرم ﷺ اس کو کہتے کہ نہیں چل تو نکل جا یہاں سے، تیری مدد کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ تو مشرک ہے۔

تیسرا بہانہ

جنگ بدر کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں سے مدد لی

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جنگ بدر سے پہلے کی بات ہے، جنگ بدر کے بعد ایسا نہیں ہوا۔ حالانکہ صلح

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ کا جو واقعہ ہوا اس کے معاہدے میں موجود شرائط میں ایک شق یہ تھی کہ جو شخص چاہے مسلمانوں کا حلیف بن جائے اور جو شخص چاہے قریش کا حلیف بن جائے۔ چنانچہ بنوخزاعہ نبی ﷺ کے حلیف اور بنوبکر قریش کفار کے حلیف بن گئے اب بنوخزاعہ پر بنوبکر نے حملہ کر دیا تو قریشیوں نے ان کا ساتھ دیا۔ نبی ﷺ نے ان پر بدلہ لینے کیلئے چڑھائی کر دی۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ اس وقت بنوخزاعہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ جنگ میں شامل تھے۔ بنو خزاعہ جو ابھی کفر پہ تھے، کوئی کوئی آدمی مسلمان ہوا تھا، باقی سب کافر ہی تھے، تبھی تو حلیف تھے۔ اگر مسلمان ہوتے تو پھر حلیف بننے کی کیا ضرورت تھی؟ تو نبی ﷺ کے ساتھ بنوخزاعہ بھی شامل تھے۔

مسند أحمد جلد:۱ صفحہ:۱۷۹ میں عبداللہ بن عامر کی حدیث ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اعلان کیا کہ ہتھیار روک لو، کوئی ہتھیار استعمال نہ کرے۔ ہاں بنوخزاعہ کو اجازت ہے کہ بنوبکر کا آدمی جہاں ملتا ہے، اس کا سر اڑاتا چلا جائے، کیونکہ انہوں نے غداری اور عہد شکنی کی ہے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو فرمایا بس بھئی اب بنوخزاعہ کے دل ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ اب بنوخزاعہ کو بھی اجازت نہیں کہ وہ بنوبکر پر کوئی حملہ کریں یا ان کو قتل کریں۔

غور فرمائیں کہ یہ واقعہ کس وقت کا ہے۔ جنگ بدر کا یا جنگ بدر کے بعد کا؟ صاف ظاہر ہے جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ ثابت ہوا اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ نے کفار سے مدد لی۔

چوتھا بہانہ ..... کشمیر کی بجائے پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کیا جاتا؟

کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں آپ کیوں نہیں لڑتے؟ تم لوگ کشمیر میں لڑ رہے ہو۔ حکومت پاکستان تمہارا تعاون کر رہی ہے۔ یہ طاغوت ہے۔ یہ کفر کے پشتیبان ہیں۔ ملک کے اندر کفر و شرک پھیلا ہوا ہے۔ تم یہاں جہاد کیوں نہیں کرتے کشمیر میں جہاد زیادہ (اہم) ہے۔ کیا پاکستان میں جہاد (کی ضرورت) نہیں ہے؟ یہ بہت سے اعتراضات کا ایک ملغوبہ ہے۔ اسے بھی اچھی طرح سمجھیں۔

میرے بھائیو اس بات کو ذرا تفصیل سے سمجھئے۔ کافر کئی قسم کے ہیں۔ ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ ہی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑھا، ایک وہ کافر ہے جس نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اب ان دونوں کا فرق ہے جس نے کلمہ نہیں پڑھا، وہ ہم سے اس لئے لڑتا ہے کہ ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ کافر اسی بنا پر ہم سے لڑتا ہے۔ جو کلمہ پڑھنے والا ہے، وہ اس وجہ سے کبھی بھی ہم سے نہیں لڑے گا کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ وہ تو کلمہ پڑھنے کی وجہ سے ہمارا بھائی بن گیا، ہمارے دین میں داخل ہو گیا ہے اب اگر وہ گمراہ ہے، ہم اس کو سمجھائیں گے، دعوت دیں گے، جب تک وہ ہم پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا، ہم اس پر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔ ہم اس کو گمراہ سمجھیں گے، غلط سمجھیں گے، اس کو یہ بھی کہیں گے کہ یہ کفر کا، شرک کا مرتکب ہوا ہے۔ لیکن ہم اس سے جنگ نہیں کریں گے۔ کیونکہ اگر ہم کلمہ پڑھنے والوں سے جنگ کریں گے تو کلمے کا انکار کرنے والے سے ہم جنگ نہیں کر سکتے۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث ہے نبی ﷺ مال تقسیم کر رہے ہیں۔ ایک شخص آتا ہے کہتا ہے کہ «اِعْدِلْ يَا مُحَمَّدُ ﷺ» اے محمد ﷺ انصاف کر۔ فتح الباری میں اور کئی روایتیں اکٹھی کر کے ایسے کئی نامناسب الفاظ نقل کئے گئے ہیں۔ مثلاً اس نے کہا ''اے محمد ﷺ اللہ کی قسم تو نے انصاف کیا ہی نہیں'' کیا یہ شخص مسلمان ہے؟ لیکن کلمہ گو ہے۔ بعض نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجئے، اس کی گردن اڑا دیں۔ فرمایا چھوڑ دو۔ لوگ کہیں گے۔ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو اگر ہم قتل کرنے لگیں تو اپنے دشمنوں کو کیسے قتل کریں گے؟۔

کئی لوگ اس پر الجھتے ہیں کہ تمہارے نزدیک پھر ہر شخص ہی مسلمان ہے خواہ قبر پرست ہو خواہ صحابہ سے عداوت رکھتا ہو، تم سب کو ٹھیک سمجھتے ہو۔ بھئی ہم کب ٹھیک سمجھتے ہیں ہم کہتے ہیں نبی ﷺ کے پیاروں سے دشمنی رکھنا کفر ہے۔ اللہ کے ساتھ غیروں کو بھی حاجت روا سمجھنا شرک کا عقیدہ ہے۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں سیدھی صاف بات ہے۔ لیکن وہ کلمہ گو ہیں، کلمہ پڑھ رہے ہیں ہم ان کے سامنے قرآن پیش کریں تو وہ یہ نہیں کہتے جاؤ ہم قرآن نہیں مانتے ممکن ہے ان کے مولوی ایسی کوئی بات کہہ دیں لیکن وہ بھی لوگوں کے سامنے یہ بات کبھی نہیں کہہ سکتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں خارجی نکلے۔ انہوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ کافر، عثمان رضی اللہ عنہ بھی کافر ہے۔ جبکہ علی رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا نبی ﷺ کا فرمان ہے تو نبی ﷺ کے فرمان کا منکر کافر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے یا کہ نہیں ہوتا،؟ تو وہ خارجی بھی کافر ہی تھے لیکن کلمہ گو کافر تھے۔اس لئے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ تمہارے وظیفے تمہیں ملیں گے، مال غنیمت سے حصہ ملے گا، مسجدوں میں تم آؤ ہم تمہیں نہیں روکیں گے۔ہاں! اگر تم شرارت کرو گے پھر ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب انہوں نے شرارت کی، حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور ان کی لونڈی کو قتل کیا تو حضرت علی نے کہا کہ وہ آدمی ہمارے حوالے کردو جس نے ان کو قتل کیا ہے۔وہ کہنے لگے ہم سبھی (قاتل ہیں) فرمایا پھر لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔سب کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔صرف دس آدمی اس جماعت میں سے بچے۔

اگر کافر بھی صلح کے معاہدہ کے ساتھ رہتے ہیں تو ہم ان کی صلح اور معاہدے کا احترام کریں گے۔ ایک ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں، صلح بھی ہماری ان سے ہے، تم کہتے ہو کیوں نہیں لڑتے؟ میرے بھائیو! ہمیں جو نصیحت کرتے ہو کلمہ گو لوگوں سے لڑنا درست ہے تو تم لڑلو نا۔تم کیوں نہیں لڑتے؟ ہم تو چلو ایک میدان میں الجھے ہوئے ہیں۔ایک محاذ ہم نے سنبھالا ہوا ہے۔ یہ محاذ بسم اللہ پڑھ کر تم سنبھالو۔ہم اس کو علی وجہ البصیرت درست نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو بالکل غلط سمجھتے ہیں کہ یہاں کلمہ گو مسلمانوں کے ساتھ ہم جنگ شروع کر دیں۔ ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان کو سمجھائیں۔ ہماری کوتاہی یہ ہے کہ ہم نے ان تک قرآن پوری طرح سے نہیں پہنچایا۔ہم نعروں میں مصروف ہیں۔فلاں زندہ باد.....فلاں مردہ باد۔

پانچواں بہانہ.....اگر حکومت مظلوموں کی مدد کرے تو ہمیں جہاد نہیں کرنا چاہئے

کشمیر میں حکومت اگر ان مظلوموں کی مدد کرے تو کیا ہم اس لئے مدد چھوڑ دیں کہ حکومت پاکستان ان کی مدد کر رہی ہے۔ یہ کس قسم کی فضول بات کی جاتی ہے۔حافظ سعید صاحب سے بھی ایک دفعہ ایک غیر ملکی مجاہد نے (اشکالات کا شکار ہو کر) بات کی۔ کہنے لگا کہ آپ تو طاغوت کے ساتھ مل کر لڑتے ہیں۔حافظ صاحب نے کہا اگر آپ کے گھر کو آگ لگ جائے، طاغوت کا فائر بریگیڈ آپ کے گھر کی آگ بجھانے آجائے تو آپ نے جو ریت یا پانی کی بالٹی پکڑی ہوئی ہے، اسے اس لئے دور پھینک دیں گے کہ اس کام میں حکومت کیوں شریک ہوگئی ہے۔آپ کیا کریں گے؟ اللہ کی قسم وہ ایک لفظ بھی جواب میں نہ کہہ سکا۔

ہمارے گھر کی آگ اگر حکومت بجھاتی ہے تو بجھانے دو۔اس کی مدد کرو۔اگر حکومت پاکستان

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے ساتھ جنگ کرتی ہے اس بناء پر کہ وہاں مسجدیں مسمار کی جارہی ہیں، مسلمانوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، تو کیا ہم حکومت کی اس لئے مدد نہ کریں گے کہ حکومت نے یہاں پورا اسلامی قانون نافذ نہیں کیا۔

چھٹا بہانہ.....اگر مجاہدین کارروائی کریں گے تو نتیجے میں ہندو عزتیں لوٹیں گے

اس کے علاوہ یہ افسوسناک اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مجاہدین کی وجہ سے کشمیر میں عزتیں لوٹی جا رہی ہیں۔ اگر مجاہد نہ جاتے تو مسلمان لڑکیوں کو کوئی کچھ نہ کہتا۔ مجاہدین کارروائی کر کے آجاتے ہیں۔ بعد میں کریک ڈاؤن ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی عزتیں لوٹی جاتی ہیں اور قتل وغارت ہوتی ہے۔

میرے بھائیو! اسے کہتے ہیں ''مدعی سست گواہ چست'' اگر ایسی بات ہوتی تو لشکر طیبہ سے سب سے زیادہ دشمنی کشمیریوں کو ہوتی۔ کشمیری تو ان پر بچھے چلے جاتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے فرزندوں سے وہ محبت نہیں کرتے جو وہ یہاں سے جانے والے مجاہدین سے کرتے ہیں۔ (مجلّہ الدعوۃ کے صفحات اس پر گواہ ہیں) میرے بھائیو! عزتیں لٹ سکتی ہیں۔ لیکن وہاں جہاں مجاہدین کی ہائیڈ (کمین گاہ) نہیں ہے۔ جہاں جہاں پناہ گاہ موجود ہے، وہاں ظلم وستم تو ہوسکتا ہے، کریک ڈاؤن تو ہوسکتا ہے..... لیکن عزت نہیں لوٹی جائے گی..... کیونکہ ہندوؤں کو پتہ ہے کہ عزت لوٹی نہیں اور مجاہدین کی طرف سے بدلہ فورا پورا ہوانہیں۔

ساتواں بہانہ..... پہلے جہاد بالنفس پھر جہاد بالشیطان پھر جہاد بالدنیا

اگر ان میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر دشمن سے جہاد کرنا

بعض لوگ جہاد وقتال کے لئے بعض شراط عائد کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے جہاد بالنفس کرو، پھر جہاد بالشیطان، پھر جہاد بالدنیا پھر جا کر دشمن سے جہاد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے نفس سے جہاد کرو، اس میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر شیطان سے جہاد کرو، اس میں کامیاب ہوجاؤ تو پھر دنیا سے جہاد کرو، اس میں اگر کامیاب ہوجاؤ (جس میں کامیابی کا نہ علم ہوسکتا ہے نہ کوئی اس کا دعوی کرسکتا ہے) تو پھر دشمن کے ساتھ جہاد شروع کردو۔

اللہ کے بندو! اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ جو لوگ مسلمان ہوتے تھے، کیا آپ بھی جہاد کیلئے ان پر

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی شروط وقیود لگاتے تھے؟ ہرگز نہیں..... فتح مکہ کو ہی لے لیجئے..... فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار آدمی آئے تھے۔ گھنٹے آدھے گھنٹے میں بارہ ہزار مجاہد ہو گئے۔ ان کی نماز بھی ابھی درست نہیں کی، ان کا سب کچھ ابھی اسی طرح تھا ، کہا چلو جنگ حنین میں چلو۔ اسی طرح ان کو ساتھ لے گئے۔ کب انہوں نے جہاد کیا تھا نفس کے ساتھ، کب جہاد کیا تھا شیطان کے ساتھ اور کب جہاد کیا تھا دنیا کے ساتھ، کس قسم کی باتیں کرتے ہو؟

اصل بات یہ ہے کہ خانقاہی نظام پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ جہاد کو ختم کیا جا سکے۔ اسی لئے حکومت کے نصاب میں سب سے زیادہ تصوف پر زور دیا جاتا ہے وہی بات جس کی اقبال نشاندہی کر گیا ہے کہ:

مست رکھو ذکر وفکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

اللہ کے بندو جب لڑنے کا وقت ہے تم کہتے ہو نفس کے ساتھ جہاد کرتے رہو۔ یہ بات بھی اقبال ہی کہہ گیا ہے کہ:

یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محراب مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقت قیام آیا

کہ اٹھنے کا وقت ہے تو کہتے ہیں سجدہ کرو۔ بھائی اٹھنے کا وقت ہے تو اُٹھو نا۔ جب سجدے کا وقت ہے تو سجدہ کرو، جب اٹھنے کا وقت ہے تو اٹھو۔

یہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہاد میں جاتے ہیں، وہ نفس سے جہاد نہیں کرتے، وہ شیطان اور دنیا کے ساتھ نہیں جہاد کرتے اور جہاد صرف وہی کرتا ہے جو ایک کٹیا میں بیٹھ کر ''حق ھُو'' کی ضربیں لگاتا رہتا ہے۔ یہ شیطان کا ان بھائیوں کو دھوکہ ہے۔ اللہ شاہد ہے کہ جس طرح میں نے معسکر ام القری میں جوانوں کو ہچکیاں باندھ باندھ کر روتے دیکھا، یہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ سینکڑوں ایکڑ اراضی کے مالک نوجوان، ایم ایس سی کئے ہوئے نوجوان، ان کے دل میں بھی سب ارمان ہیں۔ خواہشیں، وراثت، جائیداد، آرام، آسائش، عزیز و اقارب، ماں باپ سب کچھ چھوڑ کر اپنی گردن کٹانے یہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا خیال ہے جہاد بالنفس کے بغیر ہی پہنچ گئے ہیں؟ جہاد بالشیطان اور دنیا کو ترک کئے بغیر ہی پہنچے ہیں؟..... نہیں۔ (اور پھر ان مجاہدوں کی پوری پوری داڑھیاں، شلواریں ٹخنوں سے اوپر اور ایک ایک سنت کا اہتمام، کیا یہ نفس کے خلاف جہاد نہیں؟)

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تم نے نفس سے جہاد کرنا ہے، شیطان سے مقابلہ کرنا ہے تو اس کے لئے جہاد کا میدان ہے۔

نسائی میں ایک حدیث ہے کہ ابن آدم اللہ کی راہ میں مسلمان ہونے کیلئے نکلنے لگا۔ شیطان نے کہا کیا کرتا ہے؟ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑتا ہے؟ اس نے کہا: ''جا، میں تیری بات نہیں مانتا۔ مسلمان ہوگیا اب ہجرت کرنے کی باری آئی گھر چھوڑنے کی منزل آئی شیطان درمیان میں آ گیا، کہنے لگا اللہ کے بندے ان گلیوں میں تو کھیلتا رہا، یہاں تیری مجلس، تیرے چاہنے والے ہیں۔ تو اس زمین و آسمان کو چھوڑے گا۔ تو بے وطن ہو جائے گا۔ اس نے کہا: ''جا، میں نے تیری بات نہیں ماننی۔'' ابن آدم ہجرت کی منزل بھی طے کر گیا اب جہاد کے لئے نکلنے لگا۔ شیطان پھر راستے میں آ کر بیٹھ گیا اور کہتا ہے مارا جائے گا۔ مسند احمد کی حدیث کے الفاظ ہیں ''تُقْتَلُ'' مارا جائے گا۔ تیری بیوی سے دوسرے نکاح کر لیں گے۔ بچے تیرے یتیم ہو جائیں گے۔ اللہ کے رسول اللہ نے فرمایا: وہ شیطان کی بات کو ٹھکرا کر نکل جاتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، جس نے یہ کام کیا اللہ کے ذمے ہے کہ وہ اس کو جنت عطا فرمائے۔ اگر شہید ہوگیا، راستے میں بیمار ہو کر مر گیا، ڈوب گیا، راستے میں گر کر ایکسیڈنٹ ہو کر مر گیا۔ پھر اللہ جنت عطا فرمائے گا۔ تو بھائی ہمیں یہ سب بہانے چھوڑ کر بلا تاخیر جہاد کی راہ اپنانی چاہئے۔ اگر جہاد کے لئے نکل نہیں سکتے تو کم از کم مجاہدین کی حمایت کریں۔ شیطان کے وسوسوں میں نہ آئیں۔ دنیا کے لئے اپنی عاقبت کو خراب نہ کریں۔ اللہ ہمیں ہدایت سے نوازے آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

دعوت اِلی اللہ کی فرضیت واہمیت:

(ا) ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾ [سورہ آل عمران: ۱۰۴]

''اور (اے ایمان والو!) تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے، اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی (دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے والے) لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔''

(ب) ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾ [سورہ ال عمران: ۱۱۰]

''(ایمان والو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیکی کا حکم دیتے ہو۔ برے کاموں سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (گویا یہ فضیلت، دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے کی وجہ سے امت مسلمہ کو ملتی ہے۔)

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) ﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۭ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ﴾ [سورہ آل عمران: ۱۰۴]

''مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ بھلائی کے کاموں کا حکم دیتے (نصیحت کرتے) ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں' نماز (درستی کے ساتھ باجماعت) قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ جن پر اللہ رب العالمین رحم کرے گا۔ بے شک اللہ ذوالجلال غالب' حکمت والا ہے۔''

(د) « عَنْ أَبِيْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ " قُلْنَا : لِمَنْ ؟ قَالَ :" لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ »[صحیح مسلم' کتاب الایمان]

''سیدنا ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔ ہم نے کہا: یہ حق کس کو ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کو (کہ اپنے بندوں کو نصیحت کرے)' اس کی کتاب کو (کہ بندوں کی رہنمائی کرے) اس کے رسول کو (کہ اپنی امت کو نصیحت کرے) مسلمانوں کے اماموں کو (کہ اپنی عوام کے ساتھ امر بالمعروف کے ذریعے خیر خواہی کریں) اور امت کے عام لوگوں کو (کہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہیں)

(ھ) « عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ رَأَىٰ مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذَالِكَ أَضْعَفُ الإِيْمَانِ»

[صحيح مسلم، كتاب الايمان]

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ''جو شخص تم میں سے کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے (اس کی برائی کو واضح کرے) اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(و) « عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ »

[رواه الترمذي، ابواب الفتن]

''سیدنا حزیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ضروری نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے، لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔'' (اس روایت کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع ابواب الفتن میں درج کیا ہے اور حکم لگایا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

فصل ثانی:

دعوت إلی اللہ کی فضیلت اور اس کا صلہ:

(۱) ﴿ وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ إِنَّنِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ O ﴾[سورۃ فصلت: ۲۴/۳۳]

''اور بات' گفتگو میں اس شخص سے بہتر کون ہوسکتا ہے کہ جو اللہ کی تابعداری کی طرف لوگوں کو بلائے' خود بھی نیک عمل کرتا ہو اور کہے کہ بلاشبہ میں تو مسلمانوں میں سے ہوں۔''

[مراد وہ معزز علماء اور داعیان کتاب وسنت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی دعوت لے کر اٹھیں اور غلبۂ دین اسلام کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں اور قوتیں اللہ کی راہ میں وقف اور صرف کر دیں۔]

(ب) اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبۃ کی آیت:۱۱۱ میں اہل ایمان سے ان کے مالوں اور جسموں کے بدلے (جو اس نے ان سے خرید لئے ہیں) جنتوں کا (وعدہ) سودا کیا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور یہی ان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ اگلی آیت میں ان ایمان والے مجاہدین فی سبیل اللہ کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

''یہ لوگ توبہ کرنے والے' عبادت گزار' اللہ کی تعریف کرنے والے' (روزہ رکھنے والے) اللہ کی راہ میں (جہاد اور علم کے لئے) پھرنے والے' رکوع کرنے والے' سجدے کرنے والے' نیک کاموں کا حکم دینے والے' برائیوں سے منع کرنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اے میرے نبی! ایسے ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔''

(ج) اللہ رب العزت نے سورۃ الأعراف کی آیت:۱۶۳ اور ۱۶۴ میں موسیٰ علیہ السلام کے دور میں بنو اسرائیل کی آزمائش کا ذکر فرمایا ہے کہ انہیں رب العالمین نے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کر دیا تھا۔ مگر ان میں سے کچھ لوگ حیلے بہانے سے شکار کرنے لگے کچھ لوگ انہیں اللہ کی نافرمانی سے منع کرتے اور کچھ لوگ ان منع کرنے والوں کو کہتے کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا اور ہلاک کرنے والا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ:

''اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اوپر سے الزام اتارنے کو (کہ وہ ہمیں بھی اس جرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہیں پکڑ نہ لے کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے دست کش ہو کر کیوں بیٹھ گئے تھے؟) ہم کچھ کر سکیں اور شاید وہ لوگ بھی سمجھانے سے باز آ جائیں۔'' چنانچہ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے انہیں ہم نے نجات دے دی اور جو ظلم کرتے تھے (اللہ کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں) اور اس نافرمانی سے منع کرنے والوں کو روکنے والے دونوں گروہوں کو) انہیں برے عذاب میں پکڑ لیا بسبب اس کے کہ وہ نافرمانی کا جرم کرتے تھے''

(د) ''نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں برائی کو نہ روکنے والے اور برائی میں خود واقع ہونے (برائی کا ارتکاب کرنے والے) کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کسی کشتی میں بیٹھنے کے لئے قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ کشتی کے نچلے حصے میں اور کچھ لوگ اوپر کے حصے میں چلے گئے۔ نچلے حصے والے لوگ' اوپر والے لوگوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے اور انہیں اس سے تکلیف ہوتی۔ (اس لئے انہوں نے ان لوگوں کو اوپر آنے سے روک دیا۔) چنانچہ نچلے حصے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا چاہا۔ اوپر والے حصے کے لوگ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا تم میرے اوپر جانے سے تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ مجھے پانی کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بھی نجات دلا دیں گے اور خود بھی نجات پا جائیں گے۔ اور اگر اسے کچھ نہ کہیں گے تو اسے بھی ہلاکت میں ڈال دیں گے اور اپنے آپ کو تباہ کر لیں گے۔'' [صحیح البخاری۔ کتاب الشهادات باب القرعة فی المشکلات]

(ھ) '' عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: '' مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقْدِرُوْنَ عَلَى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّمُوْتُوْا))(سنن ابی داؤد ' کتاب الملاحم ' باب الأمر والنهی)

''جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے:''جو لوگ ایسی قوم میں رہتے ہوں جس میں اللہ کی نافرمانیاں کی جاتی ہوں اور وہ انہیں ختم کرنیکی قدرت رکھتے ہوئے بھی ختم نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو موت سے پہلے عذاب میں گرفتار کر دے گا۔''

فصل ثالث:

اسالیب دعوت اور ان کی افادیت

(ا) ﴿وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّيِّئَةُ إِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهٗ وَ لِیٌّ حَمِيْمٌO وَ مَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ مَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ O﴾[سورہ فصلت:٤١/٣٤'٣٥]

''بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتیں۔سخت کلامی اور بداخلاقی کا اس انداز سے جواب دو جو بہت اچھا ہو۔(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ) اس سے وہ شخص' جس کے اور تمہارے مابین دشمنی تھی وہ تمہارا قریبی گرم جوش دوست بن جائے گا۔اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔جو برداشت کرنے والے ہوں اور انہی کو اس کی توفیق ملتی ہے جو بڑے نصیبے والے ہوں۔''

(دعوت إلی اللہ کے کام میں بلند حوصلہ' عزم صمیم' قوت برداشت' ضبط نفس اور خندہ پیشانی بڑے سے بڑے جابر لوگوں کو راہ راست پر لاکر جماعت حقہ کے کارکن بنا دیتی ہیں۔)

(ب) ﴿ اُدْعُ إِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّکَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ O ﴾[سورۃ النحل:۱۲۵]

''اے میرے نبی! لوگوں کو اپنے رب کے دین کی طرف حکمت و دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔ (اگر ضرورت پیش آئے تو) ان کے ساتھ اس طور سے بحث کرو، جو پسندیدہ ہو۔ (اس کے بعد) بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے اس شخص کو بھی جو اس کی سیدھی راہ سے گمراہ ہو گیا اور وہ خوب علم رکھتا ہے ان کا بھی جو ہدایت یافتہ، سیدھی راہ پر چلنے والے ہو گئے۔''

(ج) ﴿ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ أَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَّةً وَّ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ أُوْلٰئِکَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ O ﴾ [سورۃ الرعد:۲۲]

''اور جن لوگوں نے اپنے رب کی خوشنودی (رضا) حاصل کرنے کے لئے (دنیا کے آلام و مصائب پر) صبر کیا، نماز کو (رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق مکمل درستگی کے ساتھ) ادا کرتے رہے، جو مال و رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اسے وہ چھپا کر اور کھلے بندوں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے، اور برائی کو نیکی کے ساتھ دور کرتے رہے۔ تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر (جنت نعیم) ہے۔''

(د) ﴿ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَافَّةً ط فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ O ﴾ [سورہ فصلت:۲۴/۳۵]

''اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ مومن سب کے سب جہاد کے لئے نکل آئیں۔ ایسا کیوں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکل جائیں اور دین کا علم سیکھ کر اس میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں (قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے کے بعد) تو اپنی قوم کو اللہ کی پکڑ سے ڈرائیں (انہیں وعظ ونصیحت کریں) تاکہ وہ (گمراہ ہونے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہونے سے) بچ جائیں۔''

(ھ) ((عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: ''مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))[صحيح مسلم، كتاب الإمارة، كتاب الجهاد، رقم الحديث: ٤٨٩٩]

''سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی بھلائی کی طرف راہنمائی کی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس نیکی کرنے والے کو (اس کے اجر سے کمی کئے بغیر) ملے گا۔''

(و) ((عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :" وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَ يُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ ، وَ أَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ : إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ ، وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُ إِلَّا لُزُوْمًا))[مسند احمد ج:٥ (مطبوع دار إحياء التراث الإسلامی بالبيروت ص:٥٣١]

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، بے شک نیکی اور برائی دونوں اللہ کی مخلوق ہیں۔ دونوں کو قیامت والے دن لوگوں کے سامنے (جسم عطا کر کے) کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی کا کام تو اپنے کرنے والوں (صالحین) کو (جنت کی کامیابی کی) خوشخبری دے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں اچھا وعدہ دے گا۔ البتہ برا کام اپنے کرنے والوں کو کہے گا: ''دور ہو جاؤ مجھ سے۔ دفع ہو جاؤ مجھ سے۔'' مگر انہیں اس سے دور ہونے کی طاقت نہ ہوگی اور وہ اس کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔''

دعوت اِلی اللہ کی فرضیت' اہمیت' فضیلت اور اسالیب وافادیت پر دیئے گئے قرآن وسنت کے دلائل کے علاوہ مصادر شریعت کے بے شمار براہین اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ دنیا میں یہی ایک ایسا عظیم کام ہے جس کے لئے اللہ رب العالمین نے تمام بنی نوع انسان میں سے اعلیٰ ترین افراد (انبیاء اور رسل) کا انتخاب فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ﴾ [سورة النحل :٣٦]

''اور ہم نے ہر قوم (جماعت) میں ایک رسول بھیجا کہ (وہ دعوت دے' لوگو!) صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت' باطل کی پوجا سے بچو (اجتناب کرو) ان میں سے بعض ایسے ہوئے کہ جنہیں (ان کی اپنی کوشش پر) اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی اور بعضے ایسے کہ ان پر (اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے) گمراہی ثابت ہوگئی۔''

اس ضمن میں بے شمار آیات اور احادیث موجود ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر نبی اور رسول کا اسلوبِ دعوت دوسروں سے کچھ نہ کچھ ضرور مختلف تھا۔ مگر خاتم الأنبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ ﷺ واحد وہ شخصیت ہیں کہ جنہیں اللہ رب العالمین نے وہ تمام اسالیب سکھلا دیئے جو پہلے نبیوں نے اختیار کئے تھے۔

قرآن حکیم' احادیث صحیحہ اور سیرت طیبہ پر لکھی گئی مستند کتابوں کے بغور مطالعہ کے بعد اس موضوع کے حوالے سے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے تین دعوتی طریقے معلوم ہوتے ہیں:

❶ انفرادی ملاقاتیں..... ایک ایک آدمی کے ساتھ ملاقات کر کے انہیں اللہ کی توحید' دین اسلام اور

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی رسالت ونبوت کی دعوت دینا۔ بات کو خوب اچھی طرح سے سمجھانا اور سوالات کے جوابات دینا۔ اشکالات دور کر کے اسے دین اللہ میں داخل ہونے کی دعوت دینا۔

2. لوگوں کی دعوت کر کے اور انہیں دعوت دے کر اپنے پاس بلانا' پھر انہیں ایک اللہ کی توحید اور دین اسلام کی دعوت دینا..... رسول اللہ ﷺ کا یہ دوسرا طریقۂ دعوت تھا۔

3. لوگوں کے پاس ان کے مجمع جات' بازاروں ہجوم کے مقامات اور مجالس میں خود جا جا کر اللہ کے دین کی دعوت دینا۔ یہ نبی اکرم ﷺ کا تیسرا دعوت کا طریقہ تھا۔

چوتھی بات یہ سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے نتیجے میں جو لوگ دین اسلام' اور عقیدہ توحید کو اختیار کر لیتے' باقاعدہ تسلسل کے ساتھ' بغیر انقطاع آئے آپ ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام و اہتمام فرماتے جیسا کہ مکہ مکرمہ میں دار ارقم کے اندر اور مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر صفہ کے تھڑے پر' آپ صحابہ کرام کو تعلیم دیا کرتے تھے اور گاہے بگاہے حسب ضرورت انہیں اکٹھا کر کے وعظ ونصیحت اور تربیت واصلاح کا اہتمام بھی فرماتے۔

ان دونوں طریقوں میں رسول اللہ ﷺ ایک اعلیٰ معلم ومربی کی حیثیت سے اہل ایمان کو قرآن حکیم کی تعلیم بھی دیتے اور کتاب اللہ کی تشریح کرتے ہوئے دینی احکام بھی سمجھاتے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈراتے' قیامت' قبر اور جہنم کی ہولناکیوں سے متنبہ کرتے اور انہیں شریعت اسلامیہ کے دیگر مسائل سے خبردار کرتے ہوئے ان کی تعلیم دیتے۔ ایک ایک مسئلہ کو خوب سمجھاتے' ایک ایک بات کی تشریح کرتے کہ کوئی پہلو تشنہ رہ جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْأُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیَاتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُّبِيْنٍ O﴾ [سورة الجمعة: ٢]

''اللہ ہی تو وہ ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے (جناب محمد ﷺ کو) رسول (پیغمبر) بنا کر بھیجا ہے کہ جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتے ہیں' ان کو (شرک وخرافات کی غلاظت سے) پاک کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) اور حکمت (دانائی) کی باتیں (اپنی سنت سے) سکھاتے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ تو اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔''

پھر فرمایا:

﴿ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ O﴾ [سورة النحل: ٤٤]

''(اور ان پیغمبروں کو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ہم نے (دلائل اور کتابیں دے کر بھیجا تھا۔ (تاکہ وہ اپنی قوم کی صحیح راہنمائی کر سکیں) اور ہم نے آپ پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ (اللہ رب العالمین کی طرف سے جو ارشادات) لوگوں کی طرف نازل کئے گئے ہیں' انہیں کھول کر' وضاحت کے ساتھ ان کے سامنے بیان کریں کہ وہ ان پر غور وفکر کر سکیں۔''

﴿ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ O﴾

[سورة البقرة: ١٥١]

''من جملہ اور نعمتوں کے ہم نے تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے (١) جو تمہیں ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ (٢) تمہیں (شرک و بدعات اور خرافات کے گناہوں سے) پاک کرتا ہے۔ (٣) تمہیں قرآن وحکمت (سنت) کی تعلیم دیتا ہے اور (٤) تمہیں ایسی باتوں کا علم دیتا ہے جو تم اس سے پہلے نہیں جانتے تھے۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ: (۱) انفرادی ملاقاتیں (۲) قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کے تدریسی حلقہ جات (۳) اصلاحی، تربیتی نشستیں (۴) مساجد میں ہفتہ وار دروس اور خطبات جمعہ (۵) تعلیمی اداروں، کارخانوں، بازاروں، قصبوں، دیہاتوں، مارکیٹوں اور تمام اژدھام والی جگہوں پر دعوتی پروگرامز (۶) بڑے جلسہ جات، سیمینار، اجتماعات اور کانفرنسز..... یہ سب جدید اصطلاحات والے دعوت کے طریقے خیر القرون میں اپنی اعلیٰ صورتوں میں موجود تھے۔

البتہ ——— (۱) انفرادی دعوت (۲) قرآن وسنت کی تعلیم والی مجالس (۳) اصلاحی تربیتی نشستوں (۴) ہفتہ وار دروس.....اور.....

(۱) خطبات جمعہ، (۲) اژدھام کی (نمبر 5 والی تمام) جگہوں میں موبائل دعوت (۳) بڑے جلسہ جات، اجتماعات اور کانفرنسز کے انداز دعوت میں ایک واضح فرق ہوتا ہے۔ پہلے گروپ کے تمام پروگرامز جوشیلا پن، غیر مدلل گفتگو اپنے موضوع سے ہٹ کر بے تکا بولتے چلے جانا، بے جا محاورات، تمثیلات، اشعار کا استعمال اور طنز ومزاح انتہائی غیر مفید غیر مؤثر، اکتا دینے والا اور تنفر کرنے والا انداز ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے گروپ کے تمام پروگرامز میں ڈھیلا پن، بے تکی گفتگو، پھیکی پھیکی سی غیر مستحکم باتیں اور سامعین کو اکتا دینے والی تقریر بعینہ ان مجالس کا کباڑا کر دیتی ہیں۔

درج بالا پہلے چار قسم کے دعوتی پروگرامز کے لئے کام کرنے والے افراد کو اصطلاحاً ''داعی'' (جمع داعیان) کہا جاتا ہے جبکہ دوسری طرز کے تمام پروگرامز میں گفتگو کرنے والوں کو ''مقرر اور خطیب'' کہنا چاہئے۔ آپ کو بفضل اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا تمام کاموں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اپنے کھلے ذہن کے ساتھ درج ذیل تمام نصیحتوں اور ہدایات کو پڑھیں اور عمل کریں۔ اگر آپ واقعی دعوت کے میدان میں سلف صالحین کے طرز پر کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو ان شاء اللہ یہ سب صفات جو ایک داعی اور خطیب ومقرر میں ہونی لازم ہیں آپ کو اس میدان میں کھڑا کرنے کے لئے انتہائی زیادہ ممد ومعاون

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہونگی۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ سلفی جماعت کے مقررین اور واعظین وخطباء میں ایک داعی کی صفات کا نہ پایا جانا اللہ کے دین کو بدنام اور برباد کرنے کا سبب بنتا ہے۔ جبکہ اللہ رب العالمین کے ہاں یہ بہت بڑے جرائم میں سے ایک جرم ہے۔ فرمایا:

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ [سورة الصف:٣]

''اللہ کے ہاں یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔''

﴿ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَائَهُمْ ﴾ [سورة الشوریٰ:١٥]

'' اس لئے تُو دین کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا رہ اور جیسا کہ تجھے حکم ہوا ہے تو استقامت اختیار کر اور ان کی (اللہ کے دشمنوں کی) خواہشات کی پیروی نہ کرنا۔''

﴿ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَ هُمْ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ [سورة البقرة: ١٤٥]

''اور اس کے بعد بھی کہ تیرے پاس اللہ کی طرف سے علم (اللہ کے دین اور قرآن وسنت کا) آچکا ہے تو نے اگر انکی خواہشات کی پیروی کی تو تم ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔''

فصل رابع:

داعی إلی اللہ کے اوصاف

شیخ الإسلام إمام أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ " الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر "[منتخب من مجموعة فتاواه] میں اور فضیلۃ الشیخ/عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ " الدعوة إلى الله و أخلاق الدعاة "میں ایک داعی اور مربی کے اندر درج ذیل اوصاف کا پایا جانا لازم قرار دیا ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ علم

اتنی دیر تک کسی داعی إلی اللہ اور مربیّ کی دعوت وتربیت مفید ثابت نہ ہوگی جب تک اس کے پاس پختہ علم اور ٹھوس دلائل نہ ہونگے۔ پختہ علم اور دلائل سے مراد..... سلف صالحین (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اور آپ کے صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْن) کے فہم وادراک اور عقیدے کے مطابق اللہ رب العالمین کی ذات، اس کی صفات، الوہیت وحاکمیت سمیت تمام اجزائے توحید پر راسخ عقیدہ وعلم اور نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ اور خلفائے راشدین مہدیین کے منہج کا مکمل علم ومعرفت ہے۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''جس نے بغیر علم کے اللہ کی عبادت کی اس نے درست کی بجائے غلط کام زیادہ کرلیا۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((اَلْعِلْمُ إِمَامُ الْعَمَلِ وَالْعَمَلُ تَابِعُه))

''علم، عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔''

اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ ارادہ اور عمل اگر علم کے بغیر ہوں تو سراسر جہالت، گمراہی اور خواہشات کی پیروی ہے۔ سلف صالحین ان پڑھ عابدوں کو ''خواہشات کے بندے'' کہا کرتے تھے۔ اللہ ذوالجلال نے اس سارے مفہوم کو یوں بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ إِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِأَهْوَآءِ هِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴾ [سورۃ الانعام: ۱۲۰]

''بلاشبہ بہت سارے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ذریعے عامۃ الناس کو گمراہ کررہے ہیں۔'' اس کے مقابل اللہ رب العالمین کا حکم یہ ہے:

﴿ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِي أَدْعُوْا إِلَى اللّٰهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ﴾

[سورۃ یوسف: ۱۰۸]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجئے یہ ہے میرا راستہ (شرک و بدعات سے پاک، قرآن وسنت والا) میں بھی اور میرے پیروکار (اصحاب العلم) بھی پورے برھان ویقین کے ساتھ اور سمجھ بوجھ کر، تدبر کے ساتھ ہم اللہ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔''

سیدنا ابوأمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عبادت گزار آدمی پر (قرآن وسنت کے) عالم کی فضیلت یوں ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر ہو۔'' [جامع الترمذی کتاب العلم رقم الحدیث: ۲۶۸۵]

2۔ اِخلاص

دعوت اِلی اللہ کا کام کرنے والوں کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے اس عظیم عمل کو خالصتاً للہ کریں۔ نہ دکھلاوا (ریاکاری) ہو، نہ ہی لوگوں کی طرف للچائی ہوئی نظریں کہ وہ اس کی تعریف کریں گے یا اسے کوئی فائدہ پہنچائیں گے۔ کسی قسم کا دنیاوی طمع اور لالچ نہ ہو۔ لوجہ اللہ کام کریں جیسا کہ اللہ ذوالجلال فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ۝ ﴾ [سورة البينة: ٥]

''اور انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اخلاص عمل کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں۔ بالکل یک سو ہو کر (سارے دینی فرائض سرانجام دیں) نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ یہی سچا دین ہے۔''

اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو تب تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اسی کی ذات کے لئے خاص نہ وہ جائے۔ بصورت دیگر شرک ہو جاتا ہے اور شرک کو اللہ ذوالجلال ہرگز معاف نہیں کریں گے اِلّا یہ کہ آدمی تائب ہو جائے۔ اللہ رب العالمین نے اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے اخلاص کو ان الفاظ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیان فرمایا ہے:

﴿ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ O﴾ [سورۃ الانعام: ۸۰]

''بالتحقیق میں نے سب سے یک سو ہو کر اپنے تئیں اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے کہ جس نے (بغیر کسی سانجھی، شریک اور مددگار کے) آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔''

اس سورت کی آیت: ۱۶۲ میں خلیل اللہ کے سچے اور صحیح دین کی اتباع کا اعتراف کرواتے ہوئے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو اگلی آیت میں حکم دیا:

﴿ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ O﴾

''کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری دیگر عبادات، میرا جینا اور میرا مرنا ایک اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔''

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَمَلِي كُلَّهُ صَالِحًا وَ اجْعَلْهُ لِوَجْهِكَ خَالِصًا وَ لَا تَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْئًا »

''اے اللہ! میرے سارے کے سارے عمل کو صالح بنا دے، اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے اور کسی کے لئے اس میں کچھ (تکلیف دہ بات) نہ رکھیو۔''

3۔ نرمی اور حسن اخلاق

اچھے اخلاق کے ساتھ، نرم گفتگو مخاطب کے دل میں جگہ بنا لیتی ہے۔ ایک داعی إلی اللہ میں اس صفت کا پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ برے اخلاق کے ساتھ ترش گفتگو مخاطب پر برا تأثر چھوڑتی ہے اور

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری بار وہ بات سننا گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیا: ''تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری (معجزاتی) نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ' وہ سرکش ہو رہا ہے:

﴿ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى ﴾ [سورة طه: ٤٢-٤٤]

''اور اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا' شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔''

کیا فرعون سے بڑھ کر بھی کوئی اکھڑ دماغ دنیا میں ہوگا؟ مگر اللہ رب العالمین اس کے ساتھ بھی اپنے نبی اور اس کے بھائی کو نرم گفتگو کا حکم فرما رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلق اللہ فرماتے ہیں:

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ [سورہ آل عمران: ١٥٩]

''یہ خاص اللہ کی رحمت ہے کہ تو اہل ایمان کے لئے نرم ہے اور اگر کہیں تو اکھڑ' سخت دل ہوتا تو تیرے گرد ایک شخص بھی نہ پھٹکتا سب تیرے پاس سے تتر بتر ہو جائے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ »

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہے اور نرمی (خوش خلقی) کو پسند کرتا ہے اور نرمی پر جو (نعمتیں) عطا کرتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور چیز پر۔''

دوسری روایت میں (کہ جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے) فرمایا:

« إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهٗ وَ لَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَانَهٗ))[صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق]

''جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے (نرم گفتار آدمی معزز ہو جاتا ہے) اور جب نرمی نکل جائے (یعنی بندہ ترش رو ہو جائے) تو عیب بن جاتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ وَ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِه »

''اے اللہ! جو کوئی میری امت کا امیر (حاکم) بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تُو بھی اس پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا امیر (حاکم) بنے اور وہ ان پر نرمی کرے تو تُو بھی اس پر نرمی کر۔''

4۔ حلم وصبر اور استقامت

ایک داعی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس راہ میں آنے والی تمام تکالیف ومشکلات پر مکمل استقامت کے ساتھ صبر کرنے والا ہو۔ قرآن حکیم نے سیدنا لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ یَا بُنَیَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ أْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ ۝ ﴾ [سورة لقمان: ۱۷]

''بیٹے! نماز کی پابندی کرنا، لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا۔ (اس راہ میں) جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا، یہ بڑے عزم و ہمت کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔''

اللہ رب العالمین نے اپنے حبیب وخلیل حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ:

﴿ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ ﴾ [سورة المزمل: ۱۰]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لوگ جو دل آزار باتیں تم سے کہتے ہیں اس پر صبر کرتے رہو اور اچھے طریقے سے ان سے کنارہ کش رہو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ﴾

[سورة الأحقاف: ٣٥]

''پس اے محمد! (ﷺ) جس طرح دوسرے عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو اور ان کے لئے عذاب جلدی نہ مانگو۔''

تیسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ [سورہ ھود: ١١٥]

''اور (دعوت و جہاد کے میدانوں میں) صبر کو لازم پکڑے رکھو۔ بالتحقیق اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

نبوت کے تیرہ سالہ مکی اور دس سالہ مدنی دور میں رسول اللہ ﷺ نے دعوت و جہاد کے میدان میں جس صبر و حلم اور استقامت سے کام لیا تھا وہ آپ کا نصیبِ خاص اور ہمارے لئے بہترین اسوہ ہے۔ آپ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے اس ضمن میں بہترین حوصلہ مند راہنمائی مل سکتی ہے۔

5۔ عملی نمونہ

ایک داعی إلی اللہ اور مربیّ کے لئے پختہ علم کے ساتھ ساتھ جو کچھ کہے اس پر عامل ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ عامۃ الناس پر اس کی وعظ و تعلیم کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ بلکہ قیامت والے دن بدعملی اس کے لئے وبالِ جان بن جائے گی۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا فُلَانُ ! مَا شَأْنُكَ ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لَا آتِيهِ وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ آتِيهِ»

[صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة النار .....الخ]

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت والے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوزخ میں اس کی انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی۔ وہ ان کے گرد یوں گھومتا پھرے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے جہنمی لوگ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے۔ ارے فلاں! یہ تیرا حال کیونکر ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کے کاموں کا حکم نہیں دیتا تھا؟ اور برائی سے منع نہیں کیا کرتا تھا؟ تو وہ کہے گا: ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا مگر خود نیکی نہیں کرتا تھا۔ میں تمہیں برائی سے منع تو کرتا تھا مگر خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔''

اس سخت وعید کے پیش نظر ان علماء وخطباء اور دعاۃ وواعظین کو غور کرنا چاہئے جو اپنے علم و وعظ کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَ أَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ [سورة البقرة: ٤٤]

''کیا (یہ عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیتے ہو اور اپنی خبر ہی نہیں لیتے (اپنے آپ کو فراموش کئے دیتے ہو؟) حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں؟''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل خامس

ایک اچھے خطیب' واعظ اور مقرر کے اوصاف

ان اوصاف کے ذکر سے قبل فن خطابت سے متعلق بعض تجربہ کار لوگوں کے تجربات' مشاہدات اور اصول وضوابط کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

تعریف اور کام

عوام سے اجتماعاً ہم کلام ہونے اور ان کے دل و دماغ میں اپنی غایت ومنشاء اتارنے کا نام خطابت ہے۔ خطابت آن واحد میں صدیوں کا سفر کرتی ہوئی مخاطب کو کہیں کا کہیں لے جاتی' ایکا ایکی پلٹا دے کر ماضی میں پہنچا دیتی اور اچانک موڑ کاٹتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ وہ انسانی مجمعوں کے بکھرے ہوئے ذہنوں کو اکائی میں ڈھال دیتی ہے اور ان کے منتشر' پریشان خیالات کو جمع کر کے ایک روشن مستقبل کی طرف چلا دیتی ہے۔

خطیب ومقرر

ایک خطیب وہی الفاظ' معانی' محاورات اور ضرب الامثال اپنی تقریر میں استعمال کرتا ہے جو عام لوگ استعمال کرتے ہیں مگر اس کے فن کا یہ کمال ہوتا ہے کہ جب وہ بولتا ہے تو خیالات کو اپنے الفاظ کے ذریعے دماغوں سے اٹھا کر دلوں میں اتار دیتا ہے۔ عوام محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اپنی متاع گمشدہ مل رہی ہے۔ وہ ان جواہر پاروں سے اپنے دامن بھر رہے ہیں جن کی وہ تلاش میں تھے۔

خطیب اور مقرر کی حیثیت خیالات وجذبات کے سفیر کی ہوتی ہے۔ وہ اپنے فن خطابت کو قدرتی صلاحیتوں اور اکتسابی خصوصیتوں کے امتزاج سے پیش کرتا ہے۔ جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے اسے وہ اچھالتا اور اجالتا (روشن کرتا) ہے۔ جس کی طلب اور ضرورت ہے اس کی تصویر کھینچتا ہے۔ وہ طبیعتوں کو تیار کرتا' دماغوں کو آواز دیتا' دلوں کو گرماتا اور قدموں کو دوڑاتا ہے۔ گویا خطیب اپنے فن کی مملکت کا لاثانی فرمانروا ہوتا ہے جو ذہنوں پر حکومت کرتا ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوصاف

1۔ سیرت

جو چیز بعض خصوصیات کی یکسانی کے باوجود، خطیب کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے وہ اس کی سیرت ہے۔ اگر ایک خطیب یا مقرر داغدار سیرت رکھتا ہے اور اخلاق سے خالی ہے تو وہ کامیاب مقرر نہیں ہوسکتا۔ اور نہ اس کی طلاقت لسانی عوام میں وہ اثر پیدا کرسکتی ہے جو فنِ خطابت کی طلب ہے۔ اگر خطیب کے دامن پر کوئی برائی کا دھبہ ہے تو وہ عزت مند نہیں ہوسکتا اور ایک خطیب کے لئے عزت مند ہونا ہی قبول عامہ کی اساس ہے۔ اس اعتبار سے خطابت ایک خاردار وادی ہے جس سے صحت مند قدم ہی گزر سکتے ہیں۔

خطیب کی سیرت اس کی بے پایاں دولت اور اعلیٰ کردار اس کا خزانہ ہے۔ خطباء میں سے جو لوگ اس سے محروم ہوئے وہ دلوں میں دماغوں پر کوئی نقش نہیں جما سکے۔ انکی حیثیت زیادہ سے زیادہ اس خوش آواز گداگر کی ہوتی ہے جو مکانوں کی چوکھٹ پر صدا دیتا ہے اور ناکام لوٹتا ہے۔ خطابت بدن ہے تو سیرت اس کی روح ہے اور خوبصورت و طاقتور روح ہی تندرست بدن قائم رکھتی ہے۔ خبر نبوی (علیٰ صاحبہ التحیۃ والسلام) کے مطابق یہ تو یہود و نصاریٰ کے بدکردار علماء کا وصف تھا کہ صبح کے وقت اپنے عامۃ الناس کو نصیحت کر رہے ہوتے اور پچھلے پہر خود ان کے ساتھ بیٹھ کر شراب نوشی اور زنا کاری جیسے کبائر میں لتھڑ چکے ہوتے۔ (نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ نَتُوْبُ اِلَيْهِ)

2۔ بلند نصب العین

اگر کسی خطیب اور مقرر کے پیش نظر کوئی بلند نصب العین نہیں تو اس کے وعظ کی مثال اس بڈھو شکاری کی سی ہے جو مچھلی پکڑنے کے لئے پرندوں والا دانہ دنکا پانی میں پھینکتا رہے اور پرندے پکڑنے کیلئے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درختوں پر کانٹے ٹانکتا پھرے۔ کیا اس سے وہ دونوں کا شکار کر سکے گا؟..... ہرگز نہیں.....

3۔ باخبر ذہن

ایک نبض شناس اور اچھا مقرر وہی ہو سکتا ہے جو اپنے اردگرد کی دنیا سے بالخصوص اور ملکی و غیر ملکی حالات سے بالعموم آگاہ ہو۔ اب علم کی وسعتوں نے کرۂ ارض کے انسان کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے۔ آج کے انسان کا شعور جاگ اٹھا ہے۔ وہ جغرافیائی حدوں کی تقسیم کے باوجود عالمی انسان ہے۔ میڈیا اس قدر تیز ہے کہ ہزار ہا میل کی خبریں آناً فاناً پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں۔ اگر خطیب و مقرر مہینوں پرانی خبروں پر اٹکا رہے گا تو لوگ اس پر ہنسیں گے۔ البتہ جو شخص پرانی اور نئی معلومات کا موازنہ کرتے ہوئے اپنے سامعین کو مستقبل کے لئے کوئی بہتر لائحہ عمل دے سکے وہ بہترین خطیب شمار ہوگا۔ اس طرح فہم عامہ میں مہارت نامہ تقریر و خطابت میں چار چاند لگا دیتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

4۔ آواز، زبان اور موضوع سے وابستگی

ایک مقرر میں اگر الفاظ کی شیرینی، موقع محل کی مناسبت سے گرج دار آواز اور ایک لمبے وقت کے لئے گلے کی روانگی نہیں تو سمجھئے کہ اس کا سارا علم و اخلاص پانی سے بھرے ہوئے اس گھڑے کی طرح ہو گا جسے بلا مقصد الٹا کر دیا جائے کہ چند لمحوں میں سارا پانی بہہ جانے سے وہ خالی ہو کر اوندھے منہ پڑا ہو۔ ایک خطیب اور مقرر کی اپنی (خطابت والی) زبان پر اس قدر دسترس ہو کہ کوئی بھی لفظ اس سے پوچھے بغیر ادا نہ ہونے پائے اور وسعت الفاظ اس قدر زیادہ ہو کہ گھنٹوں کے لئے درکار خطاب میں اس زبان کی ڈکشنری ہاتھ باندھے کھڑی ہو اور خطیب اپنی مرضی کے مطابق مترادفات، تمثیلات و محاورات اور اشعار و ضرب الامثال جب تک چاہے استعمال کرتا چلا جائے مگر کثرت سے دودھ دینے والی بھینس کی طرح اس کے تھن بھرے کے بھرے ہوں۔

جب تک زبان کے نشیب و فراز سے مقرر یا خطیب آگاہ نہ ہو اور اسکے قواعد و ضوابط اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن میں نقش نہ ہوں وہ اظہار و اسلوب کی نزاکتوں اور آواز و تلفظ کی نزھتوں سے بہرہ مند نہیں ہو سکتا۔ جس طرح موضوع کے بغیر زبان محض صدا ہے اسی طرح زبان کے بغیر موضوع کوئی چیز نہیں۔ دونوں میں روح اور بدن کا رشتہ ہے جبکہ اچھی آواز اس خطیبانہ جسم کی سجاوٹ اور اس کا لباس ہے۔

5۔ سلاست اور مجمع کی نفسیات سے آگاہی

ایک اچھے، منجھے ہوئے اور اعلیٰ خطیب کے لئے ان دونوں خوبیوں سے متصف ہونا بھی نہایت ضروری ہے سلاست کا مطلب ہے کہ اپنے موضوع پر رہتے ہوئے خطیب جو کچھ کہنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی اٹکاؤ کے کہتا چلا جائے۔ سلسلہ کلام ٹوٹنے نہ پائے۔ خطابت میں آواز کا اتار چڑھاؤ اور لہجے کا نشیب و فراز، اشارات کے طلوع و غروب سے بامعنی ہوتا ہے۔ تقریر کی تاثیر میں کئی چیزیں کام کرتی ہیں۔ اس کا بنیادی وصف یہی ہے کہ نرم، آسان، ہموار اور تسلسل کے ساتھ ہو اور الفاظ، سلاست کی لڑی میں موتیوں کی مالا نظر آئیں۔

الفاظ کی بوچھاڑ یا آواز کی رفتار کا نام سلاست نہیں بلکہ ان دونوں کا ارتباط و امتزاج ہی سلاست ہے کہ اس میں کوئی اٹکاؤ یا گھٹاؤ تو نہیں اور مقرر جو کچھ کہہ رہا ہے کیا ہم اس کے ساتھ چل رہے ہیں یا اس سے بچھڑ کے رہ گئے ہیں؟ اگر خطیب و مقرر کے الفاظ و معانی، سماعت کا ساتھ نہیں دے رہے یا ان سے ہمارے جذبات ابھر نہیں رہے اور ہم اس کے خیالات سے تہی دامن ہیں تو یہ خطابت نہیں الفاظ کا بازیچہ ہے جو رنگوں کی طرح ابھر کر غائب ہو جاتا ہے۔ روانی تب ہی دلکش ہوتی ہے کہ روانی ہی رہے طغیانی نہ بنے۔

جب آپ عامۃ الناس سے مخاطب ہوں تو مشکل، بوجھل، پیچیدہ اور نامانوس الفاظ کے استعمال سے پرہیز کریں۔ ان سے مجمع متمتع نہیں ہوتا اور نہ ہی آپ ایسے الفاظ کے ذریعے عوام کے ذہنوں میں اتر سکتے ہیں۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ آپ تقریر کیسے شروع کریں؟ یاد رکھیں کہ ہر تقریر کا آغاز ہی مجمع کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمع و بصر کو متوجہ کرتا ہے۔ ابتدائیہ کے الفاظ پورے اعتماد کے ساتھ یوں ادا کیجئے کہ سارا مجمع آپ کی طرف متوجہ ہو جائے پھر خروش و جوش لائے بغیر ملائمت و سلاست سے گفتگو کرتے ہوئے عوام کو اسی طرح اپنے ہاتھ میں لے لیں کہ وہ محسوس کریں' ان کا دامن سماعت ان کی منشا کے مطابق بھرا جا رہا ہے اور جو کچھ وہ حاصل کرنے آئے تھے بھرپور طریقے سے وہ سمیٹ رہے ہیں۔

عوام کبھی ایک ذہن کے نہیں ہوتے مگر ان کی نفسیات اور طلب کو سمجھتے ہوئے انہیں ایک کرنا ہی مقرر کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔

خطیب کی واحد خوبی یہ ہے کہ اپنے سامعین میں اکتاہٹ پیدا نہ ہونے دے اور جب ایسا ہونے لگے تو اپنے بیان میں اس طرح شگفتگی پیدا کرے کہ ان کے چہرے کھل جائیں اور ان کی توجہ ابھر آئے یہی خطابت کی رعنائی ہے۔

6۔ دیگر اہم باتیں

1. بعض مقرر شعروں کی بھرمار کرتے ہیں مگر شاعری کی بہتات ہر موضوع اور مضمون کے لئے موزوں نہیں۔ بے جا شعر اکتاہٹ پیدا کرتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی برجستہ اشعار کا استعمال دل کے غنچوں کو کھلا دیتا ہے۔ کسی خوبصورت جملے کے ساتھ ایک برجستہ شعر انگشتری میں نگینے کی طرح ہوتا ہے۔
2. کسی بھی مقرر کے سٹائل (طرز خطابت) کی نقل نہ کرو۔ اصل اصل ہوتا ہے اور نقل نقل۔ کاربن پیپر بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے یہ بات فنی علوّ کیلئے مفید نہیں نقصان دہ ہے۔
3. جب مجمع بہت بڑا ہو تو آپ استدلال سے کہیں بڑھ کر جذبہ سے کام لیں اور اپنے ذہن میں یہ بات نقش رکھیں کہ عوام جذبات کی مخلوق ہیں وہ استدلال کے لئے نہیں جذبہ اور لائحہ عمل کے لئے شیدائی ہوتے ہیں۔ دنیا کو اصولوں نے اس قدر الٹ پلٹ نہیں کیا جتنا شخصیتوں نے ہلایا ہے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی تحریک کا زمانہ ہو تو عوام توے پر اسپند کی طرح ہوتے ہیں وہ دماغ کی بجائے دل سے سوچتے ہیں اور استدلال کی بجائے جذبہ کی پکڑ میں رہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے موقع پر دلوں سے کھیلئے ہیں بلکہ انہیں ایک اعلیٰ مقصد کے لئے روشن کیجئے کہ یہ چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔

4. مقرر کے لئے ایک بہت بڑی نعمت حافظہ ہے اور حافظہ کا تعلق صحت و توانائی کے ساتھ ہے۔ ہمیشہ ایسی چیزیں کھانے پینے میں استعمال کریں جو حافظہ کو قوت بخشتی رہیں۔

5. خطابت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہونے کے لئے مطالعہ کے ساتھ ساتھ مشاہدات و تجربات اور بڑے بڑے خطباء کی طرز خطابت سے ضروری مستفید ہوتے رہیں۔ مطالعہ و مشاہدہ کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کا سفر کبھی ختم نہیں ہوتا مگر جوں جوں آپ اس ڈگر پر رواں دواں رہیں گے تُوں تُوں خطابت کے لالہ زار میں رنگ برنگے شگوفے کھلتے اور پھول بنتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظامِ امارت اور جماعۃ الدعوۃ

آٹھواں باب

ابو یحییٰ محمد زکریا زاہد

دنیا پر بسنے والی سب جاندار چیزوں میں سے انسان ہی وہ باشعور اور فہم وعقل والی مخلوق ہے کہ مل جل کر رہنا جس کی فطری مجبوری اور ضرورت ہے۔ انسانوں کے اکٹھے رہنے سے ماحول، معاشرے، سوسائیٹیاں، قصبے، شہر اور ملک وجود میں آتے ہیں۔ چونکہ انسان اپنے اندر حیوانی اور ملکوتی دونوں صفات رکھتا ہے اس لئے اس کی حیوانی عادات پر قابو پا کر اس کی فرشتوں جیسی صفات کو اجاگر کرتے ہوئے عقیدۂ توحید کے ذریعے عدل وانصاف اور امن وامان کی راہ پر اسے چلا لینے کا نام صالح معاشرے کا قیام ہے۔ پھر فطری طور پر انسان راہنمائی کا محتاج بھی ہے اور دوسروں کی رہنمائی کرنا بھی اس کو ودیعت کر دیا گیا ہے۔ مگر قبیلوں، قوموں، جماعتوں کی قیادت اور حکومت وسیادت وہ اعلیٰ وصف ہے جو اللہ رب العالمین ہر ایک کو ودیعت نہیں کرتا، یہ خاص لوگوں کا خاصہ ہوتا ہے۔

یہ بات بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ شیطان، انسان کا ازلی دشمن ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم کھا رکھی ہے۔ ﴿ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ﴾ [سورۃ ص ۳۸/۸۲]

''شیطان نے کہا مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب (انسانوں) کو بہکاتا رہوں گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب سے بنی نوع انسان نے دنیا میں قدم رکھا ہے' وہ اپنی قسم پوری کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ انسان کے اندر حیوانی عادات واطوار کو برانگیختہ کر کر کے اسے اس کے مقام سے وہ اس قدر اسفل لے جاتا ہے کہ درندہ صفت حیوانات کو بھی اس کی طرف دیکھ دیکھ کر شرم آتی ہوگی۔ مگر اللہ رب العالمین اس پر نہایت مہربان اور شفیق ہے۔ اس نے اسے دنیا و آخرت میں تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے سارے ہی سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ وہ عظیم قدرت والا اس کا خالق و مالک قدم قدم پر اس کی رہنمائی کرتا ہے۔

1۔ اس دنیا پر جب سے کوئی پہلا معاشرہ وجود میں آیا تھا تب سے لے کر چودہ صدیاں پہلے تک' اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ترین صفات والے انسانوں کا انتخاب کر کے انہیں نبوت و رسالت کی ذمہ داری دے کر لوگوں کی مکمل راہنمائی اور ہدایت کا بندوبست کیا۔ (چودہ سو پینتیس قمری سال قبل اللہ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند کر دیا اور آپ کی رسالت قیامت تک آنے والے سب انسانوں اور سب زمانوں کے لئے رکھ دی۔) فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾

[سورة النحل:١٦/٣٦]

''اور ہم نے ہر جماعت (قوم اور امت) کی طرف رسول بھیجا کہ (وہ انہیں حکم دے) صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (شیطان اور غیر اللہ) کی پوجا سے اجتناب کرو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا نِ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَ يُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ ﴾

[سورة الأعراف:١٥٨]

(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! بالتحقیق میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ وہ اللہ کہ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ کہ جو ناخواندہ نبی ہے اور جو اللہ رب العالمین اور اس کی باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اسی کی پیروی کرو تا کہ تم سیدھی راہ پا سکو۔'' (رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے علاوہ ہدایت کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔)

خلاف پیمبر کسے راہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواهد رسید

2۔ ہر انسان کے جی میں فطری طور پر اچھائی اور برائی' نیکی اور گناہ کی پہچان رکھ دی گئی ہے اور اختیار کا ملکہ دے دیا گیا ہے تا کہ دونوں متضاد رستوں میں سے جونسا چاہے وہ اپنا لے۔ فرمایا:

﴿ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّ إِمَّا كَفُوْرًا ﴾ [سورة الدهر:٢/٧٦]

''ہم نے اسے (انسان کو سیدھی) راہ سمجھا دی ہے' تو چاہے شکر گزار (مومن) بندہ بن جائے' چاہے کفر کرنے والا (ناشکرا) بن جائے۔''

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا۔ (کہ ان کی پہچان کیا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عادت کا اچھا ہونا نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے جی میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس پر اطلاع پائیں۔''

[صحيح مسلم' كتاب البر و الصلة ' رقم الحديث: ٢٥٥٣]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے سب رسولوں کی شریعت کا اصول تھا کہ ان کی وفات کے بعد ان پر اتاری گئی کتاب کی حفاظت، تعلیم و ترویج اور شریعت کے نفاذ کے لئے اگلے صاحب شریعت رسول کے مبعوث ہونے تک انبیاء کرام کا سلسلہ جاری رہتا کہ جو لوگوں میں سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہتے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کام کا ذمہ اس امت کے علماء اور آئمہ کرام پر لگایا ہے کہ قیامت تک یہ فریضہ وہ سرانجام دیتے رہیں۔

حضرت معاویہ بن قُرّہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب شام والے خراب ہو جائیں گے تو تمہارے اندر بھلائی نہ رہے گی (وہاں سے کوچ کر جاؤ) اور یہ کہ:

« لَا تزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِی مَنْصُورِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ »

''میری امت میں ہمیشہ (ہر دور میں، اللہ کی طرف سے مدد یافتہ) ایک طائفہ منصورہ رہے گا کہ (حق ان کے ساتھ ہونے کیوجہ سے وہ غالب رہیں گے) اور رسوا کرنے والوں کی رسوائی بھی انہیں کوئی گزند نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ حدیث کتاب الفتن :۲۱۹۲ میں نقل کی ہے اور حکم لگایا ہے کہ حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی یہ بات بھی نقل کی ہے کہ ان کے استاذ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ''اس طائفہ سے مراد اصحاب الحدیث ہیں۔''

« عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهَ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ :'' لَا یَزَالُ مِنْ أُمَّتِی أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ عَلٰی ذَالِكَ »

[متفق علیه.....صحیح البخاری، کتاب التوحید ، رقم الحدیث: ۷۴۶۰، صحیح مسلم،

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الإمارہ' رقم الحدیث: ٤٩٥٥]

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرما رہے تھے: میری امت میں سے ایک بڑی جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین کو (دعوت و جہاد کے ذریعے) قائم رکھے گی۔ جس نے بھی ان کی مخالفت کی اور جس کسی نے بھی ان کی مدد چھوڑ دی وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (ان پر موت یا قیامت) آ جائے اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

سیدنا تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین کی اساس نصیحت (دوسروں کو سمجھاتے بجھاتے رہنا) ہے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کس کو ہے؟ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو' اس کی کتاب کو' اس کے رسول کو' مسلمانوں کے آئمہ (علم واختیار والوں) کو اور ان میں سے عام لوگوں کو بھی۔'' [رواہ مسلم' رقم الحدیث: ٤٩٤٤]

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ مل جل کر رہتے ہوئے انسان کچھ کام اچھے بھی کرتا ہے اور بہت سارا بگاڑ بھی پیدا کرتا ہے۔ پھر جب اس کی افزائش نسل سے بستیاں' شہر اور ملک بنتے ہیں تو قائدانہ صلاحیتیں رکھنے والے لوگ اس کی معاشرتی' قبائلی' خاندانی' معاشی' مذہبی اور وطنی ضروریات و مشکلات کو حل کرنے کے لئے' اپنی ذاتی غلط تربیت' ذہنی عیاری اور کسی گندے نظریہ کی بنیاد پر یا تو اس پر ظلم کرتے ہیں اور یا پھر کسی مخلصانہ ٹھوس عقائد پر مبنی دین حق کا منہج رکھنے والے لوگ عدل وانصاف' امن وامان' صاف ستھرے عقیدۂ توحید' مسنون عبادات اور مساوات والی شریعت مطہرہ کو کامل کا نفاذ کرتے ہیں۔

اللہ کی آخری کتاب' قرآن حکیم' رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث (کہ جن دونوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ رب العالمین خود لے رکھا ہے) معتبر تاریخی مصادر اور مختلف علوم وفنون کی دیگر کتب کے مطالعہ سے اس ضمن میں درج ذیل باتیں خلاصتاً ٹھوس اصول وقواعد بن کر سامنے آتی ہیں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿1﴾ بنی نوع انسان کے پہلے فرد سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمین پر آنے سے کچھ عرصہ بعد سے لے کر آج تک (اور تا قیامت) انسان ہمیشہ دو حصوں میں تقسیم رہے ہیں اور رہیں گے۔

(۱) اللہ کی ذات وصفات اور حاکمیت وشریعت کا کسی نہ کسی طور پر انکار کرنے والے کہ ان میں سے بعضوں نے کھلم کھلا انکار بھی کیا اور اپنے اسے فاسد نظریہ کی تشہیر بھی کی۔ یہ اس گروہ کے امام بنے جبکہ دوسروں نے آنکھیں بند کر کے' اندھا دھند ان کی تقلید کرتے ہوئے اس شیطانی گروہ کو تقویت پہنچائی۔ یہ لوگ اللہ کے باغیوں کا جتھہ بنے۔ اسی گروہ کا ایک حصہ وہ لوگ بھی ہیں کہ باوجود حق و باطل کی پہچان کے شیطانی قوتوں اور معبودان باطل پر ایمان ویقین پختہ کر لیتے ہیں۔

﴿ وَ يَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا هٰؤُلَآءِ أَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَبِيْلًا ﴾ [سورۃ النساء: ۵۱]

''اور کفار کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اہل ایمان کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں۔''

(اور یہ یہود ونصاریٰ کا گروہ ہے)

(۲) اللہ رب العالمین پر پختہ ایمان رکھنے والے لوگ کہ ان کا خالق و مالک بھی ایک اللہ ہے اور زمین وآسمان کی ہر ہر چیز کا خالق و مالک بھی ایک اللہ ہے۔ ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ﴾ ''اس جیسی کوئی ذات ہو نہیں سکتی۔'' نہ اس جیسی کسی کی صفات ہیں۔ ان کی تمام عبادات کی سب اقسام ایک اللہ کے لئے ہوتی ہیں کسی بھی مخلوق کے لئے ہرگز نہیں اور شریعت ودین اور قانون ودستور صرف ایک اللہ رب العالمین کا وہ مانتے ہیں۔ اس کے دیئے ہوئے دین کے علاوہ وہ کسی کا قانون نہیں مانتے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے دین اللہ کو وہ مکمل راہنما مانتے ہیں۔ یہ ان کے راسخ العقیدہ ہونے کی پہچان ہوتی ہے۔ عرف عام اور شرعی اصطلاح میں ایسے لوگوں کو اہل ایمان' مومن اور مسلمان کہا گیا ہے۔

﴿2﴾ عقیدہ' نظریہ اور عمل کی بنیاد پر جب بنی نوع انسان کی من حیث المجموع مندرجہ بالا دو جماعتیں (کفار ومشرکین اور اہل ایمان' مسلمانوں کی) بن گئیں تو یہ بھی یاد رکھئے کہ گنتی کے اعتبار سے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کفار ومشرکین'' کی جماعت ہمیشہ بہت بڑی اکثریت میں رہی ہے۔ اور اللہ کے مومن بندے ہر دور میں تھوڑی تعداد کے اندر رہے ہیں۔

﴿ وَ إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ ﴾ [سورة الانعام: ١١٧]

''اور اکثر لوگ جو زمین پر آباد ہیں گمراہ ہیں۔ اگر تم ان کا کہا ماننے لگو گے تو وہ تمہیں اللہ کی راہ (دین اسلام) سے بھلا دیں گے (گمراہ کرتے ہوئے اس سے دور لے جائیں گے) یہ لوگ محض گمان (اپنی عقل سے بنائے ہوئے قوانین) کے پیچھے چلتے ہیں اور نرے اٹکل کے تیر چلاتے ہیں۔''

﴿ وَ إِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ○ ﴾ [سورة الانعام: ١١٩]

''اور بلاشبہ بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشات سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔''

﴿3﴾ ہر دور میں طاغوتی اور شیطانی قوتیں اللہ کی زمین میں عباد اللہ پر ظلم کرنے کا ذریعہ بنی ہیں۔ انسانوں کے بنائے ہوئے اپنے قوانین نے کبھی بھی بنی نوع انسان کو عدل وانصاف اور امن وامان نہیں دیا۔ ان کی بنیاد ہی بدامنی اور ظلم واستبداد پر قائم ہوئی ہے۔ جبکہ اللہ کے دین نے ہر دور میں ہر خطے پر جہاں اسے نافذ کیا گیا۔ صرف ایک انسان کو نہیں' زمین پر بسنے والی ہر مخلوق کو عدل وانصاف' امن وامان اور خوشحالی سے نوازا ہے۔

﴿4﴾ انسانی معاشروں کو جکڑ کر' ان پر مسلط ہوتے ہوئے اور انہیں منظم رکھنے کیلئے طاغوتی قوتوں کے بہت سارے حکومتی نظام آج تک دنیا میں کام کرتے آئے ہیں جیسے کہ:

(ا) قبائلی نظام حکومت (Traibal System of power)

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) شخصی حکومت (One man rule or Dictatorship)

(۳) جمہوری حکومت Democracy or Govt of the people `for the ) people ` by the people.)

(۴) شاہی نظام حکومت (Emperor system of Goverment or Sovereignty)

(۵) سوشلزم (Socialism)

(۶) کمیونزم وغیرہ وغیرہ۔ (Communism)

مگر اللہ رب العالمین کی طرف سے دیئے گئے نظام حکومت کی تین ہی صورتیں آج تک دنیا میں معروف رہی ہیں اوران تینوں میں سے اعلیٰ ترین نظام عدل

(۱) نظام رسالت (Prophet hood) تھا۔ اللہ رب العالمین کے اپنے انتخاب پر یہ صرف رسولوں اور نبیوں کو عطا ہوتا تھا۔ یہ کوئی کسبی نظام یا خود ساختہ دین نہ ہوتا تھا کہ جو چاہتا محنت کر کے حاصل کر لیتا۔ جیسے کہ (کم وبیش) چار ہزار سال قبل اللہ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت فلسطین میں، آپ کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت مصر میں، پھر حضرت یوسفؑ سے کم وبیش سات سو سال بعد سیدنا داؤد اوران کے بیٹے سیدنا سلیمان علیہما السلام کی حکومتیں زمین کے بہت بڑے حصے پر اور دیگر بنو اسرائیلی انبیاء کی حکومتوں کے بعد اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی حکومت پورے جزیرۂ عرب پر۔

(۲) نظام خلافت (Caliph hood) نبوی حکومتوں کے بعد سب سے اعلیٰ ترین نظام عدل وحکومت، نظام خلافت ہے کہ جو پہلی امتوں میں بھی رائج تھا جیسے کہ سیدنا موسیٰ اور انکے بھائی ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کے بعد یوشع بن نون کی خلافت کہ جنہوں نے فلسطین میں یہ نظام قائم کیا۔ گذشتہ امتوں کی بہت ساری مثالیں اس طرح کی پیش کی جاسکتی ہیں۔ امت محمدیہ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یکے بعد دیگرے چار

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر وقفوں کے ساتھ دوسرے خلفاء کو ملا کر کل بارہ راشدین ومہدیین خلفاء کے متعلق صحیح احادیث مبارکہ اور ثقہ تاریخی مصادر کی گواہی موجود ہے۔

(ا) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ))

[رواه البخاری ' كتاب المناقب ' رقم الحديث: ٣٥٠٠' وصحيح مسلم' كتاب الاماره]

''خلافت اور سرداری قریش میں رہے گی' جو شخص ان سے دشمنی کرے گا' اللہ اسے سرنگوں اور زیر کر دے گا تاوقتیکہ وہ شریعت کو قائم رکھیں گے۔''

(ب) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ (سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى إِثْنَى عَشَرَ خَلِيفَةً))

''بارہ خلفاء کی خلافت تک ہمیشہ اسلام غالب رہے گا۔''

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجھے اگلی بات سننے نہ دی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے آگے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا' آپ ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) سب کے سب (یہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔''

(ج) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ' ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''(رسول اللہ ﷺ کی اپنی) نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ رہے' پھر وہ اٹھا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گا جب چاہے کہ وہ اٹھالے۔''

((ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلَىٰ مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر نبوت کے کشادہ راستے پر خلافت رہے گی' جب تک اللہ چاہے کہ رہے' پھر اللہ اسے اٹھالے گا جب چاہے گا کہ اسے اٹھالے۔''

((ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّكُوْنَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر مضبوط بادشاہی ہوگی اور وہ تب تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا کہ رہے۔ پھر اللہ اسے اٹھالے گا جب چاہے کہ اٹھالے۔''

((ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّرْفَعَهَا))

''پھر ظلم پر مبنی ٹوٹی پھوٹی بادشاہی ہوگی یہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے کہ رہے۔ پھر اللہ اسے اٹھالے گا جب چاہے کہ اٹھالے۔''

((ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ))

''پھر خلافت ہوگی نبوت والی کشادہ راہ پر۔ راوی کہتا ہے کہ پھر نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔''

[رواه أحمد فی مسانید النعمان بن بشیر رضی الله عنه : ٤/٢٧٤' وابو داؤد والترمذی]

(د) ((عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْاَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ إِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَ أُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْيَضَ.....الخ))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[رواه مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، رقم الحديث: ٧٢٥٨]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ لیا (یعنی سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا) تو میں نے اس کے پورب، پچھم دیکھ لئے۔ میری (امت کی) حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھے دکھلائی گئی اور مجھے دو سرخ اور سفید خزانے بھی دیئے گئے ہیں۔''

سلسلة الاحاديث الصحيحة ١/ ٧ میں شیخ محمد ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ''اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ایک بار پھر مضبوط قوت بن کر دنیا میں ابھریں گے۔'' اور یہ دعوت و جہاد سے ہی ممکن ہو سکے گا بصورت دیگر ہرگز نہیں۔ یہ موضوع بہت طویل ہے مگر ہم یہاں اختصار سے بیان کر رہے ہیں۔

صحیح احادیث اور ثقہ تاریخی مصادر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہم ملک جبریہ'' کے دور سے گزر رہے ہیں اور وہ وقت ضرور آئے گا جب عیسی بن مریم عليهما السلام اور محمد بن عبد الله القرشي المهدي المذكور في الأحاديث الصحيحة رحمه الله جہاد کے ذریعے '' خلافت على منهاج النبوة'' والے پر امن اور عادلانہ نظام حکومت کو قائم کریں گے۔ ان شاء اللہ

(۳) نظام امارت اور بادشاہی نظام۔ (Ruler System and Svereignty)

ا۔ خلافت بہر طور رسالت کے تابع ہوتی ہے۔ اگر یہ رسالت و نبوت کے تابع نہ ہو تو ظلم و استبداد والی بادشاہی بن جاتی ہے۔ اسی طرح بادشاہی اگر نظام رسالت کے تابع ہو تو خیر والی ورنہ ظالم ملوکیت بن جاتی ہے۔ بعینہ نظام امارت کا حال ہے۔ یہ بھی رسالت و خلافت کے تابع ہوتا ہے۔ دین اسلام میں، امیر جس قدر قرآن و سنت کی پاسداری زیادہ کرے گا اسی قدر اس کے عمل اور اس کی امارت میں خیر و برکت رہے گی۔ اور جتنا وہ اس سے دور ہٹتا چلا جائے گا اسی قدر وہ اللہ کے غیض و غضب کا حقدار ٹھہرے گا۔

ب۔ قرآن و سنت میں خلیفہ، مَلِک، امام، امیر اور سلطان کے الفاظ ہم معنی بھی استعمال ہوئے ہیں۔ مگر علماء

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفقہاء امت' ماہرین عمرانیات اور مؤرخین نے ان اصطلاحات کو علیحدہ علیحدہ پہچان کے طور پر اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ تاریخ میں امر واقع بھی ایسے ہی تھا۔ پانچوں کلمات اپنے اپنے مسمّیٰ بہ کے اختیارات کا تعین بھی کرتے تھے اور بعض بنیادی امور کے سبب تاریخ میں ہر ایک کا طرز حکومت دوسروں سے قدرے مختلف بھی رہا ہے مگر اصولاً تین ہی قسم کے طرز ہائے حکومت تھے کہ جن پر ہم بحث کر رہے ہیں۔

ج ۔ نظام امارت اپنے اندر اس قدر زیادہ وسعت رکھتا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی دوسرا نظام نبوت اور خلافت کے بعد اتنے وسیع دامن والا نظر نہیں آتا۔ یہ نظام دو آدمیوں کی جماعت سے لے کر دنیا جہان کے وسیع و عریض خطوں پر پھیلی بڑی بڑی حکومتوں اور کروڑوں افراد کی جماعتوں میں آپ کو تاریخ کے اوراق پر مل سکتا ہے۔ اس تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ منسلک رہنا واجب ہے ورنہ اس کا دین ہی نہ رہے گا۔ امام دارمی رحمہ اللہ نے [۱/۷۹] میں سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث بیان کی ہے۔ فرمایا:

« لا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ وَّلَا جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِمَارَةٍ وَّ لَا إِمَارَةٌ إِلَّا بِطَاعَةٍ »

''جماعت کے بغیر اسلام نہیں' إمارت (امیر) کے بغیر جماعت نہیں اور اطاعت کے بغیر امارت نہیں۔''

(جماعت سے مراد طائفہ منصورہ کی قیادت میں عین قرآن وسنت پر چلنے والی جماعتِ ہے نہ کہ جاہلانہ تعصب اور بدعات وخرافات پر ضد اور کدر کھنے والی کوئی تقلیدی جماعت)

« عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ ' أَللّٰهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ ' بِالْجَمَاعَةِ وَ بِالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ وَ مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَهَنَّمَ ' قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ ! وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى؟ قَالَ : وَ إِنْ صَامَ وَ صَلَّى وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ))

[رواه أحمد :٢٠٢/٤ والترمذی۔ شیخ ألبانی رحمه الله نے مشکاة المصابیح کی کتاب الإمارة والقضا، جلددوم ص:١٠٩٢ مطبوعہ بیروت میں کہا ہے کہ:وَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ]

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دے رہا ہوں ان پانچوں کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے:(۱) جماعت کو لازم پکڑنے کا (۲) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں امیر کی بات سننے کا (۳) اپنے امیر کی اطاعت کرنے کا (۴) اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ دینے کا اور (۵) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جو''جماعت'' سے بالشت بھر بھی نکل گیا بالتحقیق اس نے اسلام کی التزامی رسی کو اپنی گردن سے اتار پھینکا حتی کہ وہ جماعت میں واپس پلٹ آئے۔اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا اس کا شمار جہنمیوں میں سے ہوگا۔صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اگر چہ وہ نماز روزہ ہی کیوں نہ کرے؟ فرمایا: ہاں! اگر چہ وہ روزے ہی کیوں نہ رکھے' نمازیں ہی کیوں نہ پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعوی ہی کیوں نہ کرے۔''

((عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"أَنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ ' وَ إِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ))[رواه أحمد: ٢٤٣/٥]

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا:'' بلاشبہ شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے جس طرح بھیڑ بکریوں کیلئے بھیڑیا ہوتا ہے۔ریوڑ سے الگ تھلگ کناروں پر رہنے والی اور علیحدہ ہونے والی بکری کو وہ پکڑ لیتا ہے۔خبردار! قبیلوں میں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹ جانا جماعت اور عزت والے مقام کو لازم پکڑنا۔''

((عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :" إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ))[رواه ابو داؤد فی کتاب الجهاد، رقم الحدیث: ٢٦٠٩]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تین آدمی سفر میں ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنالیں۔'' کسی نے کیا خوب کہا ہے!

جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت
جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت
رہی ہے ' نہ ہر گز رہے گی سلامت
نہ شخصی بزرگی ' نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہو گی جڑ اس گلستاں میں جس کی

(د) علماء نے امامت کی دو اقسام بیان کی ہیں:

1. امارت و امامت صغریٰ (کہ جو اپنی بعض مجبوریوں اور حالات کے تقاضوں کے مطابق پورے دین اسلام کا نفاذ کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔)
2. امارت و امامت کبریٰ (کہ جو اللہ کی زمین پر اس کی شریعت کے تمام حصوں اور شعبوں کا مکمل نفاذ کرنے کی قوت اور صلاحیت رکھنے والی ہوتی ہے اور اسے نافذ کرتی ہے چاہے تھوڑے ہی عرصہ کے لئے اور زمین کے کسی بھی خطے پر کیوں نہ ہو۔)

یہ بات پورے دلائل وبیّنات اور براہین قاطعہ سے ثابت ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کی امامت کبریٰ کا وجود کہیں نہیں ہے۔ البتہ امامت و امارت صغریٰ عالم اسلام کے ہر ملک میں سینکڑوں کے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب سے نظر آتی ہے اور ہر جماعت انتہائی بودے نظریات اور کچی بنیادوں پر کھڑی ہے۔ کسی ایک کے اندر بھی یہ صلاحیت اور ہمت نہیں کہ وہ امامت کبریٰ کے قیام کے لئے (دعوت و جہاد والے نبوی منہج کے ذریعے) کوئی کردار ادا کر سکے جبکہ امامت وامارت کبریٰ کے قیام میں جدوجہد کرنا ہر مسلم فرد اور ہر مسلمان جماعت پر واجب ہے۔ اللہ ذوالجلال کا حکم ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ﴾ [سورة آل عمران: ١٠٣]

''(اور سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن وسنت والی راہ) کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقوں، جماعتوں میں نہ بٹ جانا۔''

﴿ وَ لَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَّعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ وَ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ [سورة آل عمران: ١٠٥]

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے (یعنی حصوں میں بٹ گئے) اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے خلاف واختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے (آخرت میں) بہت بڑا عذاب ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ))'' اللہ کا ہاتھ (یعنی اس کی مدد) جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔''

[رواه الترمذی، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٢١٦٦]

فضیلۃ الشیخ/حسین بن محسن بن علی جابر نے اپنی کتاب '' الطريق إلى جماعة المسلمين'' میں، فضیلۃ الشیخ الدکتور/محمد السید الوکیل نے اپنی کتاب '' القيادة والجندية في الإسلام'' میں، امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے '' السياسة الشرعية'' میں، امام ابومحمد علی بن أحمد المعروف بابن حزم نے '' الفصل في الملل و الأهواء والنّحل '' میں اور دیگر بہت سارے کبار علماء اور ائمہ نے اپنی اپنی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات میں امامت کبریٰ کے قیام کو واجب قرار دیا ہے۔

﴿5﴾ اسلام میں نظام امارت وخلافت جس دستور حیات اور دین وشریعت کو لے کر چلتا ہے اور جس کے نفاذ کے لئے وہ قائم کیا جاتا ہے اس میں ـــــ اور جمہوریت وملوکیت (استبدادی شاہی نظام) اور دیگر باطل نظاموں میں بنیادی طور پر تین باتیں دونوں متخالف ومتحارب نظاموں کے راستے جدا جدا کرتی ہیں۔ تا قیامت دونوں نظام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۱) پیرا گراف نمبر۴ (صفحہ نمبر 248) میں بیان کئے گئے تمام طاغوتی نظام انسان کے اپنے بنائے ہوئے ہوتے ہیں کہ جو اس کی ناقص عقلی اور ضعف وقلت علم کی وجہ سے ہمیشہ انسانی معاشرے کے لئے نقصان دہ اور بودے ثابت ہوئے ہیں۔ یہ مصنوعی قوانین اور دساتیر کبھی بھی مستقل نہیں رہے۔ وہ درخت اپنی جڑیں زمین میں پھیلا کر کیسے پھل آور ہو سکتا ہے کہ جسے ہر دوسرے تیسرے دن اکھاڑ کر کہیں اور لگا دیا جائے؟ جبکہ ان تمام باطل نظاموں کے مقابلے میں اللہ کا دین اس قدر مضبوط، مکمل اور مستقل مزاج ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود اسکے کسی ایک کلیئے، قاعدے اور اصول میں تبدیلی تو بہت دور کی بات ہے قرآن وسنت کی اصل عبارتوں کا ایک لفظ بھی آگے پیچھے نہیں ہوا اور بغور مطالعہ سے یوں پتہ چلتا ہے کہ اسکے بھیجنے والے رب العالمین نے ابھی ابھی اسے مکمل کیا ہو۔ دین اسلام کی مثال اس درخت کی سی ہے کہ جس کی جڑیں بہت گہری اور جس کا پھل ہمیشہ تر وتازہ ہو۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ O تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَO وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍO يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَ يَفْعَلُ اللّٰهُ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَایَشَاءُO﴾[سورۃ ابراھیم: ۱۴/۲۴-۲۷]

''کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (لا إله إلا الله ۔کہ جو پورے دینِ اسلام کی اساس ہے۔) کی مثال کیسی بیان فرمائی ہے؟ اس (شریعت) کی مثال پاکیزہ درخت کی مانند ہے کہ جس کی جڑیں (زمین میں پھیل کر اسے پکڑے ہوئے) مضبوط ہیں۔اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ یہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا اور میوے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔اور کلمہ خبیثہ (شرک وکفر والی گندی بات) کی مثال اس ناپاک درخت کی سی ہے۔(جو نہ ہی مستحکم اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔اس کو ذرا بھی قرار وثبات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دلوں کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی (مضبوط رکھے گا) اللہ تعالیٰ ظالموں (مشرکوں) کو گمراہ کر دیتا ہے۔اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ کہ اللہ کے دین میں کوئی نقص اور عیب نہیں۔ یہ ہر طرح سے مکمل اور زندگی کے ہر شعبے میں پوری پوری راہنمائی کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو بارہ سال پہلے اپنے آخری نبی کی طرف آخری وحی:

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا O﴾[سورۃ المائدہ: ۳]

''آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی اس نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے اور اسلام کو تمہارے لئے بطور شریعت میں نے پسند کر لیا ہے۔''

اور یہ کہ:

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخَاسِرِيْنَ O﴾[سورة آل عمران: ٨٥]

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔''

جس طرح اللہ رب العالمین کی ذات کمال والی ہے:

﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُO﴾ [سورة الشورٰی:٤٢/١١]

''اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔''

اسی طرح اس کی صفات بھی دائمی اور بغیر تحریف، تمثیل، تکییف اور تعلیل کے اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں۔ دین اسلام، اللہ کی صفت اُحسن الحدیث، قرآن حکیم اور وحی غیر مُتلوّ (احادیث صحیحہ) کے ذریعے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ تک اور ان سے آگے امت تک پہنچا ہے۔ اس دین کی حفاظت بھی اللہ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَO﴾[سورة الحجر ١٥/٩]

''بے شک یہ کتاب نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی شریعت اور اس کے دین (قرآن وحدیث) کا ایک ایک حکم اور ہر ہر کلمہ امت تک پہنچا دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے خود گواہی دے دی:

﴿ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍO﴾[سورة التكوير ٨١/٢٤]

''اور وہ غیب کی باتوں پر (یعنی قرآن وسنت کی وحی پر کہ جو رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوتی ہے) بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے۔

اور جیسا کہ خود نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ایک لاکھ سے زیادہ جانثار، ساتھیوں، دنیا کی تمام امتوں کے اعلیٰ ترین افراد، صحابہ کرام سے گواہی لے لی تھی:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

« وَ أَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَ أَدَّيْتَ وَ نَصَحْتَ ، فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَ يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ»

[عن جابر رضی الله عنه / صحیح مسلم وغیره من الکتب الحدیث]

''اور تم سے میرے بارے میں (قیامت والے دن) پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ کہنے لگے: ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ کا دین پہنچا دیا۔ (یہ آپ کے پاس امانت تھی) آپ ﷺ نے امانت ادا کر دی اور اپنی امت کو نصیحت مکمل کر دی۔ تب آپ ﷺ نے اپنی شہادت والی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف اس سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جاتے۔ اے اللہ! تو گواہ رہنا' اے اللہ تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرا دین مکمل طور پر تیرے بندوں کی طرف پہنچا دیا ہے) اس لئے:

﴿ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ﴾[سورۃ یونس ۱۰/٦٤]

''اللہ کی باتیں (یعنی اس کا دین) بدلا نہیں کرتیں۔''

اسے تا قیامت صحیح سلامت رہنا ہے اور جو شریعت و دین اس قدر مضبوط' مکمل' ہمہ گیر اور دائمی ہو اسے ہر دور میں غالب رہنا چاہئے۔ فرمایا:

﴿ هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴾[سورۃ التوبۃ: ۳۳]

''اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول (حضرت محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ وہ اس دین کو دنیا کے تمام ادیان (باطل نظاموں اور طاغوتی قوانین) پر غالب کر دے اگر چہ کافر' مشرک ناخوش ہی کیوں نہ ہوں۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ صدیوں پہلے اللہ نے اپنا یہ وعدہ پورا کر دیا اور سینکڑوں سال دنیا کے بیشتر حصوں پر اللہ کا دین غالب رہا۔ اور جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اس دین کو " خلافت علی منهاج النبوة" کے ذریعے ایک بار پھر دنیا میں غالب کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

(۲) حکومت و حاکمین اور امارت و قیادت کے اعتبار سے لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک گروہ حکومت و قیادت اور فیصلہ جات کرنے والوں کا (یعنی حکام و اُمراء اور قُضاۃ) اور دوسرا بہت بڑا گروہ ان کا جن پر حکومت کی جاتی اور جن کے فیصلے کئے جاتے ہوں۔ چنانچہ حاکم و محکوم اُمیر و مأمور اور قاضی و مدعی و مدعی علیہ دونوں قسم کے لوگوں کا ایمان اللہ کے ہاں تب تک مکمل اور قابل قبول نہیں ہوتا جب تک وہ فیصلہ اور حکومت کے لئے قانون اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا نہیں مانتے۔ چنانچہ پہلے گروہ کے بارے میں فرمایا کہ:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ ﴾

[سورة المائدہ: ٤٤]

''اور جو شخص اللہ کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

اگلی آیت میں فرمایا:

﴿ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (''ایسے ہی لوگ ظالم (مشرک) ہیں۔'')

آیت: ۴۷ میں فرمایا:

﴿ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (''ایسے ہی لوگ نافرمان (مجرم) ہیں۔''

دوسرے گروہ کے بارے میں فرمایا کہ:

﴿ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ [سورة النساء: ٦٥]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو تم فیصلہ کرو اس سے متعلق اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اسے خوشی سے تسلیم کر لیں تب تک مومن (ایمان والے) نہیں ہونگے۔''

ایک جگہ مطلقاً فرمایا کہ:

﴿ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ ذَالِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ [سورۂ یوسف: ۴۰]

''نہیں ہے حکم (فیصلہ اور حکومت) مگر صرف ایک اللہ کا۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (گویا اللہ ہی کا حکم ماننا اس کی عبادت ٹھہری) یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' اس لئے اکثریت کی بات غلط ہوگی اور اللہ رب العالمین کی درست۔

علاوہ ازیں بے شمار دلائل ہیں' جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ''توحید حاکمیت'' عقیدہ و ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے اللہ کے سوا کسی بھی دنیاوی قانون و شریعت اور دستور کو اللہ کے دین کے مقابلے میں تسلیم کرنا' اس کی تشہیر کرنا و اس پر عمل کرنا یا کروانا اللہ کے نزدیک کفر' شرک اور بہت بڑا جرم شمار ہوتا ہے۔

جبکہ عصر حاضر کے تمام باطل نظام' دین اللہ کے مقابلے میں باقاعدہ ایک شریعت مانے جاتے ہیں۔ جمہوریت کا تو معنی ہی یہ کیا جاتا ہے۔:

- (1)Government of the people عوام کی حکومت
- (2)for the people عوام کے لئے
- (3)by the people عوام کے ذریعے

یہی بات تو یہ ہے کہ یہ نظریہ اس دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ ماضی قریب کی تاریخ اور حال کے واقعات اس بات کی بھرپور تصدیق کرتے ہیں۔ اقبال نے اس جھوٹ کا پول بھی خوب کھولا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر باطل نظاموں کا بھی۔

مجلسِ ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطان، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر
تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام؟
چہرہ روشن ' اندروں چنگیز سے تاریک تر

ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری
دیواستبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری؟
اس سراب رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ ! اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

(دیواستبداد: ظلم و جبر والی حکومت کا جن ' قبا: لباس ' پائے کوب: کوٹنے والا)

اللہ تو فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان میں ہر چیز پر چونکہ ملکیت بھی میری ہے اس لئے حکومت بھی میری۔ مگر جمہوری کہتے ہیں کہ نہیں حکومت عوام کی۔ اللہ فرماتے ہیں کہ عباد اللہ پر فیصلوں کا حق میرا اور میرے نبی کا۔ جبکہ جمہوریت کہتی ہے کہ نہیں By the people عوام کے ذریعے فیصلے ہونگے۔ اس لئے بنیادی طور پر یہ دوسرا بہت بڑا اساسی مسئلہ ہے کہ جس کی وجہ سے دونوں نظام کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۳) تیسرا بنیادی مسئلہ کہ جس کی بنا پر کفر اور اسلام' نظام امارت و خلافت اور جمہوریت و باطل نظام ہائے زندگی میں بُعد المشرقین و المغربین ہے' وہ شریعت و قانون اور جماعت و تنظیم کا ہے۔ اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے دین آتا ہے اور جس پر نازل ہو رہا ہو وہ اس دین کے مطابق جماعت تیار کرتا ہے۔ جب ایک مضبوط جماعت کی' اللہ کی مرضی کے مطابق خوب تربیت ہو جاتی ہے تب اس شریعت کا نفاذ ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل وکرم اور اس کی مدد سے تب وہ صدیوں تک دنیا پر غالب رہتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ O﴾ [سورة الجمعه: ۲/٦۲]

''اللہ وہ ذات ہے جس نے (عربوں کے) ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک (محمد ﷺ) کو رسول بنا کر بھیجا۔ وہ انہیں اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے' انہیں (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے' انہیں کتاب اللہ' اور حکمت ودانائی (اپنی سنت) کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔''

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن وسنت کے ساتھ تربیت کر کر کے جو جماعت تیار فرمائی وہ دنیا کی سب امتوں سے اعلیٰ ترین افراد کی جماعت تھی۔

'' خَیْرُ اُمَّتِیْ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْهِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ' ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ' ثُمَّ یَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَ یَخُوْنُوْنَ وَلَا یُتَّمَنُوْنَ وَ یَنْذِرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَ یَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ ''

''میری امت میں بہتر قرن (زمانہ) وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر وہ زمانہ ہے جو اس کے بعد ہے۔ پھر ان کا ہے جو ان کے بعد ہونگے پھر ان کے بعد وہ لوگ پیدا ہونگے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے (ان کا کاروبار ہی جھوٹی گواہیاں دینا ہوگا۔) خیانت کریں گے امانت داری نہ کریں گے۔ نذر مانیں گے (اللہ کیلئے) مگر پوری نہ کریں گے۔ ان

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (جہاد نہ کرنے کی وجہ سے) موٹاپا پھیل جائے گا۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

'' خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ، ثُمَّ الَّذِيْن يَلُوْنَهُمْ.....الخ''

[رواه مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم الحديث:٦٤٧٢، ٦٤٧٣، ٦٤٧٥،عن عبد الله بن مسعود و عن ابی هريرة و عن عمران بن حصين رضی الله عنهم]

''بہتر لوگ میرے دور کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔''

محدثین و شارحین کے نزدیک صحابہ کرام کا دور ۱۲۰ھ ہجری میں ختم ہوا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ کے آخری صحابی ابو الطفیل فوت ہوئے۔ (رضی اللہ عنہ) تابعین کا زمانہ ۱۷۰ ہجری میں اختتام کو پہنچا اور تبع تابعین کا قرن ۲۲۰ ہجری میں ختم ہوا۔[واللہ اعلم بالصواب]

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ کسی بھی نظریہ اور دین و شریعت کے نفاذ میں بنیادی طور پر تین چیزیں کارفرما ہوتی ہیں۔

(۱) نظریہ اور دین و شریعت کی تعلیمات بذات خود

(۲) اس کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنے والی جماعت

(۳) وطن یا علاقہ

چنانچہ جمہوریت سمیت دنیا کا کوئی بھی باطل نظام حکومت و قیادت اپنی جماعت کے انسانوں کی اخلاقی اور عقیدوی تربیت و اصلاح کا کوئی بندوبست نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ان کا کوئی اخلاقی معیار ہوتا ہے۔ بس انسانوں کی ایک بھیڑ ہوتی ہے جن کی نعرہ بازی اور ہنگامہ آرائی سے غلط قسم کے لوگ آگے آجایا کرتے ہیں۔ اقبال نے یہاں بھی کیا خوب کہا تھا۔

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ اسلام اصلاح وتربیت اور تقویٰ پر بہت زور دیتا ہے حتی کہ کوئی بھی شخص شریعت اسلامیہ میں عہدہ ومنصب کا مطالبہ از خود نہیں کرسکتا۔اس کی ممانعت ہے۔جبکہ جمہوریت میں لوگ ووٹ مانگنے کے لئے دردر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔اسلام میں امیر جماعت اَصْحَابُ الْخِبْرَۃ ،متقی اور اہل لوگوں کو خود ذمہ داری سونپتا ہے۔جمہوریت میں لوگ اپنے نمائندے اس بنیاد پر منتخب کرتے ہیں کہ وہ عوام کی اطاعت کریں گے جبکہ اسلام میں مامورین کو اپنے اولیاء الامور کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا جاتا ہے اور جب دونوں طبقوں کے درمیان اس اطاعت میں اللہ کی رضا اور ملت کی خدمت ہدف بن جاتے ہیں تو جمہوری معاشروں کی نسبت یہاں احترام اور امن وامان کا ماحول زیادہ دیرپا اور مستحکم ہو جاتا ہے۔جبکہ جمہوری ملکوں میں ایسا نہیں ہوتا۔

تمام غیر اسلامی نظام، رنگ ونسل، لسانی تعصب اور علاقائی وجغرافیائی حدوں کے ذریعے انسانوں میں نفرت وعداوت اور بدامنی ودہشت گردی عام کرتے ہیں جبکہ اسلام میں۔

" لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلَی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلَی عَرَبِیٍّ وَ لَا لِأَحْمَرَ عَلَی اَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوَی "

''کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر۔اور نہ ہی کسی سرخ وسفید کو کسی کالے پر مگر تقویٰ کے ساتھ.....کا معیار مساوات ہے۔''

باطل نظامہائے حکومت وسلطنت علاقوں، ملکوں اور وطنوں کے لئے جنگ وجدال کرتے ہیں:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

جبکہ اسلام کا مصدر اول قرآن کہتا ہے:

﴿ إِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ ﴾

[سورۃ الأعراف:۱۲۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زمین ساری کی ساری اللہ کی ہے (اور مسلمان اللہ کے بندے ہیں) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخر بھلا تو متقین کا ہی ہے۔''

اس لئے جیسا کہ طارق بن زیاد نے کہا تھا: ''ہم مسلمان ہیں اللہ کی ساری زمین ہمارا گھر ہے۔''

(We are Muslims All God,s earth is our home.)

مسلمان اپنی شریعت میں علاقوں اور ملکوں کی تقسیم نہیں کیا کرتے وہ اللہ کے عالمی دین' دین اسلام کو لے کر دنیا کے کونے کونے میں جایا کرتے ہیں اور انہیں اس سے روک بھی کوئی نہیں سکتا۔

6۔ **جماعۃ الدعوۃ** بفضل اللہ تعالیٰ بالضبط اسی نظام اِمارت پر کھڑی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو دیا تھا اور جسے انہوں نے دنیا میں دعوت و جہاد کے ذریعے قائم کیا تھا۔ اس جماعت کا دستور قرآن وسنت ہے۔ ان دونوں سے متعارض کسی چیز کو یہاں قبول نہیں کیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ کی ہدایات اور آپ کے عمل کے مطابق یہ سلفی جماعت اہل ایمان واسلام میں اصلاح وتربیت کے ذریعے اور کفار ومشرکین کے خلاف جہاد وقتال کے ذریعے بالکل اسی طرز پر اللہ کے دین کو غالب اور امامت کبریٰ کو قائم کرنا چاہتی ہے جس طرح امام احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے کم وبیش سات سو سال پہلے قائم کیا تھا۔ (آپ اس موضوع سے متعلق چھٹے باب ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے صفحہ 193 پر پڑھ چکے ہیں۔)

عین قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق پوری جماعت کا ایک ہی مرکزی امیر ہے۔ آگے امیر جماعت نے کاموں کی نوعیّتوں کے اعتبار سے مختلف شعبہ جات اور علاقوں میں اپنے معاون قائم کر رکھے ہیں جو اپنے اپنے کاموں کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس وقت جماعت کا تنظیم اور اشغال کے اعتبار سے دو طرح کا نظم ہے۔ ایک اداری اور دوسرا اِشغالی۔ اِشغالی نظم کے پھر دو بڑے حصے ہیں۔ (۱) تعلیمی (۲) دعوتی۔

دعوتی حصے کے آگے بہت سارے شعبے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے شب و روز

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشغول عمل ہیں۔ رات دن مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے ساتھ ساتھ انہیں جہادی میدانوں کی طرف نکالنے کا بھرپور کام کر رہے ہیں۔ اس کام کیلئے شعبہ دعوت و اصلاح ان کی مکمل راہنمائی کرتا ہے اور ملک بھر میں ہزاروں کے حساب سے ہر ماہ قرآن ترجمہ کلاسیں، دعوتی و تربیتی نشستیں، تنظیمی تربیتی نشستیں، باقاعدہ ہفتہ وار دروس، خطبات جمعہ، سکولوں کالجوں میں اسمبلی پروگرامز، موبائل دعوتی پروگرامز اور بڑے جلسہ جات، سیمینار، اجتماعات اور کانفرنسیں باقاعدگی سے ہو رہی ہیں۔ [والحمد لله على ذالك]

پوری جماعت کا تنظیمی نظم یوں ہے

1۔ یونٹ مسئول (ہر مسجد، سکول، محلّہ، گاؤں، ہسپتال، گورنمنٹ ادارہ مارکیٹ، بازار، منڈی، یونٹ شمار ہوتا ہے۔)

2۔ کچھ یونٹوں پر مشتمل ایک حلقے کا مسئول (یہاں سے عمومی مسئولیت کے ساتھ ساتھ شعبہ جاتی مسئولیت بھی شروع ہو جاتی ہے۔)

3۔ کچھ حلقہ جات پر مشتمل ایک سیکٹر مسئول (اگر سیکٹر میں دفتر کھلا ہو تو مسئول مکتب بھی)

4۔ کئی سیکٹروں پر مشتمل ایک تحصیل کا عمومی مسئول + مالیات کا مسئول + دفتر کا مسئول مکتب و دیگر شعبہ جاتی مسئولین۔

5۔ کئی تحصیلوں پر مشتمل زون کا عمومی مسئول + مسئول شعبہ دعوت و اصلاح + مسئول مالیات + مسئول مکتب و دیگر شعبہ جاتی ذمہ داران۔

6۔ کئی زونوں پر مشتمل صوبے کا عمومی مسئول + معاون صوبائی مسئول اور صوبائی دعوتی ٹیم و دیگر شعبہ جاتی امراء۔

7۔ تمام مرکزی شعبہ جات کے عمومی مسئولین اور ان کے معاونین اور مرکزی دعوتی ٹیم

8۔ بیرون ممالک مسئولین (کہ جو حالات کے مطابق وہاں بھائیوں کی تنظیمی ذمہ داریاں لگاتے ہیں

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9۔ اوران سب پرمرکزی امیر جماعة الدعوة پاکستان

یہ سارا تنظیمی ڈھانچہ اور دعوتی و جہادی عمل' اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اختیار (مصالح مرسلہ اور تدبیری امور) کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ کام اور خدمت کی تقسیم' مسئولین کی تقرری اور تبدیلی افراد کی صلاحیتوں کے پیش نظر امیر جماعت خود کرتے ہیں یا حسبِ ضرورت اپنے معاون اُمراء کو اختیار دے دیتے ہیں۔ مسئولین اور ذمہ داران کے لئے تربیت واصلاح کا عمل پورا سال جاری رہتا ہے تاکہ وہ لغزش نہ کرنے پائیں۔ (وَمَا نُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا) جن اوصاف عالیہ کا ایک مسلم قائد اور مسئول میں پایا جانا نہایت ضروری ہوتا ہے ان صفات سے متصف کرنے کیلئے بار بار تربیتی دورے کروائے جاتے ہیں تاکہ مرکز الدعوۃ والارشاد کے کارکنان وذمہ داران اور اُمراء امارت اسلامیہ والا صحیح کردار ادا کرسکیں۔

وَ مَا التَّوْفِيقُ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحمد اللہ العزیز آپ نے دعوت الی اللہ جیسے عظیم مرتبے والے کام کی تدریسی مدت کا ایک بڑا حصہ مکمل کرلیا ہے اب آپ اس پر عمل کرنے کے لئے میدان میں نکلنے کو تیار ہو چکے ہیں۔ آیئے! روانگی سے پہلے اس کا خُطہ تیار کرلیں تا کہ آپ کے لئے وہاں دعوتی مدت گزارنا آسان ہو جائے۔

یاد رہے کہ ہر کام کو اس کی کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے پہلے اس کا منصوبہ بنانا ضروری ہوتا ہے اور جس کام کے لئے آپ نکل رہے ہیں وہ اس قدر اہم ہے کہ اس کا مضبوط پروگرام تشکیل دینا تو اشد ضروری ہے' ورنہ نتائج خاطر خواہ نہ نکل سکیں گے۔ درج ذیل باتوں کو ترتیب وار یاد رکھئے اللہ آپ کے اس مشن اور عمل میں کامیابی عطا فرمائے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ أُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ..... ﴾[سورۃ النساء: ۵۹] ''ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو' اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اختیار ہیں ان کی بھی.....'' کے مطابق جس بھائی کو آپ کا امیر بنایا گیا ہے۔ ہر حال میں طوعاً و کرھاً اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے۔ امیر کی اطاعت کے بغیر جماعت نہیں اور جماعت کے بغیر دین نہیں۔

2۔ سفر پر نکلتے وقت:

گھر سے نکلنے والی دعا: « بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ» ''اللہ کے نام کے ساتھ' میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی چیز سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی قوّت''..... پڑھ لیں۔ جب کسی سواری پر چڑھنے لگیں تو ''سوار ہونے کی دعائیں'' اور سفر شروع ہونے لگے تو ''سفر کی دعائیں'' پڑھ لیں۔

3۔ راستے میں فضول باتیں نہ کریں۔ ہم سفر ساتھیوں اور بھائیوں کو خیر کی وعظ و نصیحت کریں۔ اگر بس وغیرہ میں گانے بجانے اور ساز' موسیقی بج رہے ہوں تو اچھے اخلاق اور مشفقانہ لہجے کے ساتھ انہیں بند کروا دیں۔ سواری میں لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ ممکن اور مناسب ہو تو یہاں بھی لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دیں۔

4۔ ہر جگہ پر سلام عام کریں۔ یہ نبی ﷺ کا حکم ہے اور اس سے الفت بڑھتی ہے سلام میں پہل کریں اور سلام کے آداب کا خیال رکھیں۔ ہر سلام پر اللہ تعالیٰ بہت سی نیکیاں دیتے ہیں۔

5۔ سواری سے اترتے وقت تمام آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے اتریں۔ جاتے وقت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں کہ لوگ اللہ کے دین سے محبت کرنے لگیں' متنفر نہ ہوں۔

6۔ راستہ چلتے وقت اپنے سے بڑی عمر والے ساتھیوں کو آگے رہنے کا موقع دیں اور خود ان

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے چلیں۔ راستے کے درمیان میں نہیں اس کی ایک طرف ہو کر چلیں۔ اور آتے جاتے لوگوں کو سلام کہیں۔

7۔ جب آپ مقام وقوف (ٹھہرنے کی جگہ' مسجد' دفتر یا گھر وغیرہ) پر پہنچ جائیں تو گھر میں داخل ہونے والی دعا پڑھیں اور وہاں پر موجود ساتھیوں کو سلام کہیں۔ میزبانوں سے صرف قافلے کا امیر بات کرے باقی ساتھی خاموش رہیں۔

8۔ دعوت کا نظام الاؤقات اور اس کی تقسیم و ترتیب جب بن جائے تو اپنے امیر کی قیادت میں آپ پروگراموں کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ جھجک اور سستی سے کام نہ لیں۔ ہمارے دعوتی مقامات درج ذیل ہونے چاہیں۔

⌘ مساجد..... ⌘ تعلیمی ادارے (سکول' کالجز' یونیورسٹیاں اور دینی مدارس)..... ⌘ فروٹ و سبزی منڈیاں..... ⌘ کھیل کے میدان اور پارک..... ⌘ بازار..... ⌘ لاری اڈے..... ⌘ کالونیاں' محلے اور دیہات..... ⌘ ریلوے اسٹیشن..... ⌘ تھانے' کچہریاں' عدالتیں اور تمام حکومتی ادارے جیسے واپڈا' تعلیمی بورڈز اور دیگر ادارے..... ⌘ ہسپتال..... ⌘ جیلیں..... ⌘ غلہ منڈیاں' کھیت کھلیان اور ڈیرے وغیرہ

9۔ ہر مقام پر وہاں کے ماحول کی مناسبت سے بات کریں۔ ٹھوس دلائل اور سچے واقعات کی بنیاد پر گفتگو کریں اور لوگوں کو پوری دنیا میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم سے آگاہ کرتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت بتلائیں۔ جہاں ضرورت پڑے جماعۃ الدعوۃ کا مکمل تعارف کروائیں۔ دلائل سے لوگوں کو بتائیں کہ جماعۃ الدعوۃ کوئی نیا فرقہ نہیں۔ یہ تو سلف صالحین کے نہج پر چلنے والی اور دعوت و جہاد کے ذریعے دنیا پر اللہ کے دین کو

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالب کرنے والی وہی جماعت ہے جو چودہ سو سال سے چلی آ رہی ہے۔

10۔ دوران دعوت کسی عالم، نمازی اور صالح آدمی کی بیماری کا پتہ چلے تو اس کی بیمار پرسی کے لئے ضرور جائیں۔ اگر کہیں فوتگی ہوگئی ہو تو نماز جنازہ اور تدفین میت میں ضرور شریک ہوں۔ وہاں بھی دعوت پیش کریں۔

11۔ دوران دعوت کوشش کریں کہ دینی لٹریچر (دینی کتب، مجلۃ الدعوۃ، جہاد ٹائمز وغیرہ) آپ کے ساتھ ہو تا کہ ضرورت پڑنے پر لوگوں کو پیش کیا جا سکے۔

12۔ کسی بھی پروگرام میں کہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی فرقہ بندی اور علاقائی، لسانی، خاندانی، رنگ و نسل اور مذہبی تعصب کی بات نہ کریں۔ اس سے اللہ کے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔

13۔ گفتگو میں آپ کے موضوع درج ذیل ہونے چاہیں:

(۱) توحید (فرقوں، شخصیات اور جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بنائے بغیر توحید ربوبیت والوہیت بیان کریں۔ پہلی اُمتوں، ان کے نبیوں، خود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے واقعات سنائیں) (۲) رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت (ڈاڑھی، لباس، وضع قطع، گھر کا ماحول اور بچوں کی تربیت) (۳) نماز (۴) جہاد فی سبیل اللہ (اس کی فرضیت، فضیلت اور اہمیت وضرورت پر صحابہ کرام کے واقعات سنائیں) (۵) بے حیائی، فحاشی اور عریانی (عصر حاضر میں فحاشی کے لئے مختلف شیطانی ہتھکنڈے۔ ٹی وی، وی سی آر، کیبل، ڈش، فحش لٹریچر، اور سی ڈی وغیرہ کا فساد بیان کریں۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14۔ ذاتی اصلاح اور عبادات کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ آپ نے ایک نمونہ بن کر لوگوں کے سامنے جانا ہے۔ آپ کی نیکی اور تقویٰ کا وہ معیار ہونا چاہئے کہ لوگ آپ کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیں۔ تہجد، اشراق، باجماعت فرض نمازوں کی پابندی، صبح و شام کے اذکار، موقع محل کی دعائیں، قرآن حکیم کی کثرت سے تلاوت اور نوافل کی ادائیگی آپ کا وصف ہونا چاہئیں۔ میرے بھائی! اگر یہ سب کچھ نہیں ہوگا تو آپ کی دعوت بنجر زمین میں خراب بیج پھینکنے والی بات ہوگی۔ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ایسا بیج اگے گا بھی یا نہیں۔

15۔ جس دفتر، مسجد یا کسی بھی مقام پر آپ ٹھہریں وہاں کے ساتھیوں سے بھرپور تعاون کریں۔ تحصیلی عمومی مسئول اور دیگر ذمہ داران کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ نظم کی پابندی کریں اور اگر وہاں کے ساتھی دینی، دفتری اور جماعتی معاملات میں کوتاہی سے کام لیتے ہوں تو بطریق احسن ان کی اصلاح کریں۔ کسی کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں۔ کسی کی غیبت نہ کریں۔ غیبت نیکیوں کو چاٹ جاتی ہے۔

16۔ تقریر کا طریقہ:

(۱) جب لوگ آپ کے سامنے جمع ہوں اور دعوتی انداز میں آپ ان کے سامنے گفتگو کرنا چاہتے ہوں تو سب سے پہلے بآواز بلند: "السلام علیکم ورحمة الله و برکاته" کہیں۔

(۲) اگر وقت زیادہ ہو جیسا کہ خطبہ جمعہ یا کوئی جلسہ، سیمینار، کانفرنس وغیرہ تو مکمل خطبہ مسنونہ پڑھیں ورنہ مختصر سا خطبہ پڑھ لیں جیسے کہ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ بَعْد:

(۳) فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیں ـــــ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اپنے موضوع سے متعلق کوئی ایک آیت یا چند آیات تلاوت کریں۔

(۵) اپنی تقریر کا آغاز حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے ——— میرے محترم بھائیو! کے جملہ سے کریں۔

(۶) اپنے موضوع کی تشریح اور تائید کے لئے صحیح احادیث اور سچے واقعات ضرور بیان کریں۔

(۷) جہاں مناسب معلوم ہو اچھا سا شعر بھی پڑھ لیں۔ بے ہودہ بے موقع اور بے وزن شعروں سے اجتناب کریں۔

(۸) دوران گفتگو آپ کو اپنے آپ پر مکمل اعتماد ہو۔ گھبرائیں نہیں آپ کے سامنے انسان ہی تو بیٹھے ہیں جنہیں آپ کچھ دینے کے لئے آئے ہیں۔ لجاجت اور گھبراہٹ تو مانگنے والے میں ہوتی ہے۔ دینے والے میں نہیں۔

(۹) موقع محل کی مناسبت سے آواز کبھی بلند اور کبھی آہستہ رکھیں

(۱۰) « خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَ دَلَّ » ۔ ''بہترین گفتگو وہ ہے جو تھوڑی (مختصر) اور مدلل (جامع) ہو'' کے نظریہ کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اس سے آپ کا بھرم رہ جائے گا۔

(۱۱) دوران گفتگو اپنی نظر اور چہرے کو دائیں' بائیں گھماتے پھراتے رہیں ایک ہی جگہ پر مرکوز نہ رکھیں۔ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو سیدھا رکھتے ہوئے اس ہاتھ کو وقفے وقفے سے اوپر نیچے حسب ضرورت اشارے کے لئے ہلاتے رہیں۔ خوشی کی بات پر چہرہ مسکراتا ہوا اور تنبیہ والے جملوں (جیسے کہ اللہ کے عذاب' اس کی پکڑ' جہنم کی ہولناکیوں' قیامت کی سختیوں اور عذاب قبر وغیرہ) پر چہرہ پریشان سا اور فکرمند نظر آئے۔ مسلمانوں کی بے حسی اور کفار کا اہل ایمان پر ظلم کا تذکرہ کرتے وقت چہرے پر غصے کے آثار نظر آئیں۔

(۱۲) دوران گفتگو نہ ہی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسنا شروع کر دیں اور نہ ہی زار و قطار رونا۔ اس

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ساری بات کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ گفتگو سادہ الفاظ میں کریں جو سمجھ میں آنے والے ہوں مشکل الفاظ' محاورات اور ضرب الامثال سے پرہیز کریں۔

www.KitaboSunnat.com

تقریری نمونے

عقیدۂ توحید

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ O﴾ [سورة البقرہ: ۲۱]

''لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم اس کی پکڑ سے بچ سکو۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ O﴾ [سورة الذاریات: ۵۱/۵۶]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں۔''

محترم بھائیو.....! ہم اپنے اللہ کو ایک رب ماننے کا' بگڑے کام سنوارنے والا' ایک وہی مشکل کشا' حاجت روا' غریب نواز' داتا اور گنج بخش .....اپنی نمازوں میں: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ O ﴾ کہہ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ زبان اور دل سے بھی' جان اور مال سے بھی اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد کے طلب گار ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم یہود و ہنود کی طرح اور عیسائیوں' مشرکوں کی طرح اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو سپر پاور ماننے لگیں؟ اس کی مخلوق کو ہم اپنی معیشت' سیادت اور قیادت' حکومت اور عدالت اور تہذیب و تمدن میں اس کے مقابل کھڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگیں؟ بھائیو.....! جہاں غیر اللہ کے نام کی قربانی دینا' اس کے علاوہ کسی اور کو سجدہ' رکوع کرنا حرام ہے وہاں باطل قوتوں کے نظام کو قانون اور شریعت ماننا بھی کفر اور شرک ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔

﴿ فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ أَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O ﴾[سورۃ النساء: ٦٥]

''اے میرے حبیب (ﷺ) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک آپ کو..... یعنی آپ کی سنت اور حدیث کو' آپ کے طریقے اور عمل کو اپنے تنازعات اور جھگڑوں میں منصف نہ مان لیں۔ اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں بلکہ اے خوشی سے مان لیں۔ تب مسلمان ہونگے۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ O ﴾[سورۃ المائدہ: ٤٤]

''اور جو آدمی اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کی بات بھی سنیئے۔ فرمایا:

((مَنْ مَاتَ وَ ھُوَ یَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ))[رواہ البخاری]

''جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی شریک کو پکارتا تھا۔ جہنم میں داخل ہوگا۔''

اور یہ مت سمجھنا کہ مسلمان' مومن سے شرک نہیں ہوتا۔ اللہ فرماتے ہیں' ہو جاتا ہے:

﴿ وَ مَا یُؤْمِنُ أَکْثَرُھُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا ھُمْ مُّشْرِکُوْنَ O ﴾[سورۃ یوسف: ١٠٦]

''اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں مگر پھر بھی شرک کرتے ہیں۔''

دوسرے مقام پر فرمایا کہ:

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝﴾ [سورۃ لقمان ۳۱/۱۳]

''شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

لوگو! عقیدۂ توحید اور پختہ ایمان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝﴾ [سورۃ آل عمران: ۱۳۹]

''اگر تم سچے اور پکے مومن مسلمان بن جاؤ تو دنیا پر تم ہی غالب رہو گے۔''

مگر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آج دنیا پر مسلمانوں کی تعداد بھی بے شمار ہے لیکن اپنے ہی ملکوں میں بے چارے غلاموں کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ وجہ صرف یہی ہے کہ آج کے مسلمان کو اپنے رب پر یقین اور ایمان نہیں رہا۔ یہ اللہ کے سوا' امریکی یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا داتا مانتا ہے۔ دنیا کی اعلیٰ ترین' اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر غیروں کے قوانین اور ان کے دستوروں کو اپنا نظام حیات مان چکا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ کو یہ بات چونکہ انتہائی ناپسند ہے اس لئے اس نے آج کے مسلمان کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلہ علم کلام ؟
روشن اس ضو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلمان سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام

مسلمانو! اب بھی سنبھل جاؤ کہ وقت ابھی گیا نہیں ہے اللہ نے سنبھلنے کا موقع دے رکھا ہے۔ عقیدوں کو ٹھیک کرو۔ اپنا قبلہ درست کرو۔ اپنے فرض کو پہنچانو۔ ایمان جیسی نعمت کی قدر کرو۔ اگر حوصلہ نہ پڑتا ہو تو مجاہدین کے حالات پڑھو۔ تمہیں اپنے رب پر پختہ ایمان رکھنے والے بندوں کے واقعات سے ضرور یقین آ جائے گا۔ کہ آج بھی اللہ کی توفیق سے عمر بن خطاب کی طرح' مصعب بن عمیر کی طرح' عبد الرحمٰن بن عوف کی طرح' بلال' صہیب اور خبیب کی طرح' حمزہ' طلحہ اور عبداللہ بن زبیر جیسے اللہ کے شیر دنیا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تمام باطل، طاغوتی قوتوں کے ساتھ ٹکر لینے کا کیسا پختہ عزم اور ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم)

یہ وہ لوگ کہ جن کے بارے میں کہا گیا ہے:

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکامِ دیں پر جھکا دینے والے
خدا کے لئے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ہیں ڈرنے والے

لشکر طیبہ اہل ایمان کا وہ ہراول دستہ ہے کہ جس سے آج بڑی بڑی طاقتیں اللہ کے فضل سے خائف ہیں اور جس کے ڈر سے ان کے ایوان کانپ رہے ہیں۔ معلوم ہے کیوں؟ صرف اور صرف اس لئے کہ اپنے رب کے حضور اپنا مقدس لہو پیش کرنے والے یہ لوگ ایک اللہ کو اپنا الٰہ مانتے ہیں کسی اور کو نہیں۔ کہتے ہیں:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سنت سے محبت

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ [سورہ آل عمران: ۳۱]

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پیارے نبی! لوگوں کو بتا دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى))''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ کہ جس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔'' پوچھا گیا:((وَ مَنْ اَبَى ؟))''اللہ کے حبیب! فرمایئے! وہ کون بدنصیب ہے جو جنت میں جانے سے انکاری ہوگا؟۔'' تو فرمایا:((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَ مَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى)) جس نے میری اطاعت کی، میری فرمانبرداری کی، میری بات کو مان لیا اور میری سنت سے پیار کیا..... وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی، میری بات کو جھٹلا دیا اور دوسروں کی باتیں مانتا پھرا۔ اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

بھائیو.....! اس سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی دنیا اور آخرت، دونوں جہانوں میں کامیابی کا دارو مدار رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کی سنتوں سے محبت پر ہے۔ بلکہ غور کریں تو معاملہ اس سے بھی آگے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَ النَّاسُ اَجْمَعِيْنَ))[بخاری و مسلم، مشکاۃ المصابیح کی حدیث:۷]

''تم میں سے کوئی آدمی تب تک مومن، مسلمان نہیں ہوسکتا، جب تک..... فرمایا کہ..... میں اس کے والدین .....تمام برادری اور رشتہ داروں، اس کی اولاد اور دنیا جہان کے تمام انسانوں سے.....اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (ﷺ)۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دن رسول اللہ ﷺ..... نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر وعظ فرمانے لگے۔ آپ نے ایسی پر تاثیر' بلیغ' جامع تقریر فرمائی کہ دلوں کی حالت بدل گئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تمام لوگ رونے لگے۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ کا یہ وعظ بالکل الوداعی خطاب لگتا تھا گویا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر اپنے رب کے ہاں جانے کی تیاری میں ہوں۔ ہمیں کوئی وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا: ''لوگو.....! میں تمہیں اللہ کے تقویٰ' حق بات کے سننے اور اپنے امیر کا حکم ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمہارے اوپر کوئی حبشی غلامی ہی امیر کیوں نہ بنا دیا جائے۔ تم میں سے میرے بعد جو زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے۔ اس وقت

((فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ۔ تَمَسَّكُوْ بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ۔ وَ إِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ' فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))[رواه احمد و ابو داؤد ' والترمذی و ابن ماجه' و مشكاة المصابيح حديث: ١٦٥' شیخ البانی رحمہ اللہ کا حکم ہے کہ سندہ صحیح اور امام ترمذی کہتے ہیں: حديث حسن صحيح]

''تمہارے اوپر لازم ہے کہ تم میری اور ہدایت والے خلفاء راشدین کی سنت کو تھامے رکھو۔ اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنت پر سختی سے عمل کرتے رہو۔ خود کو دین میں نئے نئے کاموں سے بچاؤ' اس لئے کہ دین میں اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے داخل کیا گیا نیا کام بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

آج یہ امت اسلامیہ کو جو کبھی ارض اللہ کی مالک ہوا کرتی تھی سنت کو چھوڑ کر فرقوں' جماعتوں میں ایسی بٹی کہ بدعات وخرافات اس کی پہچان بن گئیں اور اللہ کا دین اسی کے ہاتھوں رسوا ہو گیا۔ کس قدر دکھ کی بات اور اس امت کی بربادی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان معاشرے میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق اڑایا جاتا ہے اور ایسے گستاخوں کو پوچھنے والا کوئی نہیں؟ آج مولوی اور صوفی کی بات کو دین میں حرف آخر سمجھا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں شک کیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کو بھی (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) قیامت تک محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن بھی وحی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی وحی ہے۔ مسلمانوں کی ہدایت اور ان کی کامیابی کے لئے دونوں کافی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا ' كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ رَسُوْلِهِ))

[مشكاة المصابيح حديث:١٨٦' امام البانی رحمہ اللہ کا اس حدیث پر حکم ہے کہ " اخرجه الحاكم بسند حسن عن ابن عباس رضى الله عنهما]

''تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم انہیں عمل میں مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ فرمایا کہ ایک اللہ کی کتاب (قرآن حکیم) اور دوسری اپنی سنت۔ سنت کا مطلب رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔''

یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکماً بیان کی ہے۔ فرمایا:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ ﴾

[سورۂ محمد :٤٧/٣٣]

''ارے ایمان والو! مسلمانو.....! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو' اس کی اطاعت' فرمانبرداری کرو۔ کسی اور کی بات مان کر اپنے عمل ضائع نہ کر لینا۔''

ہائے افسوس.....! کہ آج امت اسلامیہ نے اپنے مذہبی راہنماؤں کو ٹھیک اس طرح سے رسول اللہ ﷺ کے شریعت میں شریک بنا لیا ہے جس طرح سے یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور راہبوں کو خدا بنایا ہوا ہے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیو.....! دنیا اور آخرت کی کامیابی چاہتے ہو تو آؤ ایک اللہ کے قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر جمع ہو جائیں اسی میں ہی برکت اور اسی میں ہی نجات ہے۔ آیئے اپنے رب سے وعدہ کریں کہ آج کے بعد اپنے لباس' اپنی وضع' قطع' تراش خراش' گھر کے ماحول' عورتوں کے پردہ' بچوں کی تربیت' نماز کے طریقے اور اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لئے امر بالمعروف ' نہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عملی محبت کریں گے ان شاء اللہ۔ ہمیں غیروں کی تہذیب سے نفرت اور اللہ کے نبی ﷺ کی سنتوں سے محبت ہونی چاہئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی ﷺ کی بیویوں کے پاس حاضر ہوئے کہ جو ان سے آپ کی عبادات کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے تھے۔ جب انہیں بتلایا گیا تو انہوں نے کسی حد تک آپ کی عبادت کو تھوڑا جانا اور کہنے لگے کہ ہمیں اس معاملے میں اللہ کے نبی سے کیا نسبت؟ (ﷺ) اللہ نے تو آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر رکھی ہیں ان میں سے ایک کہنے لگا کہ میں تو زندگی بھر رات کو نفل ادا کیا کروں گا۔ گویا اس نے یہ عہد کیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ میں زمانہ بھر ہر روز' روزے ہی رکھتا رہوں گا۔ کبھی افطار نہیں کروں گا تیسرا کہنے لگا: میں زندگی بھر عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا۔ کبھی شادی نہیں کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: کیا تم لوگوں نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ پھر فرمایا کہ ارے سنو! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ تم سے زیادہ رکھتا ہوں اس کے باوجود میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں رات کو نوافل بھی پڑھتا ہوں اور سو کر آرام بھی کرتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی میں نے کر رکھے ہیں۔ سن لو!

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ))[مشکاۃ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم]

''جس شخص نے میرے طریقے اور میری سنت سے روگردانی کی وہ میری ملت پر ہی نہیں

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔''

نبی ﷺ کی سنت سے منہ موڑ کر اوروں کے پیچھے دھکے کھانے والا تو قیامت والے دن ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا اور افسوس کرے گا کہ کاش اس نے نبی ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔ غیروں کی پیروی کر کے آج اسے ناکامی کا منہ تو نہ دیکھنا پڑتا۔ اللہ ہمیں ایسی رسوائی سے بچالے اور دونوں جہانوں کی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

(أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ)

جہاد فی سبیل اللہ

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ و هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ O ﴾ [سورة البقرة:٢١٦]

''مسلمانو.....! تمہارے اوپر اللہ کی راہ میں لڑنا فرض کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں اچھی لگے مگر تمہارے لئے وہ بری ہو۔ ان باتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

دوسرے مقام پر اللہ فرماتے ہیں:

''جو لوگ تمہارے ساتھ لڑائی کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑو اور زیادتی نہ کرنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو۔ انہوں نے جہاں سے تمہیں نکالا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو۔ فتنہ وفساد (کہ جو کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں) قتل اور خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔''

پھر آگے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ [سورة البقرہ: ۱۹۳]

''اور ان سے اس وقت تک لڑتے چلے جاؤ جب تک کہ فتنہ وفساد ختم نہیں ہو جاتا اور روئے زمین پر اللہ کا دین غالب نہیں آ جاتا۔ اگر وہ فساد سے باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہ ہوگی۔''

میرے عزیز بھائیو..... اور دوستو.....! اللہ کو ماننے والے مومنوں اور مسلمانوں کی تعداد جتنی آج دنیا پر ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کم وبیش ڈیڑھ ارب مسلمان اس وقت دنیا پر آباد ہیں۔ دنیا کی چالیس فیصد سے زیادہ دولت ان کے پاس ہے گویا وسائل کی بھرمار ہے۔ افرادی قوت بے شمار ہے دولت کا انبار ہے۔ روئے زمین کا اعلیٰ ترین ۳/۱ حصہ ان کے پاس ہے۔ مگر آج کا مسلمان بے چارہ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود دنیا میں مجبور اور مقہور ہے۔ اپنے ہی ملکوں وطنوں اور خطوں میں غلاموں کی سی زندگی گزار رہا ہے وطن اس کا ہو محنت مشقت کر کے رزق پیدا کرنے کا ذریعہ یہ بنے اور فائدہ اٹھائے اللہ کا دشمن ہندو یہودی نصرانی اور ملحد کافر مشرک؟

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ مسلمان بے چارہ..... اپنے بزرگوں بچوں بوڑھوں جوانوں اور بی بیوں کی لاکھوں قربانیاں دے کر ایک ملک حاصل کر کے کہ اس وطن میں وہ اپنے رب کا قانون اور اس کی شریعت کا نفاذ کرے گا؟ مگر حالت یہ ہو کہ نصف صدی گزرنے کے باوجود دین اسلام کا ہزارواں حصہ بھی وہ اپنے وطن میں نافذ ہوتا نہ دیکھ سکے۔ کس قدر مرمٹنے کا مقام ہے؟

بھائیو.....! یہ غلامیاں اور مجبوریاں کیوں آئیں؟ ذرا سوچو تو سہی؟ سچ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے آج سے چودہ سو سال پہلے کہ: ''اے میرے صحابہ! اس امت پر ایک ایسا دور آئے گا جب دنیا کی قومیں تمہارے اوپر یوں ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ تو صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ((أَمِنْ قِلَّتِنَا يَوْمَئِذٍ ؟)) ''کیا اس دن یہ سب کچھ ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہو گا؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' ((أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَغُثَاءِ السَّيْلِ)) ''اس دور میں تم لوگ یوں کثرت میں ہو گے جیسے سیلاب کی وجہ سے پانی پر بے شمار تنکے آ جاتے ہیں۔'' مگر ان کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ ''وَهَنْ'' کے سبب ہو گا۔ صحابہ نے پوچھا: ((وَ مَا هُوَ الْوَهَنُ ؟)) ''اللہ کے نبی! (ﷺ) ''وَهَنْ'' کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) ''دنیا سے پیار اور موت سے نفرت۔''

اللہ اکبر! بھائیو! کس قدر سچے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ؟ کیا یہ حالت آج مسلمانوں کی نہیں ہے؟ واللہ العظیم! یہی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صدیوں پہلے فرمائی ہوئی بات آج ٹھوس حقیقت کی طرح سچ ثابت ہو رہی ہے۔

مجاہدین جب مسلمانوں کو یہودیوں نصرانیوں ملحدوں اور ہندوؤں کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کی داستانیں سنا سنا کر اور دین اسلام کی بے حرمتی بتلا بتلا کر انہیں جگانے اور اللہ کی راہ میں نکلنے کی درخواست کرتے ہیں تو..... رسول اللہ ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنے کا دعوی رکھنے والوں پر غشیوں کے دورے پڑ جاتے ہیں اور دوسری طرف؟ میرے کسی بزرگ مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کا ویزہ مل رہا ہے؟ بیوپاری اس ویزے کی قیمت 2 لاکھ روپے لگا رہا ہے؟ تو چاہے گھر بار گروی کیوں نہ رکھنا پڑے۔ بیوی بیٹیوں اور بہنوں کے زیورات کیوں نہ بیچنے پڑیں۔ اپنی جان کا سودا کیوں نہ کرنا پڑے؟ بیٹے کو یہ ویزہ ضرور خرید کر دے تاکہ اس کا لختِ جگر امریکہ جا کر اسے ڈالروں کی بوریاں بھیج سکے اور اس کی دنیا سنور جائے۔ ہائے رے مسلمان! تیری یہ حالت؟ دنیا کی خاطر اپنی اولاد کا سودا کرنے سے بھی باز نہیں آتا؟ جبکہ تیرے نبی نے تو اس بات کی ضمانت دی ہے اور نبی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرم ﷺ کی ضمانت ان کے رب کے ہاں کبھی رد نہیں کی جاتی اور وہ ضمانت کونسی ہے؟ سنو! حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العالمین کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات ہیں.....:

۱۔ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تمام گناہ اس کے یکدم معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا مقام جنت وہیں پر دکھلا دیا جاتا ہے۔

۲۔ عذاب قبر سے اس کی خلاصی ہو جاتی ہے۔یعنی اسے قبر کا عذاب نہیں ہوگا۔

۳۔ قیامت کی ہولناکیوں سے وہ محفوظ رہے گا۔

۴۔ آخرت میں اسے عزت و وقار والا وہ تاج پہنایا جائے گا کہ جس کا ایک موتی' دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۵۔ خوبصورتی آنکھوں والی' انتہائی حسین وجمیل 72 حوروں سے اس کی شادی کی جائے گی۔

۶۔ اپنے عزیز و اقارب میں سے ستر افراد کی وہ سفارش کر سکے گا کہ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت پر جنت میں داخل کر دے گا۔

[یہ حدیث جامع الترمذی=فضائل الجهاد: باب فی ثواب الشهید ' ابن ماجه= کتاب الجهاد : باب فضل الشهادة فی سبیل الله ' مسند احمد میں مروی ہے۔]

مگر اے مسلمان! تجھے عارضی دنیا کی محبت نے تیرے محسن ومکرم نبی کی محبت سے اس قدر دور کر دیا ؟ اسی رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنے والی' تیری بہن اور بیٹی کشمیر بوسنیا' چیچنیا' فلسطین اور دنیا جہاں کے کافر بازاروں میں نیلام ہو رہی ہو؟ کہ جس نبی کی محبت اور جس کے عشق کا تو دعویدار ہے؟ اور تو خاموش تماشائی بنا دنیا میں مگن ہو؟ بتا تیرے ایمان اور عشق کا دعوٰی سچا ہوا یا جھوٹا؟ پھر ذلت نہیں آئے گی تو کیا آئے گا؟

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیو.....! جہاد فی سبیل اللہ بہت ہی عظیم عمل ہے۔ اس کے ساتھ دنیا میں عزت اور وقار ملتا ہے اور یہی عمل رب کی جنتوں کا وارث بھی بنائے گا۔ (ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ .....﴾

''اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں کہ ان کے بدلے ان کیلئے جنت ہے۔''

﴿يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ .....﴾

''یہ اہل ایمان' جنتوں کے سوداگر' اللہ کی راہ میں (اس کے باغیوں سے) لڑائی' قتال کرتے ہیں' چنانچہ وہ (اللہ کے دشمنوں کو) قتل کرتے بھی ہیں اور خود بھی اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں۔''

اس کے بعد فرمایا:

﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ .....﴾

''یہ تورات' انجیل اور قرآن میں سچا' پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے۔''

﴿وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾ [سورة التوبة: ١١١]

''اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

[رياض الصالحين كتاب الجهاد]

''جس شخص نے اونٹنی کا دودھ نکالنے کا درمیانی وقفہ کے برابر اللہ کی راہ میں قتال کر لیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی۔''

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ! ہمیں بھی اپنی راہ میں قبول فرمالے' مضبوط ایمان کے ساتھ پوری زندگی اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور خاتمہ شہادت پر ہو۔

(وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

فحاشی' عریانی کا سدباب' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ O﴾[سورۃ النور: ۲۱]

''مسلمانو!' مومنو!' او ایمان والو.....! شیطان کے قدم بقدم مت چلو (اس کی پیروی نہ کرو) جو کوئی اس کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔ اس لئے کہ شیطان تو بے حیائی اور برائی کے کام ہی کرنے کو کہے گا۔''

محترم بھائیو! اسلامی معاشرے میں بے حیائی کا پھیل جانا' اللہ کے عذاب کو کھلم کھلا دعوت دینے کے برابر ہے۔ عُریانی اور فحاشی غیر مُسلموں کا شعار تھا مسلمانوں کا تو نہیں؟ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف تو امتِ مسلمہ کے غیور نبی نے ایک عورت کی پکار پر کہ جس کی چادر بہودیوں نے مدینہ میں اُتار لی تھی' غیرت میں آکر پوری قومِ یہود کو جنگ کیلئے للکار دیا تھا۔ (علیہ الصلاۃُ و السلام) اور دوسری طرف آج اسی پیغمبر کا امتی اپنی بیٹی کو بے حیائی سکھانے کیلئے عریانی' فحاشی کے اُستادوں ٹیلی ویژن' کیبل' نیٹ ورک اور ڈش جیسے بے غیرتی کے اڈوں کو گھر میں سجاتا ہے۔ صد افسوس' بے حد افسوس! لوگو سنو! تمھارا ربّ قہار کیا کہتا ہے: فرمایا!

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا و الْاٰخِرَةِ ..... ﴾

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے اُنکو دنیا اور آخرت میں دُکھ دینے والا عذاب ہوگا۔''

آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو غور سے دیکھ لینا' ایک متقی پرہیزگار اور نمازی آدمی' رزق حلال کمانے والا' اپنے گھر کو بے حیائی اور فحاشی کے کاموں سے پاک کر کے' صحابہ کرامؓ کے گھروں جیسا بنانے والا اور دوسری جانب ایک ایسا شخص کہ جو اِن تمام باتوں سے بے پرواہ' شیطان کی چالوں اور اسکے جال پہ نظر نہ رکھنے والا ہو' دونوں کی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پہلے آدمی کی زندگی انتہائی مطمئن گزرتی ہے۔ وہ مصائب و مشکلات پہ صبر کر کے اجر کمانے والا ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری طرح کے لوگوں کی زندگی اجیرن ہوتی ہے۔ اِنہیں راتوں کو چین آتا ہے اور نہ دن کو آرام۔ موت کے بعد انکے ساتھ جو حشر ہونیوالا ہے۔ وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر دنیا میں بے حیائی کے رسیا لوگوں کو دوسرا عذاب انکی عبرت ناک موت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ ایڈز جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے ہیں۔ انکے چہروں پہ اللہ اور اسکے فرشتوں کی لعنتوں کے آثار صاف نظر آتے ہیں۔

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) ''نہیں ہوگی کسی چیز میں بے حیائی اور بے ہودگی مگر اسے عیب دار کر دے گی۔'' ((وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ)) ''اور جس چیز میں حیا ہوگی اسے وہ خوبصورت کر دے گی۔'' اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں درج فرمایا ہے)

میری محترم بہنو! تم بھی سن لو! نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے عورتوں کو (اسی طرح کے کاموں کی وجہ سے) بہت بڑی تعداد میں جہنم کے اندر جلتے ہوئے دیکھا ہے۔ بیبیو! جہنم کی آگ بہت سخت ہے۔ وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ آج انسانی حقوق کے نام پر بے حیائی اور فحاشی پھیلانے والے' کل اسی جہنم کا ایندھن بن چکے ہونگے۔ پھر وہ کیسے تمھیں تمھارے ربّ سے چھڑا سکیں گے؟ یہ تو ملحد' کافر اور مشرک قسم کے لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔این جی اوز اور انکے ایجنٹ بھی انہیں میں سے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے وطنِ عزیز پاکستان کو یورپ جیسا بے حیا' فحاشیوں کا اڈا اور غیرتوں سے خالی ایک مُلک بنادیں۔

بھائیو! ہوش کے ناخن لو! اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچاؤ۔ ورنہ یاد رکھو'

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

یہ بات بھی یاد رکھو کہ جہاں ملک بھر میں جگہ جگہ ٹرالوں کے ٹرالے گندگی اور تعفن کے ڈھیر پڑے ہوں وہاں چند لوگ تو انکی صفائی نہیں کر سکتے ناں! اسطرح کی بے شمار بدبودار جگہوں کی صفائی کے لئے لاکھوں لوگ درکار ہوتے ہیں۔ بعینہ پورے ملک سے بے حیائی' فحاشی عُریانی اور خرافات کی گندگیوں کے ڈھیر اُٹھا کر سارے وطنِ عزیز کو پاک صاف کرنے کے لئے کچھ اسطرح کے لاکھوں افراد چاہیں کہ جنکی اپنی زندگیاں ان غلاظتوں سے پاک ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ﴾[سورہ ال عمران: ۱۱۰]

''مسلمانو! تم ایک بہترین امت ہو' جسے ایک اعلیٰ کام کے لئے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ (وہ کام کیا ہے؟) تم نیکی کا حکم دیتے ہو' برائی سے تم منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

www.KitaboSunnat.com

قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے کہ مسلم معاشرے سے برائیوں کو ختم کر کے نیکیوں کو رواج دینے کیلئے اور معاشرے کو صالح بنانے کے لئے امت کا ہر ہر فرد' پڑھا لکھا ان پڑھ' چھوٹا' بڑا' عربی' عجمی' عورت اور مرد سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں اور ایکدوسرے کی اصلاح میں لگ جائیں۔ تب جا کے یہ عریانی' فحاشی' بے حیائی اور خرافات کی برائیاں ختم ہوں گے۔

سب سے پہلے ہر فرد کو چاہئے کہ اپنی ذات کی اور پھر اپنے اہل خانہ کی۔ اس کے بعد اہل محلّہ' بستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کی اور آخر میں پورے شہر اور ملک کی فکر کرے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ''تم میں سے ہر شخص حاکم وراہنما ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال ہوگا۔'' ((وَالْأَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ)) ''امیر جماعت بھی حاکم ہے اور آدمی اپنے گھر والوں پر بھی حاکم ہے۔'' ((وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ)) ''عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر حاکم ہے۔'' ((فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ''پس تم میں سے ہر شخص حاکم وراہنما ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے سوال کیا جائے گا۔'' (امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب النکاح میں روایت کیا ہے)

بھائیو.....! امت اسلامیہ کے ہر ہر شخص پر، وہ مرد ہو یا عورت اتنی بھاری ذمہ داری؟ اور غفلت کا یہ حال ہو کہ کوئی کسی کو اچھی نصیحت کرنے والا نہ ہو کس قدر دکھ کی بات ہے۔ آیئے.....! اپنے رب کے ہاں عہد کریں کہ آج کے بعد اپنی اصلاح بھی کریں گے اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بھی۔

" أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ "

"والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته"

17۔ اگر آپ کو کسی جماعت، مجموعہ، گروپ یا علاقے کا امیر مقرر کر دیا جائے تو محترم بھائی! رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے مطابق اپنے ساتھیوں، بھائیوں اور رعایا سے شفقت کا سلوک کریں۔ خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے ان کی ضرورتوں کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ ہر فیصلہ بھائیوں کے مشورے سے کریں۔ اور جب فیصلہ ہو جائے تو اللہ کی مدد طلب کرتے ہوئے اس پر استقامت اختیار کریں۔ سب بھائیوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ کسی کے ساتھ سختی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نہ آئیں۔ نرم لہجے کے ساتھ انہیں نصیحت کرتے رہیں۔ اگر کہیں لڑائی جھگڑے کی نوبت آ جائے تو اپنے ساتھیوں کو وہاں سے فوراً نکال لیں اور اگلی منزل کے لئے سفر جاری رکھیں۔ تہجد سے لے کر رات سونے تک اپنی جماعت کو مندرجہ بالا تمام ہدایات کی روشنی میں وقت گزارنے کی تلقین کرتے رہیں اور ان کی نگرانی بھی کریں۔

18۔ گلی، محلے، بازار اور ان سب مقامات پر کہ جہاں عورتوں کی آمد و رفت اور رہائش ہو اپنی آواز کو پست اور نگاہ نیچی رکھیں۔ غیر محرم کی طرف دیکھنا سخت ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَ إِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ))[صحيح مسلم = كتاب الرقاق ، عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه] ''بے شک دنیا شیریں اور شاداب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنانے والا ہے پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ پس (اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو) دنیا (کے دھوکے) سے بچو اور عورتوں کے معاملے میں بچ کے رہو اس لئے کہ بنو اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کا ہی آیا تھا۔ (حالانکہ ان کے درمیان ہر دور میں انبیاء اور احبار موجود رہے، جو انہیں ایسی باتوں سے خبردار رکھتے۔'') ایسا نہ ہو کہ ہم دعوت إلی اللہ کے لئے نکلیں اور خیر لے کر لوٹنے کی بجائے فتنے سمیٹتے آئیں۔ (نعوذُ بالله من ذلك)

19۔ اپنی تقریر (گفتگو) کا اختتام دعائیہ کلمات، رسول اللہ ﷺ پر درود اور اللہ کی تعریف کے ساتھ کریں۔ جیسے کہ:

اللہ! باطل نظاموں اور طاغوتی قوتوں کو پاش پاش کر دے۔

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ! اپنے دین کو غالب کر دے۔

اللہ! اپنی خاص توفیق کے ساتھ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے لے۔

اے اللہ! پوری زندگی پختہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ گزارنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! تجھے راضی کرنے، تیرے دین کو غالب کرنے اور تیرے نبی کی امت کا وقار بلند کرنے کے لئے ہماری موت مقبول شہادت پر واقع ہو۔ (آمین)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ..... اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ..... وَ صَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	خطبہ مسنونہ	3
2	عرض ناشر	4
3	مقدمہ	5
4	پہلا باب۔	من القرآن المجید، سورۃ الحجرات 11
5	حصہ برائے تحفیظ	(سورۃ الاعلیٰ سے والناس تک) 17
6	دوسرا باب۔	من الأحادیث النبویہ 29
7	تیسرا باب۔	اسلامی عقیدہ (من الکتاب والسنۃ) 37
8		توحید کی اقسام وفوائد 39
9		عمل کی قبولیت کی شرائط 42
10		شرک اکبر 43
11		شرک اکبر کی اقسام 45
12		شرک اصغر کی اقسام 51
13		جہاد، ولاء اور حکم 57

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14		قرآن وحدیث پر عمل	59
15		سنت اور بدعت	61
16	چوتھا باب۔	مسنون نماز	65
17		غسل کا طریقہ	68
18		اذان کا بیان	69
19		نماز کا بیان	73
20		نماز کے متفرق مسائل	96
21		قنوت نازلہ کی دعائیں	105
22		نماز جمعہ کے مسائل	127
23		نماز جنازہ	130
24		نماز تہجد	134
25		نماز تراویح	135
26		نماز استخارہ	136
27		نماز عیدین	137
28		نماز استسقاء	139
29		تحیۃ المسجد	141
30	پانچواں باب۔	مسنون اذکار ——— ذکر کی فضیلت	143
31		نیند سے جاگنے کے اذکار	144
32		صبح وشام کے اذکار	148
33		سید الاستغفار	151
34		سونے کے اذکار	157

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35		غم اور فکر کی دعا	160
36		دیگر مختلف دعائیں	162
37		سفر کی دعائیں	170
38		استغفار اور توبہ	174
39		دیگر مختلف دعائیں	175
40	چھٹا باب۔	جہاد فی سبیل اللہ ——— ہم جہاد کیوں کر رہے ہیں	177
41		مقاصد	178
42		کیا ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لیئے ہیں؟	184
43		اسلامی ریاست کے بغیر جہاد	187
44		جہاد فرض عین یا فرض کفایہ؟	193
45		ہم پاکستان میں جہاد کیوں نہیں کرتے؟	202
46		راہ جہاد سے فرار کے بہانے	205
47	ساتواں باب۔	دعوت، تقریر اور فن خطابت	215
48		فصل اول / دعوت، اِلی اللہ کی فرضیت واہمیت	215
49		فصل ثانی / دعوت اِلی اللہ کی فضیلت اور صلہ	217
50		فصل ثالث / اسالیبِ دعوت اور ان کی افادیت	220
51		فصل رابع / داعی اِلی اللہ کے اوصاف	227
52		فصل خامس / ایک اچھے خطیب، واعظ اور مقرر کے اوصاف	235
53	آٹھواں باب	نظامِ امارت اور جماعۃ الدعوۃ	241

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

54	نواں باب۔	269
55	دعوتی شب وروز	273
56	تقریر کا طریقہ	275
57	تقریری نمونے، عقیدہ توحید	278
58	سنت سے محبت	283
59	جہاد فی سبیل اللہ	288
60	فحاشی، عریانی اور امر بالمعروف	294
61	فہرست	298
	مصادر ومراجع	

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١: تفسیر ابن کثیر

٢: الجامع لأحکام القرآن للقرطبی

٣: تفسیر طبری

٤: صحیح البخاری مطبوعه دارالسلام بالریاض

٥: صحیح مسلم 〃 〃 〃 〃 〃

٦: سنن ابی داؤد 〃 〃 〃 〃 〃

٧: جامع الترمذی 〃 〃 〃 〃 〃

٨: سنن النسائی 〃 〃 〃 〃 〃

٩: سنن ابن ماجه 〃 〃 〃 〃 〃

١٠: مسند امام احمد مطبوعه بیروت لبنان

١١: الطبرانی

١٢: مستدرك حاکم

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣: مُصَنّف عبدالرزاق

١٤: سنن الدارمی

١٥: مؤطا امام مالك

١٦: سلسلة الأحاديث الصحيحة للشيخ الألبانیؒ

١٧: سنن البيهقی

١٨: مشكاة المصابيح للخطيب ١لتبريزی

١٩: صحيح ابن خزيمه

٢٠: الأوسط لابن المنذر

٢١: الأدب المفرد للامام البخاری

٢٢: دارقطنی

٢٣: ابوعوانه

٢٤: طحاوی

٢٥: صحيح ابن حبّان

٢٦: صحيح الجامع الصغير للشيخ الألبانیؒ

٢٧: المُصَنّف لابن ابی شيبه مطبوعه دارالتاج بيروت

٢٨: مسند الطيالسی

٢٩: ابن السنی

٣٠: نصب الرايه

٣١: السنن الكبریٰ للامام النسائی

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٢: سنن سعيد بن منصور

٣٣: رياض الصالحين

٣٤: فتح الباری شرح صحيح البخاری للحافظ ابن حجر العسقلانی

٣٥: عمدة القاری شرح صحيح البخاری

٣٦: شرح النووی لصحيح مسلم للامام ابی زكريا يحيیٰ بن شرف النووی

٣٧: شرح السنة

٣٨: نيل المقصود

٣٩: قطف الأزهار المتناثرة للسيوطی

٤٠: نظم المتناثر من الحديث المتواتر لابی الفيض الكتانی

٤١: التمهيد

٤٢: المسند المستخرج على صحيح الامام مسلم

٤٣: إرواء الغليل

٤٤: نيل الأوطار للإمام الشوكانیؒ

٤٥: عون المعبود شرح سنن ابی داؤد

٤٦: زاد المعاد (محقق از شعيب وعبدالقادر الارناؤوط)

٤٧: شرح معانی الآثار للإمام الطحاوی

٤٨: تحفة الأحوذی شرح جامع الترمذی

٤٩: معرفة السنن والآثار

٥٠: تحفة الأخيار للشيخ ابن بازؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥١: صحيح الترغيب والترهيب للألبانى
٥٢: جامع الأصول (تحقيق الارناؤوط)
٥٣: الجرح والتعديل
٥٤: المنتقىٰ لابن جارود
٥٥: الفقيه من لايحضره الفقيه
٥٦: (التحقيق السراسخ فى أن أحاديث رفع اليدين ليس لها ناسخ
٥٧: صفة صلاة النبى للشيخ الالبانىؒ
٥٨: عمل اليوم والليلة
٥٩: الترغيب والترهيب
٦٠: مجمع الزوائد
٦١: آپ کے مسائل ..... مبشر احمد ربانی
٦٢: موارد الظمآن
٦٣: مختصر قيام الليل للمروزى
٦٤: تهذيب سنن الامام ابن قيمؒ
٦٥: مُغْنِى ابن قدامه والشرح الكبير
٦٦: الصلوٰة والتهجد لعبد الحق الاشبيلى
٦٧: احكام العيدين للامام الفريابى
٦٨: مجموعة فتاوىٰ شيخ الاسلام ابن تيميةؒ
٦٩: السيل الجرارالمتدفق على حدائق الازهار للشوكانى

****

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰: البداية والنهاية للحافظ ابن كثير مطبوعه بالبيروت

۷۱: تاريخ صغير للامام البخاریؒ

۷۲: تاريخ المدينة المنوره

۷۳: تيسير العزيز الحميد (شرح كتاب التوحيد) مطبوعه بالرياض

۷٤. كتاب التوحيد لابن منده

۷٥: الأذكار للنووی

۷٦: كليات اقبال

۷۷: مسدس حالی

۷۸: مصباح اللغات ..... كراچی

۷۹. المنجد (عربی، اردو) ..... دارالاشاعت كراچی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب

''اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی طرف لوگوں کو بلائے (دعوت دے) خود بھی نیک عمل کرے اور زبان سے کہے کہ میں اللہ کے فرمانبردار بندوں (مسلمانوں) میں سے ہوں'' (سورہ فصلت / حٰمٓ السجدہ ۳۳/۴۱)

''اللہ ہی وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت کی باتیں (شریعت کے احکام) اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس دین کو دنیا کے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ کفار ومشرکین اس سے ناخوش (اور بیزار) ہوں۔''

(سورۃ التوبۃ ۳۳/۹ و سورۃ الصف ۹/۶۱)

اللہ کا دین (دین اسلام) کسی دوسرے قانون، دستور اور دین (یہودیت وعیسائیت، جمہوریت وسرمایہ داری نظام اور کمیونزم وسوشلزم وغیرھا) سے مغلوب ہونے کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کا اوّل وآخر مقصد یہ ہے کہ وہ دعوت واصلاح اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے باقی تمام باطل نظام ہائے زندگی کو ختم کرکے ہمہ گیر نظامِ حیات کی حیثیت سے تاقیامت زندہ رہے۔

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار ومہاجرین اور اصحاب صفہ کو قرآن وسنّت کے ذریعے دعوت وجہاد جیسے عظمت والے عمل سکھا کر، انہیں اہلِ اسلام میں اصلاح وتربیّت اور طاغوتی قوتوں کے خلاف جہاد وقتال کے لئے مسجد نبوی سے روانہ فرمایا کرتے تھے اسی طرح یہ کتاب اپنے پڑھنے والوں کو ایمان کی پختگی کے ساتھ تربیّت کا ابتدائی زادراہ دے کر اللہ کے راستے میں نکالتی ہے۔ یہ دورہ صفہ کا نصاب بھی ہے اور استفادۂ عام کا چشمۂ صافی بھی۔

وَ مَا التوفیقُ إلّا باللّٰہِ العَزِیزِ الحَمِیدِ!

دار الاندلس
4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407
E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ